سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ مومن اللہ عزوجل کے نزدیک بعض فرشتوں سے بھی زیادہ معزز ہے۔

سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، رقم (3947)

رَدْعُ الْمُجْرِمِ عَنْ سَبِّ الْمُسْلِمِ

اور احترامِ مُسلم

تصنیف

شیخ الاسلام شارح بخاری حافظ احمد بن علی بن حجر شافعی عسقلانی

(ت:۸۵۲ھ)

علامہ مفتی محمد اللہ بخش قادری تونسوی

استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ لاہور

خطیب جامع مسجد سید الکونین - (117) K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

جامع مسجد سید الکونین - (117) K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْمُؤْمِنُ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِکَتِہٖ

سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ مومن اللہ عزوجل کے نزدیک بعض فرشتوں سے بھی زیادہ معزز ہے۔

سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، رقم (3947)

رَدْعُ الْمُجْرِمِ عَنْ سَبِّ الْمُسْلِمِ

ترجمہ بنام

اسلام اور احترامِ مسلم

تصنیف

شارح بخاری شیخ الاسلام حافظ احمد بن علی بن حجر شافعی عسقلانی
(ت: ۸۵۲ھ)

ترجمہ، تخریج، تحقیق، تشریح، تقدیم

علامہ مفتی محمد اللہ بخش قادری تونسوی
استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ لاہور
خطیب جامع مسجد سید الکونین- (117)K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

مکتبہ کریمیہ
جامع مسجد سید الکونین- (117)K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

☆ نام کتاب: ردع المجرم عن سب المسلم

☆ تصنیف: شیخ الاسلام شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (ت:۸۵۲ھ)

☆ ترجمہ بنام: اسلام اور احترامِ مسلم

☆ ترجمہ، تحقیق، تخریج، تشریح، تقدیم: علامہ محمد اللہ بخش قادری تونسوی

☆ تصحیح: علامہ حافظ محمد شرافت حسین چشتی تونسوی

☆ حروف سازی: حافظ محمد طاہر

☆ ناشر: مکتبہ کریمیہ (99) کے بلاک جوہر ٹاؤن، لاہور

☆ تاریخ اشاعت: یکم جولائی 2020

☆ قیمت:

ملنے کا پتا

جامع مسجد سید الکونین (117) کے بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

0333-4504953

0334-4249277

فہرست

الانتساب

فقیر حقیر اپنی اس حقیر خدمت کو:

محترم جناب حافظ قاری محمد حامد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور خلوصِ قلب کے ساتھ بارگاہ صمدیت جل وعلا میں دست بہ دعا ہے کہ مولا کریم جل جلالہ قاری صاحب نور اللہ مرقدہ اور ان کی والدہ ماجدہ مرحومہ اور ان کے جملہ اعزاء واقرباء کی بخشش ومغفرت فرما کر سب کو اعلیٰ علیین میں مقام نصیب فرمائے۔ آمین

العبد الفقیر الحقیر : محمد اللہ بخش قادری تونسوی

خطیب: جامع مسجد سید الکونین (117) کے بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

خادم الحدیث: جامعہ اسلامیہ لاہور

سرنامۂ کلام :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۔ اما بعد:

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات امت کے لئے باعثِ ہدایت واستقامت ہیں اور دین ودنیا بلکہ آخرت کی فلاح وکامیابی کے لیے روشن اصول اور عظیم راہنما ہیں، ہر اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مرحومہ کا احسن طریقہ سے تزکیہ فرمایا، اور دنیاوی واخروی ہر خیر والے گوشہ میں راہنمائی فرمائی اور شب وروز امت کی خیر خواہی کے لیے محنت شاقہ فرمائی، تاکہ اللہ عزوجل کا حکم پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ اور واللہ! تبلیغ دین میں مکمل جد وجہد کے ساتھ اور پوری امانت کے ساتھ اللہ عزوجل کا حکم اپنی امت تک پہنچادیا اور خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تین بار ارشاد فرمایا:

اَلَاھَل بلَّغتُ (صحیح البخاری: رقم ۶۷۸۵) کیا میں نے تبلیغ کردی ہے؟)

ہر بار صحابہ کرام کہتے تھے: کیوں نہیں! جی ہاں۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء بھی پوری جدوجہد کے ساتھ دینِ متین کی خدمت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں سعیِ جمیل فرماتے رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثاء اور جانشین حضرات علماء کرام وصلحاءِ عظام نے بھی اس مشن کو آگے بڑھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور ہر طرح سے اس خوبصورت گلشن کی آبیاری کرتے رہے۔ کسی نے علمِ حدیث کے اعتبار سے اس گلشن کی آبیاری کی، کسی نے

تاریخ اسلام کی، کسی نے تفسیر کی اور کسی نے فہمِ قرآن وحدیث کی، اور یہ سلسلہ پھر طویل نہیں بلکہ اطول ہے۔ پھر ان ائمہ نے علمِ حدیث کے ہر فن، ہر جز اور ہر حصہ کی خدمت میں بھر پور حصہ لیا اور اربعین نویسی کا سلسلہ بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے، جو زمانہ متقدمین تابعین سے تا حال جاری وساری ہے اور اس سلسلہ کا سہرا حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کے سرِ اقدس کو سجتا ہے، جنہوں نے اس خوبصورت سلسلہ کی شروعات فرمائی، پھر انہیں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بعد والے علماء نے بھی مختلف موضوعات پر ''اربعنیات'' کو جمع فرمایا۔ ہم یہاں صرف حضرت امام نووی رحمہ اللہ کی ''الاربعین'' کی شروحات کا ذکر کر دیتے ہیں جس سے ناظرین کو اندازہ ہو جائے گا کہ ہمارے ائمہ کرام کے ہاں ''اربعینات'' کی کس قدر اہمیت تھی۔

سو ''الأربعين حديثاً النووية'' کی شروحات کے حوالہ سے سرِ فہرست حسبِ ذیل ائمہ عظام کے کام موجود ہیں:

۱۔شرح الأربعين حديثاً النووية: (النووی) امام یحییٰ بن شرف (ت ٦٧٦ھ)۔

یہ حضرت امام نووی رحمہ اللہ نے خود شرح فرمائی ہے۔

۲۔شرح الاربعين حديثا النووية: یہ شرح ہماری کتاب ہذا کے مصنف حضرت شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (ت:۸۵۲ھ) کی ہے۔ اور اس وقت راقم الحروف کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ " دار الفتح للنشر والتوزيع عمان اردن " سے شائع ہوئی ہے۔ اللہ عزوجل حضرت مصنف رحمہ اللہ کی دونوں کاوشوں کو اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ان کے صدقے بندۂ شرمندہ عاصی ضعیف کی

تمام خدماتِ حقیرہ سمیت کتاب ہذا کی حقیر خدمت کو بھی محض اپنے فضل وکرم سے اپنی بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

۲۔التعیین فی شرح الأربعین :(الطّوفی) امام سلیمان بن عبدالقوی بن عبدالکریم (ت۷۱۰ھ)۔

۳۔المنهج المبین فی شرح الأربعین النوویة:(الفاکھانی) امام عمر بن علی بن سالم اللخمی الاسکندری (ت۷۳۱ھ)۔

۴۔شرح الأربعین حدیثاً النوویة: علامہ فہامہ محقق بے نظیر امام مسعود بن عمر بن عبداللہ التفتازانی (ت۷۹۳ھ)۔

۵۔جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین من جوامع الکلم :(لابن رجب الحنبلی) امام عبدالرحمٰن بن أحمد بن عبدالرحمٰن (ت۷۹۰ھ)۔

۶۔المعین علیٰ تفهُّم الأربعین:(لابن الملقن) امام عمر بن علی بن احمد الأنصاری (ت۸۰۳ھ)۔

۷۔التبیین فی شرح الأربعین: (ابن جماعة) امام محمد بن عبدالعزیز بن محمد (ت۸۱۹ھ)۔

۸۔الفتح المبین بشرح الأربعین:(ابن حجر الہیتمی) علامہ أحمد بن محمد (ت۹۷۳ھ)۔

۹۔المجالس السنیة فی الکلام علیٰ الأربعین النوویة:(الفشنی) امام أحمد بن حجازی ابن بدیر (ت بعد۹۷۸ھ)۔

۱۰۔المبین المعین لفهم الأربعین:علامہ علی بن سلطان محمد الھروی (ت۱۰۱۴ھ)

زیرِ نظر کتاب

حافظ العصر شیخ المحدثین امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (ت:۸۵۲ھ) کی ہے، جسے آپ رحمہ اللہ نے وصال مبارک سے چند روز قبل املاء کرائی اور اس کا موضوع اس کے نام (" ردع المجرم عن سب المسلم "۔ مسلمان کو گالی دینے سے مجرم کو ڈانٹ ڈپٹ) سے ظاہر و باہر ہے، اگرچہ کتاب ہذا میں بظاہر کچھ احادیث کا سبِّ مسلم سے تعلق نہیں ہے، مگر مناسبت بعیدہ کے ساتھ اور خوب غور و فکر کے بعد معلوم ہو جاتا ہے کہ ہر حدیث کا کتاب کے عنوان سے نہایت مضبوط تعلق ہے۔

حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے بھی متقدمین اہلِ علم کی اقتداء اور حضور سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل ارشاد مقدس پر عمل کرتے ہوئے ان چالیس احادیث کو جمع فرمایا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِی اَرْبَعِین حَدِیثًا مِن سُنَّتِی اَدْخَلْتُه یَوْمَ القِیَامَةِ فِی شَفَاعَتِی۔

جس شخص نے میری سنت کے متعلق میری امت کو چالیس احادیث یاد کرائیں قیامت کے دن میں اسے اپنی شفاعت میں شامل کروں گا۔

(الاربعون الوذعانیة :صفحہ ۲۵۔ طبع المکتب الاسلامی بیروت)

اور ایک روایت میں درج ذیل الفاظ مروی ہیں: مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِی اَرْبَعِین حَدِیثًا فِیمَا یَنفَعُهُمْ مِن اَمرِ دِینِهِم بُعِثَ یَوْمَ القِیَامَةِ مِنَ العُلَمَاءِ۔

جس شخص نے میری امت کو ایسی چالیس احادیث یاد کرائیں جو ان کے دین کے معاملات کے متعلق نفع دیں تو قیامت کے دن اس کو علماء میں سے اٹھایا جائے گا۔

(شعب الایمان للبیہقی: رقم ۱۵۹۶)

عرضِ حال از مترجم اور امام عبدالوھاب شعرانی کی اہم گفتگو:

راقم الحروف غفرلہ نے مادرِ علمی جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور میں دورانِ تدریس سیدی امام عبدالوھاب شعرانی رحمہ اللہ (ت: ۹۷۳ھ) کی ایک نہایت اہم کتاب (اَلْاَنْوَارُ فِی آدَابِ الصُّحْبَةِ) کا ترجمہ شروع کیا تھا اور چار میں سے تین حصے ترجمہ مکمل ہو گیا تھا، مگر نا مساعد حالات اور حوادثات زمانہ کی وجہ سے وہ ترجمہ رُک گیا، بلکہ بعد ازاں مفقود ہو گیا، اور اصل کتاب بھی ایک برخوردار نے فقیر سے عاریۃً لی پھر وہ واپس کرنا بھول گئے، خیر وہ کتاب بھی بعد میں مل گئی۔ لیکن دیگر اہم ترین مصروفیات کی وجہ سے سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ العزیز کی مبارک کتاب کے ترجمہ کا عمل رُک گیا، اب ارادہ ہے کہ جب دیگر کتب کے عمل سے وقتِ فراغت ملے گا تو اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ کتاب ھٰذا کا ترجمہ مکمل کروں گا، لیکن سرِ دست کتاب ''اَلْاَنْوَارُ فِی آدَابِ الصُّحْبَةِ'' کا جس قدر ترجمہ ہو چکا ہے اس کے منتخب حصے زیرِ نظر کتاب ''ردع المجرم عن سب المسلم'' کتاب کی ابتداء میں نقل کر رہا ہوں، کیونکہ اُس کتاب (اَلْاَنْوَارُ فِی آدَابِ الصُّحْبَةِ) کا اِس کتاب (ردع المجرم عن سب المسلم) کے ساتھ گہرا ربط ہے، سو بطورِ شرح زیرِ نظر کتاب کے ابتدائیہ میں وہ چند حصے منتقل کئے جا رہے ہیں اور دوسرا یہ کہ قارئین کرام بھی اندازہ لگا سکیں کہ سیدی امام محمد عبدالوھاب شعرانی رحمہ اللہ کی یہ کتاب (اَلْاَنْوَارُ فِی آدَابِ الصُّحْبَةِ) کس قدر اپنے عنوان میں لاجواب ہے اور دعا فرمائیں تاکہ اس کتاب کا بھی ترجمہ مکمل ہو جائے۔

یادر کھئے! حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے صرف چالیس احادیث کا متن اور نصف صفحہ پر تقدیم ذکر فرمائی ہے، باقی اس کتاب میں جس قدر آپ کو کام نظر آرہا ہے وہ سب اللہ عزوجل کی عطا اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی نظرِ عنایت سے راقم الحروف کا ہے۔اللہ عزوجل محض اپنے خاص فضل وکرم سے اسے اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔

تو آیئے ! راقم کی مترجَم کتاب (الأنوارُ فی آدابِ الصُّحبۃ) کے کچھ منتخب حصے سماعت فرمائیں۔

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ (ت:۹۷۳ھ) کی خوبصورت گفتگو:

آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والوں کے فضائل:

سات اشخاص کو عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔

شیخین رحمہما اللہ اپنی صحیحین میں مرفوعا روایت کرتے ہیں:

سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہ فِی ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِی عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَأَۃٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَاتُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَ رَجُلٌ ذَکَرَاللّٰہ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ

سات اشخاص ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے (عرش کے) سایہ کے سوا کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔عادل بادشاہ اور وہ جوان

جس نے جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور وہ شخص کا جس کا دل مساجد کے ساتھ چمٹا ہوا ہو، وہ دو شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جدا ہوں، وہ شخص جس نے اس قدر چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے، اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اسکی آنکھوں سے آنسوں بہہ پڑے۔

(صحیح البخاری: رقم الحدیث ۶۶۰، صحیح مسلم: رقم الحدیث ۱۰۳۱)

ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی فضیلت:

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَ لَنْ تُؤْمِنُوا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ۔

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے تم ہرگز جنت میں داخل نہ ہو گے حتیٰ کہ تم (کامل طریقہ سے) ایمان لاؤ اور ہرگز تم (کامل طریقہ سے) مومن نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرو۔ کیا میں تمہاری ایسی چیز پر راہنمائی نہ کروں جب تم اس پر عمل کرو گے تو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے لگ جاؤ گے؟ اپنے درمیان سلام عام کرو۔ (صحیح مسلم: رقم الحدیث ۴)

لوگوں کے ساتھ محبت کرنے والوں کے لئے جنت میں ایک درجہ ہے:

نیز امام بیہقی شعب الایمان میں مرفوعاً روایت کرتے ہیں: رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ التَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ وَاَھْلُ التَّوَدُّدِ فِی الدُّنْیَا لَھُمْ دَرَجَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ

دَرَجَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ فَھُوَ فِی الْجَنَّۃِ

ایمان باللہ (اس میں ایمان کے تمام لوازمات مندرج ہیں) کے بعد رأس العقل (عقل کی جڑ) لوگوں کے ساتھ اظہارِ تعلق ومحبت کرنا ہے، اور دنیا میں لوگوں کے ساتھ محبت اور دوستی کرنے والوں کیلئے جنت میں ایک درجہ ہے اور جس شخص کیلئے جنت میں درجہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (شعب الایمان: رقم الحدیث ۹۰۵۴)

ہر اچھے اور بُرے شخص کے ساتھ بھلائی کرنا:

نیز امام بیہقی شعب الایمان میں مرفوعاً روایت کرتے ہیں: رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ التَّحَبُّبُ اِلَی النَّاسِ وَاصْطِنَاءُ الْخَیْرِ اِلٰی کُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ۔

ایمان کے بعد رأس العقل (اصل چیز) لوگوں کے ساتھ اظہارِ محبت ودوستی کرنا ہے اور ہر اچھے اور برے شخص کے ساتھ بھلائی کرنا۔ (شعب الایمان: رقم الحدیث ۸۰۶۲)

اللہ کی رضا کے لئے مسلمان سے محبت کرنا:

امام ابوداؤد رحمہ اللہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ۔

جس نے اللہ کی رضا کے لئے (دوسرے مسلمان سے) محبت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بغض کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے منع کیا سو اس نے ایمان کامل کرلیا۔ (سنن ابوداود: رقم الحدیث ۴۶۸۱)

لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا:

نیز امام احمد رحمہ اللہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ

وَيَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَایُخَالِطُ النَّاسَ وَلَایَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ۔

وہ مومن جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرے افضل ہے اس مومن سے جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر نہ رہے اور نہ ان کی تکلیفوں پر صبر کرے۔ (مسند امام احمد: رقم الحدیث ۲۲۹۹۲)

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی سے محبت اسلام کی مضبوط ترین رسی ہے:

نیز امام احمد رحمہ اللہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: اِنَّ اَوْثَقَ عُرَی الْاِسْلَامِ اَنْ تُحِبَّ فِی اللّٰهِ وَ تُبْغِضَ فِی اللّٰهِ۔

بے شک اسلام کی مضبوط ترین رسی یہ ہے کہ تم اللہ کی رضا کی خاطر کسی سے محبت کرو اور اللہ کی رضا کی خاطر بغض رکھو۔ (مسند امام احمد: رقم الحدیث ۱۱۶۸)

نیز امام طبرانی رحمہ اللہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں:

رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ التَّحَبُّبُ اِلَی النَّاسِ۔

ایمان باللہ کے بعد رأس العقل یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ محبت کرنا۔

(المعجم الاوسط: رقم الحدیث ۶۰۶۷)

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت:

نیز امام طبرانی رحمہ اللہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ عَلٰی كَرَاسِیْ مِنْ یَاقُوْتٍ حَوْلَ الْعَرْشِ۔

اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے (بروز قیامت) عرش کے

اردگرد یاقوت کی کرسیوں پر ہوں گے۔ (المعجم الکبیر: رقم الحدیث ۴۳۰۲)

نیز مرفوعاً روایت ہے: لَوْاَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّافِی اللّٰہِ وَاحِدٌفِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُفِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَھُمَایَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ۔

اگر دو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں ایک مشرق میں ہو دوسرا مغرب میں تو بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اکٹھا کر کے فرمائے گا: یہ وہ ہے جس سے تو میری رضا کے لئے محبت کرتا تھا۔ (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث ۹۰۲۲)

نیز امام طبرانی رحمہ اللہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: مَاتَحَابَّ رَجُلَانِ فِی اللّٰہِ اِلَّا وَضَعَ اللّٰہُ لَھُمَا کُرْسِیًّافَاُجْلِسَا عَلَیْہِ حَتّٰی یَفْرُغَ اللّٰہُ مِنَ الْحِسَابِ۔

للہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو دو شخص باہم محبت کریں گے (بروز قیامت) اللہ ان کے لئے کرسی بچھانے کا حکم ارشاد فرمائے گا، سوان کو اس پر بٹھایا جائے گا (اور وہ اس پر بیٹھے رہیں گے) حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ (مخلوق کے) حساب سے فراغت حاصل کر لے۔

(المعجم الکبیر: رقم الحدیث ۷۳۴۷)

بروز قیامت موتیوں کے منبر پر بیٹھنے والے خوش نصیب:

نیز امام طبرانی رحمہ اللہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: لَیَبْعَثَنَّ اللّٰہُ اَقْوَامًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی وُجُوْھِھِمُ النُّوْرُ عَلٰی مَنَابِرَ اللُّؤْلُؤِیَغْبِطُھُمُ النَّاسُ لَیْسُوْا بِاَنْبِیَاءَ وَلَاشُھَدَاءَ قِیْلَ مَنْ ھُمْ قَالَ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰی وَبِلَادٍ شَتّٰی یَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی ذِکْرِاللّٰہِ یَذْکُرُوْنَہٗ۔

یقیناً اللہ تعالیٰ بروز قیامت ایسی قوموں کو موتیوں کے منبر پر بیٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہو گا اور ان پر لوگ رشک کریں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء، عرض کی گئی وہ کون

لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا مختلف قبائل اور مختلف علاقہ جات کے لوگ ہوں گے جو رضائے الٰہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے اور وہ اکٹھے ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوں گے۔ (المعجم الکبیر: رقم الحدیث ۷۹۰۴)

مسلمان بھائی کو محبت بھری نظر سے دیکھنے کا ثواب:

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: نَظْرُ الرَّجُلِ لِاَخِيْهِ عَلٰی شَوْقٍ خَيْرٌ مِنْ اِعْتِكَافِ سَنَةٍ فِي مَسْجِدِيْ هٰذَا۔

کسی شخص کا اپنے (مؤمن) بھائی کو شوق کے ساتھ دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔ (نوادر الاصول: رقم الحدیث ۴۲۰)

نیز امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں: مَا اَحْدَثَ رَجُلٌ اِخَاءً فِي اللّٰهِ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ لَهٗ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ۔

جو شخص اللہ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے بھائی چارہ قائم کرے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک درجہ تیار فرمائے گا۔ (ابن ابی الدنیا، کتاب الاخوان: ص ۳۸)

نیز امام بیہقی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّيْ لَاَهُمُّ بِاَهْلِ الْاَرْضِ عَذَابًا فَاِذَا نَظَرْتُ اِلٰی عُمَّارِ بُيُوْتِيْ وَالْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ صَرَفْتُ عَذَابِيْ عَنْهُمْ۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بے شک میں زمین والوں کو (ان کے گناہوں کی وجہ سے) عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن جب میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں جو میرے گھروں کو آباد کرنے والے ہیں اور ان لوگوں کو جو محض میری رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت

کرنے والے ہیں اوران لوگوں کو جو صبح سحری کے وقت اٹھ کر استغفار کرتے ہیں تو میں ان سے اپنا عذاب پھیر لیتا ہوں۔ (شعب الایمان: رقم الحدیث ۹۰۵۱)

سلف صالحین کے اقوال:

چنانچہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جو اللہ کی اطاعت کے طریقہ کی اتباع کرے اس کی محبت تم پر لازم ہے اور جو شخص کسی صالح شخص سے محبت کرتا ہے گویا وہ اللہ عزوجل سے محبت کرتا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر نیک لوگوں کی صحبت نہ ہو اور سحری کے وقت مناجات نہ ہوں تو میں اس دار (دنیا) میں باقی رہنا پسند نہ کرتا۔

نیز حضرت امام شافعی فرماتے ہیں: میرے نزدیک بھائیوں کی ایک دوسرے سے ملاقات کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔

حضرت مطرف بن شخیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک میرا سب سے مضبوط تر عمل یہ ہے کہ میں صالحین سے محبت کرتا ہوں۔

حضرت ابونصر بشر حافی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کی صحبت کو لازم پکڑو اگر تم اس دار میں سکون چاہتے ہو۔ نیز تم شریف لوگوں کے ساتھ بھی اپنا گمان اچھا رکھو اور اغیار کی غلامی سے جدا رہو۔

سیدی احمد بن رفاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل تقویٰ کے ساتھ مل جل کر رہنا یہ انسان پر اللہ کی نعمتوں میں سے عظیم ترین نعمت ہے۔

شیخ ابوسعود بن ابوالعشائر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ ارادہ رکھتا ہو کہ بروز قیامت

اسے سب سے بلند درجہ عطا کیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کی رضا کے لئے لوگوں کے ساتھ مل جول رکھے اور جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ موقف (قیامت کے دن) کی شدت وگرمی اس سے دور کی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے اخی فی اللہ کو کوئی میٹھی چیز کھلائے۔

حدیث مبارک میں ہے: مَنْ وَافَقَ مِنْ اَخِیْہِ شَھْوَۃً غُفِرَ لَہٗ

جو شخص اپنے بھائی کی خواہش (شرعی) پوری کرے گا اللہ عزوجل اس کی بخشش فرمادے گا۔ (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر: ص ۵۴۵، رقم ۹۰۷۰۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

شیخ ابو وفائیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی رضا کے لئے محبت کا ایک ذرہ بھی تو ڈھیروں اعمال کے بدلے مت بیچ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

جو شخص جس سے محبت کرے گا (بروز قیامت) اسی کے ساتھ ہو گا۔

(صحیح البخاری: رقم الحدیث ۶۱۶۹)

ایک مسلمان بھائی کے دوسرے مسلمان بھائی پر حقوق کا بیان:

(1) مسلمان بھائی کے عیوب سے چشم پوشی کرنا:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کے عیوب سے چشم پوشی کرے۔

چنانچہ بزگان دین فرماتے ہیں: جو شخص لوگوں کے عیوب کی طرف دیکھتا ہے اس کا نفع کم ہوتا ہے اور اسکا دل (اللہ کے ذکر سے) ویران ہو جاتا ہے۔

نیز مشائخ فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے کی ٹوہ میں لگا ہوا ہے اور وہ ان کے عیوب سے باخبر ہو گیا ہے تو جان لو کہ اس کے ساتھ مکر کیا گیا ہے۔

مشائخ فرماتے ہیں: جس شخص میں یہ چیز پائی جائے کہ وہ اپنے عیوب کی طرف نظر نہ ڈالے اور لوگوں کے عیوب نکالنے کے پیچھے دوڑتا پھرے تو ہم نے دیکھا کہ یہ چیز اعمال کو ضائع کرنے والی ہے، دلوں کو فاسد کرنے والی ہے، سرعت کے ساتھ انسان کو ہلاکت کی طرف دھکیلنے والی ہے، اللہ تعالیٰ کے عذاب کے قریب کرنے والی ہے اور ریاکاری، عجب پسندی اور فخر ومباھاۃ کو لازم کرنے والی ہے۔

(2) مسلمان بھائی پر ملامت نہ کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ مسلمان بھائی سے کچھ دیکھے (خلاف شریعت کام) تو جتنا ہو سکے اسے خوبصورت تادیل پر محمول کرے، پھر اگر اسے کوئی تاویل نہ مل سکے تو اپنے اوپر ملامت کرے۔ (مسلمان بھائی پر ملامت پھر بھی نہ کرے)۔

سیدی ابراہیم دسوقی رحمہ اللہ کی وصیت میں یہ بات مذکور ہے کہ تم اپنے (مسلمان) بھائی پر اس کے (ظاہر) حال، اس کے لباس اور اس کے مشروب پر انکار مت کرو، کیونکہ انکار اللہ تعالیٰ سے انقطاع اور دوری کو پیدا کرتا ہے۔ کسی شخص پر انکار نہ کیا جائے جب تک کہ وہ کسی ایسے ممنوع کام کا ارتکاب نہ کرے جس کی ممانعت کی شریعت مطہرہ نے تصریح نہ فرمائی ہو، کیونکہ لوگ کچھ خاص ہیں اور کچھ خاص الخاص ہیں اور کچھ مبتدی ہیں اور کچھ منتہی ہیں اور کچھ مشابہت رکھنے والے ہیں اور کچھ پایۂ ثبوت کو پہنچے ہوئے ہیں اور طاقتور شخص ضعیف و کمزور شخص کے ساتھ چلنے پر قادر نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا عکس ہوسکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں پر بعض دیگر بندوں کے صدقے رحم وکرم فرماتا ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر فضیلت والے شخص میں نقص ضرور ہے لیکن جس شخص کی فضیلت و مرتبہ اس کے نقص سے زیادہ ہو تو اس کے نقص کو بھی اس کے فضل کا درجہ دے دیا جاتا ہے۔

(3) مسلمان بھائی کے لئے اچھی چیزوں کی امید رکھے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے لئے اچھی چیزوں کی امید رکھے، اس کی غلطیاں درگزر کرے، اس کی توبہ و معافی کو قبول کرے، خواہ وہ جو بھی اسلامی معاصی (اس سے مراد وہ گناہ ہیں جو حد کفر تک نہ پہنچیں) کرے، پھر بھی درگزر کردے، جیسا کہ یہی معصیت اگر وہ خود کرتا (تو اپنے لئے حتی الامکان بچنے کا کوئی راستہ نکالتا۔ فافہم)

(4) مسلمان بھائی کی گزشتہ لغزش کی طرف نہ دیکھے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ مسلمان بھائی کی گزشتہ پھسلن کی طرف نہ دیکھے (یعنی یوں نہ کہے کہ تم نے فلاں موقع پر یہ غلط کام کیا تھا وغیرہ) اور نہ اس کے پوشیدہ عیبوں سے پردہ ہٹائے۔ حدیث مبارک میں ہے:

من رأى عورة فسترها كان كمن احيا موء ودة من قبرها:۔
جو شخص کسی کا عیب دیکھ کر اسے چھپادے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے قبر سے زندہ درگور بچی کو زندہ کر دیا ہو۔ (مسند امام احمد: رقم ۱۷۲۶۵۔ سنن ابوداؤد رقم ۴۸۹۲)

(4) مسلمان بھائی کو کسی گناہ وغیرہ کی عار نہ دلائے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو کسی گناہ وغیرہ کی عار نہ دلائے، کیونکہ ایک دوسرے کو عار دلانے سے محبت یا تو کلی طور پر ختم ہو جاتی ہے یا اس کے خالص پن میں ملاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب تمہیں کسی کے گناہ کی خبر پہنچے اور حاکم کے ہاں اس کا یہ گناہ ثابت نہ ہو تو تم اسے اس گناہ کی عار مت دلاؤ اور جو لوگ اس کے اس گناہ کو لوگوں میں مشہور کریں انہیں جھوٹا کہو، بالخصوص اگر وہ شخص تمہارے درمیان رہتا ہو، یہ اس لئے ہے کیونکہ اصل یہ ہے کہ (مومن) گناہوں سے اور معاصی سے بری ہے، حتیٰ کہ حاکم کے پاس سچی گواہی دی جائے، پھر حاکم کے پاس ثابت ہو جانے کے بعد بھی تم اسے عار دلانے سے بچو، کیونکہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس گناہ سے عافیت دے دے اور تمہیں اس میں مبتلا کر دے

حدیث مبارک میں ہے: من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمل ذالك

الذنب: جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی گناہ کی عار دلائی تو وہ نہیں مرے گا حتیٰ کہ یہی گناہ وہ خود کرے گا (یعنی مرنے سے پہلے وہ خود بھی اس گناہ میں مبتلا ہو جائے گا)۔

(جامع الترمذی: رقم الحدیث ۲۵۰۵)

(5) مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ مسلمان کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے۔

چنانچہ حضرات مشائخ فرماتے ہیں: من نظر الی اخیه بعین احتقار عوقب بالذل والخزی: جو شخص اپنے بھائی کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھے گا تو اسے ذلت اور رسوائی کے ساتھ سزا دی جائے گی۔

اور حدیث مبارک میں ہے: من نظر الی اخیه نظرة ود غفر الله له: جو شخص پیار و محبت والی نظر کے ساتھ اپنے بھائی کی طرف دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دے گا۔

(المعجم الاوسط: رقم الحدیث ۷۸۴۵)

(6) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے آئینہ کی مانند ہے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ جب وہ مسلمان بھائی کے کسی عیب پر مطلع ہو تو وہ اس بارے میں اپنے آپ کو متہم کرے اور یوں کہے: کہ یہ عیب تو مجھ میں پایا جاتا ہے، کیونکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے آئینہ کی مانند ہے اور انسان کو آئینہ میں اپنی صورت ہی نظر آتی ہے۔ ایک شخص نے ایک مرتبہ حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن ادھم رضی اللہ عنہ کے ساتھ صحبت اختیار کی، پس جب اس نے

جداہونے کا ارادا کیا تو آپ سے عرض کی: مجھے میرے عیوب پر تنبیہ کرو۔آپ نے ارشادفرمایا: اے میرے بھائی میں نے تم میں کوئی عیب نہیں دیکھا، کیونکہ میں تمہیں پیارومحبت کی نظر سے دیکھتا رہا ہوں، سو جو کچھ میں نے تم سے دیکھا مجھے وہ اچھا لگا، اپنے عیوب کے بارے میں میرے علاوہ کسی اور سے جا کر پوچھو۔

(7) مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرنا:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرنے سے غافل نہ ہواور نہ اس کی خدمت کرنے سے کوتاہی کرے، بالخصوص رات کے وقت ضرور اس کی خدمت کرے۔

حدیث مبارک میں ہے:مامن رجل یعود مریضاممسیاالاخرج معه سبعون الف ملك یستغفرون له حتی یصبح ومن اتاه مصبحا خرج معه سبعون الف ملك یستغفرون له حتی یمسی۔

جوشخص شام کے وقت کسی (مسلمان بھائی) مریض کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں جو صبح تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔اور جو شخص صبح کے وقت کسی (مسلمان) مریض کی عیادت کیلئے جاتا ہے تو ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں جو شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (سنن ابوداوٗد: رقم الحدیث ۳۰۹۰- جامع الترمذی: رقم الحدیث ۹۶۹)

فائدہ: عیادت کرنے والے کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ مریض کے پاس کچھ بھی نہ کھائے۔چنانچہ حدیث مبارک میں ہے:اذا عاد احدکم مریضاً فلایأکل عنده

شیئاً۔ جب تم میں سے کوئی شخص مریض کی عیادت کے لئے جائے تو اس کے پاس کچھ بھی نہ کھائے۔ (مسند الفردوس: رقم الحدیث ۸۳۸۹)

(8) مسلمان بھائی کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ کسی گناہ کی وجہ سے اس کی تکفیر نہ کرے اگر چہ لوگ اس کو ہلکا سمجھیں کیونکہ آج کل گفتگو میں لوگوں کی بے احتیاطی کسی پر مخفی نہیں ہے، اور ان تمام الفاظ کی معرفت جن کی وجہ سے کسی انسان کو کافر قرار دیا جاتا ہے بہت مشکل ہے اور انتہائی دشوار ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام امام سبکی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے اور اس بارے میں سب سے کمتر یہ بات ضرور ہے کہ اس نے (کافر قرار دینے والے نے) ایک انسان کے بارے میں یہ خبر دی ہے کہ وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اسلامی احکام کا اجراء نہ اس کی زندگی میں ہوگا اور نہ اس کی وفات کے بعد۔ (اور کسی شخص کے بارے میں یہ بات بلا دلیل شرعی کہنا نہایت خطرناک ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔۔ از تونسوی غفرلہ)

(9) ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی سے بغض نہ رکھے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ جب وہ کوئی غیر مناسب کام کرے تو اس سے بغض نہ رکھے۔ سیدی علی الخواص رحمہ اللہ کے کلام میں ہے: جن کے ساتھ حق تعالیٰ نے ہمیں عداوت رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ ہماری عداوت یہ عداوت شرعیہ ہے اور اس کی ذات کی وجہ سے ہماری عداوت یہ عداوت طبیعیہ ہے اور سعادت عداوت شرعیہ میں ہے نہ کہ عداوت طبیعیہ میں، اور زیادہ تر لوگوں میں

کسی شخص سے بغض اس کی ذات کی وجہ سے ہے جس کے بارے میں انہوں نے سنا کہ اس نے کوئی حرام کام کیا ہے لیکن اگر وہ اس کے بارے یہ سن لیں کہ اس نے ان لوگوں کے بارے میں کوئی ایسی بات کی ہے جس کو وہ ناپسند سمجھتے ہیں تو وہ اس کی ذات تو کجا اس کی اولاد کو بھی ناپسند سمجھتے ہیں اور اس پر اضافہ یہ کہ وہ اس شخص کو بھی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور بسا اوقات کچھ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اس کو حقیر سمجھنے میں درست کر رہے ہیں حالانکہ ان سے یہ بات پوشیدہ ہوتی ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے عدم سے وجود میں نکال کر اہتمام فرمایا ہو اس بندے کو حقیر سمجھنا عین جہالت ہے۔

لہٰذا اے میرے بھائی تو اس چیز سے بچ، کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کا تجھے ہرگز حکم نہیں دیا بلکہ تجھے تو حکم دیا ہے کہ تو اس کے ان افعال کو ناپسند سمجھ اور ان افعال پر انکار کر جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہیں۔بس، (اور تجھے کوئی حکم نہیں دیا)۔ چنانچہ تو اس کی مخلوق میں سے گناہگار کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر، اس حال میں کہ تو اسے حقارت کی نظر سے دیکھنے والا نہ ہو۔

اہم نکتہ:

تھوم کے درخت کے بارے میں حضور سرور عالم ﷺ کے ارشاد مبارک میں ذرا غور کیجئے۔ ارشاد فرمایا:

" انها شجرة اكره ريحها " یہ (تھوم کا) ایسا درخت ہے جس کی بو مجھے پسند نہیں ہے۔ (صحیح مسلم: رقم الحدیث ۵۶۵)

حضور رسالت مآب ﷺ نے نفسِ درخت کو ناپسند نہیں فرمایا، بلکہ اس کی ایک صفت بو کو

نا پسند فرمایا ہے۔ تو اس معلوم ہوا کہ کفار سے ہماری دشمنی اور عداوت ان کی (گندی) صفات کی وجہ سے ہے، اس پر دلیل یہ ہے کہ یہ کفار اگر احسن طریقہ سے اسلام لائیں تو ان سے دشمنی اور عداوت ہم پر حرام ہے

10) مسلمان ایک دوسرے کی خوبیاں اور محاسن زیادہ سے زیادہ پھیلائیں:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ جب ان دونوں کو (عبادات سے) فارغ وقت میسر ہو تو ایک بھائی دوسرے بھائی کی خوبیاں اور اس کی محاسن کو زیادہ سے زیادہ پھلائے اور اس سے پہلے والے فارغ وقت میں جتنی پھیلائی تھیں اس سے اگلے وقت میں پہلے سے زیادہ پھیلائے تا کہ دونوں بھائیوں میں محبت اور مودت خوب باقی رہے۔

ہمارے سلف صالحین جب بھی اپنے دشمنوں کا ذکر کرتے تو اپنے دشمنوں کی خوب مدح سرائی کرتے، اس طرح کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرتا کہ یہ شخص اس (دشمن) سے تو بہت زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ اے میرے بھائی ان سلف صالحین کی اقتداء کر اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر اور اے میرے بھائی اگر تیری کسی سے دشمنی ہو تو دشمنی والے ایام میں تو اس دشمن کی اچھائی اور خیر کے ساتھ ذکر کرنے سے ہرگز ہرگز توقف نہ کر اور اس (دشمن) کی عزت اچھالنے سے بچ کیونکہ ہو سکتا ہے تم دونوں کی آپس میں صلح ہو جائے تو یہ چیز خالص محبت کو گدلا کر دے گی اور تو نے جن دنوں اس (بظاہر دشمن) کے پاس کھانا کھایا اور اس سے پہلے جو اس نے تیرے ساتھ بھلائیاں کی ہیں ان سب چیزوں کو یاد کر اور ذہن میں رکھ اور بہت کم ہی لوگ اس بات پر عمل پیرا ہیں۔

(جب ایسی بات ہے تو اس سے دشمنی چھوڑ دے اور اس کی عزت نہ اچھال کیونکہ اس کے تجھ پر لاتعداد احسانات ہیں۔ تفکر۔۔ از تونسوی غفرلہ)

(11) عباداتِ مسنونہ پر اپنے بھائی کی حاجاتِ ضروریہ کو مقدم کرنا:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنی عبادات مسنونہ پر اپنے بھائی کی حاجات ضروریہ کو مقدم کرے۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ وہ خیر جس کا نفع متعدی ہو اس خیر سے افضل ہے جس کا نفع متعدی نہ ہو۔

(12) ایک اہم حق:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ اگر یہ اپنے بھائی کے حق میں کوتاہی کرے (مثلاً اس کی غیبت کرے۔ نعوذ باللہ من ذالک) اور اس بھائی کو اس کی اس کوتاہی کا علم ہو جائے تو یہ فوراً استغفار کرے اور اپنے سر کو ننگا کریا ورزمین کی طرف جھکائے اور جوتوں کے پاس جا کے بیٹھے اور اپنے بھائی کے حق میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے خوب خوب ندامت کا اظہار کرے اور ہمیشہ اسی طرح کرتا رہے یہاں تک کہ اس کا (مسلمان) بھائی اس پر رحم کردے۔

پھر اگر وہ (مسلمان) بھائی اس پر رحم نہ کرے تو اپنی ذات پر (ملامت) کرے اور اس چیز کا اعتراف واقرار کرے کہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، بہت کم لوگ ہی اس باکمال نصحت پر عمل کرتے ہیں۔ فافہم

(13) مسلمان بھائی کی معذرت قبول کرنا:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کی معذرت کو قبول کرے اگر چہ وہ باطل پر کیوں نہ ہو۔ چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: مَن اَتَاہُ اَخُوہُ مُتَنَصِّلاً مِنْ ذَنْبٍ فَلْیَقْبَلْ اِعْتِذَارَہُ مُحِقًّا کَانَ اَوْ مُبْطِلاً فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ لَمْ یَرِدْ عَلَیَّ الْحَوْضَ

جس شخص کے پاس اس کا (مسلمان) بھائی گناہ (غلطی) کا عذر لے کر آئے تو وہ اس کے عذر اور اس کی معذرت کو قبول کر لے خواہ وہ حق پر ہو یا باطل پر اگر اس نے ایسا نہ کیا (یعنی اس کی معذرت قبول نہ کی) تو وہ میرے پاس میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں:

مَنِ اعْتَذَرَ اِلَیْہِ اَخُوہُ بِمَعْذِرَۃٍ فَلَمْ یَقْبَلْھَا کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْخَطِیْئَۃِ مِثْلُ صَاحِبِ مَکْسٍ

جس شخص کی طرف اس کے (مسلمان) بھائی نے کوئی معذرت کی اور اس نے اس کی معذرت کو قبول نہ کیا تو ٹیکس لینے والے کے برابر اس پر گناہ ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ: رقم الحدیث ۳۷۱۸)

(14) مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے حسد نہ کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ جب اس کی طاعات زیادہ ہوں اور لوگوں کا اس کی نیکیوں کی طرف اعتقاد ہو جائے تو وہ اپنے اس بھائی سے حسد نہ کرے بلکہ اس سے بہت زیادہ فرحت و سرور کا اظہار کرے اور جو شخص اس طریقہ پر نہیں ہوگا اس پر حسد کی بیماری حملہ آور ہو جائے گی۔ حدیث مبارک میں ہے:

اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(سنن ابوداوٗد: رقم الحدیث ۴۹۰۳)

(15) سفر کا ارادہ کرے تو اپنے (مسلمان) بھائی کو الوداع کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ سفر کا ارادہ کرے تو اس وقت تک سفر کی طرف نہ نکلے جب تک اپنے (مسلمان) بھائی کو الوداع کہنے کے لئے گلے نہ مل لے اگر وہ مرد ہو، اور اس کی طرف اشارہ نہ کرے اگر وہ بچہ ہو۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے: اذا خرج احدکم الی سفر فلیودع اخوانه فان الله جاعل له فی دعائهم بالبرکة

جب تم میں سے کوئی شخص سفر کی طرف جائے تو وہ اپنے (مسلمان) بھائیوں کو الوداع کرے پس بیشک اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان کی دعا میں برکت رکھ دے گا۔

(جامع الترمذی: رقم الحدیث ۳۴۴۳۔ سنن ابوداوٗد: رقم الحدیث ۲۶۰۰)

(16) سفر سے واپسی پر مسلمان بھائی کو مبارک باد دینا:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ جب وہ سفر سے واپس گھر آئے تو وہ دوسرا (مقیم مسلمان) اپنے (مسلمان) بھائی کے گھر کی طرف جائے اور اسے سلام کرے اور اسے سلامتی کے ساتھ لوٹنے کی مبارک باد دے اور اسی طرح اس کی اولاد کو اور اس کے سارے اعزاء واقرباء کو جب وہ سفر سے واپس لوٹیں (انہیں بھی مبارکباد دے)، اسی طرح جب یہ سارے کسی بیماری سے شفایاب ہو جائیں تو دوسرے مسلمان بھائی کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ ان کی طرف جائے اور انہیں

بیماری سے سلامتی اور شفاء پانے کی مبارکباد دے۔

(17) ہر اہم کام میں اپنے مسلمان بھائی سے مشورہ کرنا:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے ہر اہم کام میں اپنے مسلمان بھائی سے مشورہ کرے، چنانچہ مشائخ کرام علیہم الرحمۃ نے ذکر کیا ہے کہ: اِنَّ الْمَشُوْرَةَ تَزِيْدُ فِيْ صَفَاءِ الْمَوَدَّةِ

بلاشبہ ایک دوسرے سے مشورہ کرنا یہ خاص محبت میں اضافے کا باعث ہے۔

حدیث مبارک میں ہے: مَنْ اَرَادَ اَمْرًا فَشَاوَرَ فِيْهِ اِمْرَءًا مُسْلِمًا وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِاَرْشَدِ اُمُوْرِهٖ

جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اس سلسلے میں کسی مسلمان شخص سے مشورہ کرے اللہ تعالیٰ اسے سب سے بہتر امر (کام) کی توفیق نصیب فرمائے گا۔

(المعجم الاوسط للطبرانی: رقم الحدیث ۸۳۲۹)

(18) مسلمان بھائی سے حتی الامکان ناراض نہیں ہونا چاہئے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اس سے ناراض نہ ہو جب وہ (دوسرا مسلمان) اسے یہ کہے:

اَنَا اُبْغِضُكَ: میں تم سے بغض رکھتا ہوں۔ بلکہ وہ ان صفات کی تلاش میں لگ جائے جن صفات کی وجہ سے وہ اس سے بغض رکھتا ہے، پھر وہ اپنی ان صفات کو زائل کرنے کی کوشش کرے، سو اگر اس کے بھائی کا بغض زائل ہو جائے تو (فَبِهَا) ورنہ ایک مرتبہ پھر ان صفات کو اپنے اندر تلاش کرے اور ان کو زائل کرنے کی کوشش کرے اور اسی طرح دوسری مرتبہ بھی زائل نہ ہو تو تیسری مرتبہ یہ عمل دوہرائے۔

(19) مسلمان بھائی کے راز کو چھپانا:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کے راز کو چھپائے۔ کیونکہ راز عورت (شرمگاہ) کی طرح ہوتا ہے، شرمگاہ کو کھولنا اور اس کی طرف نظر کرنا اور شرمگاہ کے متعلق فضول (غیر شرعی) گفتگو کرنا حرام ہے۔

حدیث مبارک میں ہے: مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ كَشَفَ الله عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ كَشَفَ الله عَوْرَتَهٗ

جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی شرمگاہ (راز) پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کی شرمگاہ پر پردہ ڈالے گا اور جو شخص (مسلمان) بھائی کی شرمگاہ (راز) کو فاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا پردہ فاش کردے گا۔ (سنن ابن ماجہ: رقم الحدیث ۲۵۴۶)

(20) مسلمان بھائی کی غیبت کرنے والے کی تصدیق نہ کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ ہرگز ایسے شخص کی تصدیق نہ کرے جو اس کے سامنے اس (کے مسلمان بھائی) کی چغلی کرے۔

حجتہ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس کسی کی چغلی لگائی جائے تو اس شخص پر چھ چیزیں لازم ہیں۔

۱۔ چغل خور کی تصدیق نہ کرے

۲۔ چغل خور کو چغلی لگانے سے منع کرے

۳۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے چغل خور شخص سے بغض رکھے۔

۴۔ جس شخص کی چغلی لگائی گئی اس کے بارے میں بدظنی کا شکار نہ ہو۔

۵۔چغلی کو ثابت کرنے اور اس کو سچ کرنے کی ٹوہ میں نہ رہے۔

۶۔جس شخص کی جو چغلی لگائی گئی ہے اس کو آگے حکایت نہ کرے

حضرت شیخ ابو المواہب شاذلی رحمہ اللہ کے کلام میں ہے: جب کوئی شخص تیری طرف تیرے ساتھی کے متعلق کوئی کلام نقل کرے (یعنی اس ساتھی کی چغلی لگائے) تو اس (چغل خور) کو تو کہہ دے: اے فلاں مجھے اپنے بھائی کی سچی صحبت اور اس کی خالص محبت پر یقین ہے اور مجھے تمہاری گفتگو میں گمان نظر آتا ہے۔اور یقین کو ظن (گمان) کیوجہ سے نہیں چھوڑا جا سکتا۔

(21) مسلمان بھائی کی عزت کا تحفظ کرنا:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا تحفظ کرے، لیکن یہ عمل نیک نیتی اور خوبصورت سیاست (تدبیر) سے کرے۔ حدیث مبارک میں ہے: مَنْ رَدَّعلیٰ عرضِ اَخِیْهِ ردَّاللّٰه عَنْ وَجهه النَّار یَوْم القِیَامَةِ (جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کا دفاع اور تحفظ کرے گا اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو ہٹا دے گا۔)

(مسند امام احمد بن حنبل: رقم الحدیث ۲۷۴۱۴، جامع الترمذی: رقم الحدیث ۱۹۳۱)

سیدنا امام شافعی رحمہ اللہ کے کلام مبارک میں ہے:

اپنے (مسلمان) بھائی کے ساتھ بھائی چارہ میں سچے شخص کی علامت یہ ہے کہ اس کے عذر کو قبول کرے اور اس کے (محبت میں رکاوٹ بننے والے) شگاف کو بند کرے اور اس کی لغزشوں کو معاف کرے۔

(22) مسلمان بھائی کو عبادت کے لئے جگائے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو (عبادت کا) وقت داخل ہونے سے پہلے جگائے، تاکہ جب وقت داخل ہو تو وہ عبادت کے لئے مکمل تیار ہو اور فرائض سے پہلے والی سنن رواتب اور فرائض کی تکبیر تحریمہ اس سے فوت نہ ہوں، اور اسی طرح مسلمان بھائی کا حق ہے کہ وہ دوسرے بھائی کو سحری کے وقت جگائے کیونکہ دینی معاملات میں شفقت دنیاوی معاملات میں شفقت سے افضل اور اولیٰ ہے، اور مناسب یہ ہے کہ یہ عمل انتہائی نرمی کے ساتھ کیا جائے کیونکہ بسااوقات نفس بیدار ہونے کے ساتھ سختی کے ساتھ متحرک ہوتا ہے۔ (اور ہوسکتا ہے کہ معاذ اللہ نماز پڑھنے سے یا جلد بیداری سے انکار ہی کر دے اس لئے انتہائی نرمی والا عمل اپنایا جائے...از تونسوی غفرلہ)

(23) مسلمان بھائی سے مداہنت نہ کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اس سے مداہنت (باطن کے خلاف ظاہر کرنا) نہ کرے۔

چنانچہ حدیث مبارک میں ہے: "الدین النصیحۃ" دین سراپا ہی خیر خواہی کا نام ہے۔

(صحیح مسلم: رقم الحدیث ۵۵)

اور (صوفیاء کرام علیہم الرحمہ کی) ایک قوم نے کہا ہے کہ: (مسلمان) بھائی اس وقت تک خیر پر رہتے ہیں جب تک وہ حساب و کتاب میں ایک دوسرے کے ساتھ بحث و مباحثہ اور تکرار کرتے رہیں، لیکن جب وہ صلح کلی کر لیتے ہیں (یعنی ایک دوسرے کے ساتھ

شرعی بحث مباحثہ نہیں کرتے بلکہ ہر جائز اورنا جائز پر خاموش رہتے ہیں) تو ہلاک کر دیۓ جاتے ہیں۔

مداھنت اور مدارات میں فرق:

مدارات: سے تمہاری مراد اپنے (مسلمان) بھائی کی اصلاح کرنا مقصود ہوتا ہے ۔جب کہ "**مداھنت**" سے مقصود اپنے مسلمان بھائی سے نفسانی خواہشات کی تکمیل کا ارادہ ہوتا ہے۔ (فافھم حق الفھم فانه دقیق۔۔ازتونسوی غفرله)

(24) ایک اہم حق:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کے نفس کو تکبر اور نفاق کے ساتھ متّھم کرے، جب اس چیز کو اپنے بھائی میں محسوس کرے اور اس چیز کو اپنے بھائی کے باطن سے زائل کرنے میں بھرپور کوشش کرے۔ایک شخص نے حضرت ابوبکر کتانی رحمہ اللہ کی صحبت اختیار کی، (شیخ کتانی کہتے ہیں) وہ شخص میرے دل پر بوجھ بنا ہوا تھا (یعنی مجھے اس سے عار محسوس ہونے لگی) تو میں نے اس شخص کو کوئی چیز ہبہ کردی، اس نیت سے کہ شاید اس کا ثقل میرے دل سے زائل ہوجائے، مگر وہ زائل نہ ہوا۔سو میں نے ایک دن تنہائی میں اس سے کہا: ضَعْ رِجْلَكَ علیٰ خَدِّیْ: تم میرے رخسار پر اپنا پاؤں رکھو۔اس شخص نے پاؤں رکھنے سے انکار کردیا۔شیخ کہتے ہیں : میں نے اس شخص سے کہا: تمہیں یہ کام ضرور کرنا پڑے گا۔سو اس نے جب ایسا کیا تو میرے دل (باطن) میں جو ثقل (تکبر وغیرہ کی بُو) تھا وہ زائل ہوگیا۔

(25) مسلمان بھائی کی نصیحت کو قبول کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کی نصیحت کو قبول کرے۔ چنانچہ حضرات مشائخ کرام علیہم الرحمہ فرماتے ہیں: جو شخص تیرے ایسے عمل کی طرف راہنمائی کرے جس کی وجہ سے تو غضب الٰہی سے بچ جائے گویا اس نے بارگاہ الٰہی میں تیری سفارش کر دی، سو اگر تو نے اس کی اطاعت کی تو اس کی نصیحت کو تو نے قبول کر لیا اور تیرے حق میں اس کی شفاعت بھی مقبول ہوگئی اور وہ شفاعت تجھے نفع بھی دے گی، ورنہ پھر تو اللہ تعالیٰ سے ایسی قوموں کی پناہ مانگ جن کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت نفع نہیں دے گی کیونکہ وہ نصیحت کو قبول کرنے سے منہ موڑنے والے تھے۔

(میں کہتا ہوں: حضرت امام عبدالوہاب شعرانی قدس سراہ العزیز کے اس قول کی تائید اس حدیث مبارک سے بھی ہوتی ہے جسے حضرت تمیم بن اوس داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین سراپا ہی خیر ہے، ہم نے عرض کی: کس کے لئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے، مسلمانوں کے ائمہ کے لئے اور مسلمانوں کی عوام کے لئے۔ (صحیح مسلم: رقم الحدیث ۵۵) ۔ از تونسوی غفرلہ)

(26) ایک اور اہم حق:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی سے پختہ وعدہ کرے اس بات کا کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمادے گا تو وہ اس وقت

تک جنت میں داخل نہیں ہو گا جب تک اس کا بھائی جنت میں داخل نہیں ہوگا،
اگرچہ (اس کے بھائی کے) حساب وکتاب میں طویل زمانہ گزر جائے اور یہ بھی اپنے
بھائی سے پختہ وعدہ کرے کہ بروز قیامت اپنی نیکیوں میں سے اپنے بھائی کو حصہ دے
کر فیاضی کا مظاہرہ کرے گا۔

27) اللہ تعالیٰ کی حدود تجاوز نہ کرنے کی طرف اپنے بھائی کی رہنمائی کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں
کی تعظیم کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے حدود سے تجاوز نہ کرنے کی طرف وہ اپنے بھائی کی
اس طرح راہنمائی کرے کہ اگر وہ سب سے صغیرہ گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے تو وہ اس صغیرہ
گناہ کو کبیرہ گناہ سمجھ لے۔ کیونکہ دونوں میں علامتِ مشترکہ مخالفت شرع ہے۔

(28) مسلمان بھائی تشریف لائے تو کھڑے ہو کر استقبال کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ بھائی جب اس کے
ہاں تشریف لائے تو یہ کھڑے ہو کر استقبال کرے اگرچہ وہ بھائی اس چیز کو نہ پسند کرتا
ہو، بالخصوص جب وہ محافل میں ہوں تو ایک دوسرے کے لئے کھڑے ہوں۔
چنانچہ حضرات مشائخ علیہم الرحمہ فرماتے ہیں: تو محافل میں اپنے (مسلمان) بھائی کے
لئے کھڑے ہو کر استقبال کرنے کو ترک کرنے سے بچ، کیونکہ بسا اوقات اس چیز سے
(خالص محبت میں) کج روی اور کینہ پروری جنم لیتی ہے، پھر اس کے بعد تو اس کو زائل
کرنے سے عاجز آ جائے گا۔

(29) مسلمان بھائی سے جھوٹ نہ بولے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اس بھائی سے جھوٹ نہ بولے۔ کیونکہ اس میں اس کی ذلت ہے۔

چنانچہ حدیث مبارک میں ہے: کَبُرَتْ خِیَانَۃً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاکَ بِحَدِیْثٍ ھُوَلَکَ بِہٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ لَہٗ بِہٖ کَاذِبٌ

بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات کرو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھنے والا ہو جبکہ تم اس سے جھوٹ بولنے والے ہو۔ (سنن ابوداود: رقم ۴۹۷۱)

(30) مسلمان بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ جب بھی اپنے رب عزوجل کے ساتھ دعا میں مشغولیت کا وقت پائے تو اپنے بھائی کے لئے ہرگز عفو و کرم، مغفرت اور رحمت کی دعا کرنے میں نسیان اور غفلت کا شکار نہ ہو خواہ اس کی یہ دعا رات کے وقت ہو یا دن کے وقت، خواہ سجدہ کی حالت میں ہو یا اس کے علاوہ کسی اور حالت میں ہو۔

(میں کہتا ہوں: مسلمان بھائی کے لئے دعا کرنے میں اپنے لئے بھی بھلائی ہے. جیسا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ مسلم پیٹھ پیچھے اپنے مسلمان بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس کو کہتا ہے یہی دعا اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں بھی قبول فرمائے۔

(صحیح مسلم: رقم الحدیث ۲۷۳۲) ۔ ازتونسوی غفرلہ)

(31) مسلمان بھائی سے بغض وعداوت اور حسد نہ رکھے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے بغض وعداوت اور حسد نہ رکھے۔

چنانچہ حدیث مبارک میں ہے:ثَلاَ ثَۃٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ فَاِنَّ اللہ یَغْفِرُلَہٗ مَاسِوٰی ذَالِکَ مَنْ مَّاتَ لَایُشْرِکُ بِاللہِ شَیئاًوَلَمْ یَکُنْ سَاحِراً یَتّبِعُ السَّحَرَۃَ وَلَمْ یَحْقِدْعَلٰی اَخِیْہِ تین چیزیں جس شخص میں پائی جائیں گی تو اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ اور جتنے اس کے گناہ ہوں گے سب معاف فرمادے گا (یعنی جو مندرجہ ذیل گناہوں سے توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے باقی گناہوں کو بھی بخش دے گا) جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور جادوگروں کی پیروی کرنے والا جادوگر نہ ہو۔اور وہ اپنے مسلمان بھائی سے بغض وعداوت اور حسد نہ کرتا ہو۔ (المعجم الکبیر للطبرانی: رقم الحدیث ۱۳۰۰۴)

(اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی) ایک جماعت کہتی ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ بغض و عداوت رکھتا ہو یا کسی سے دھوکہ کرتا ہو، یا ملاوٹ کرتا ہو تو وہ اپنے دعوے میں ''کہ میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو راہِ حق کی طرف لانے والا ہوں'' جھوٹا ہے اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایسا شخص لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا ہو۔

(32) ایک اور اہم حق:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ جب اپنے بھائی سے بات کر رہا ہو تو جب تک وہ بات کرنے سے فارغ نہ ہو تب تک اپنی نگاہ کو اپنے بھائی (کے چہرے) کی طرف اُٹھائے رکھے۔بلاشبہ یہ چیز بھی خالص محبت میں اضافہ کا

باعث ہے، جیسے اپنے مسلمان بھائی سے بات کرتے ہوے لھوولعب میں مشغول ہونا یا اس کی بات کو پورا ہونے سے پہلے کاٹ دینا یہ چیزیں بے مروتی، بد خُلقی، بے رحمی اور سنگدلی کو پیدا کرتی ہیں۔

(33) ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی کا امتحان نہ لے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کا امتحان نہ لے. کیونکہ امتحان کشفِ عورت (شرمگاہ کھولنا) کی جنس میں سے ہے۔

حضرات مشائخ کرام رحمھم اللہ فرماتے ہیں: اپنے بھائیوں کا امتحان لینے سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے امتحان نہیں لیتا مگر جن کے بارے میں وہ علم رکھتا ہے کہ یہ امتحان میں پورا پورا اتریں گے، تا کہ ان پر اس چیز کو ظاہر کر کے ان کو شرمندہ نہ کرے۔

شیخ کُبرٰی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ تم اپنے مریدیں کا امتحان کیوں نہیں لیتے ؟ تو وہ کہتے :اس طرح کرنے سے تو پھر گویا ھم نے اپنے عیوب ظاہر کر دیئے (یعنی اگر مرید ہماری بات خدانخواستہ نہ مانے تو یوں ہماری اپنی ذات پر طعن ہوگا اور ہمارے اپنے عیوب سامنے آجائیں گے۔ میں کہتا ہوں : شیخ کبرٰی رحمہ اللہ نے علی سبیل التواضع یہ فرمایا ہے۔ فتدبر۔۔۔ از تونسوی غفرلہ)

(34) مسلمان بھائی سے عزت واحترام اور تعظیم کے ساتھ ملے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ جب کبھی بھی اپنے مسلمان بھائی سے جدا ہو تو بعد میں اس سے ملاقات کرنے کے لئے خوب تیار ہو کر عزت

واحترام اور تعظیم کے ساتھ اس سے ملے۔

حضرت شیخ محی الدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر چہ (دونوں بھائیوں کے درمیان) زمانہ مفارقت تھوڑا ہو۔ (تب بھی وہ احترام و تعظیم کے دائرہ میں رہ کر اس سے ملاقات کرے) اس بات کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی نوازشات اور مہربانیوں کے ساتھ نوازا ہے، یا اللہ عزوجل نے اس کی طرف وہ نظر رحمت فرمائی ہے جو وہ دن اور رات میں اپنے بندے کے دلوں کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے، تو یہ اس رحمت کے طفیل اس سے اعلیٰ مقام پر فائز ہو گیا ہے۔ پھر اگر یہ امر صحیح ہو (یعنی واقع میں ایسا ہو کہ اس پر خصوصی فضل و کرم ہو چکا ہے اور اس بھائی نے بھی اپنے بھائی کے ساتھ دوبارہ ملاقات میں اس کا ادب اور احترام کیا ہے) تو اس نے اس کا (بھائی چارہ والا) حق ادا کر دیا اور اگر یہ امر صحیح نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ادب حاصل کرنے کی درخواست کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ وہی معاملہ فرمایا ہے جس کا مقامِ الٰہی تقاضا کرتا تھا، یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے شخص کو (اس کی عبادت و ریاضت کے مطابق اسے) نوازشات سے نوازا جاتا ہے۔

(35) ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کو غیر مناسب کام میں دیکھے تو اس کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ اس نے فی الفور توبہ کر لی ہو گی اور دل ہی دل میں اسے اپنے عمل پر ندامت ہوئی ہو گی۔

بعض سلف صالحین رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: بے شک مجھے اللہ تعالیٰ سے اس بات کی حیاء آتی ہے کہ میں کسی ایسے شخص کی توبہ کو توڑوں جس نے میری موجودگی میں اپنے رب

کی نافرمانی کی، پھر دیوار کی آڑ لے کر مجھ سے چھپ گیا۔

نیز حضرات مشائخ کرام علیہم الرحمہ فرماتے ہیں: جس شخص نے نافرمان لوگوں میں سے کسی ایک کی توبہ تسلیم نہ کی تو وہ یقیناً اپنے آپ کو اس سے بہتر سمجھتا ہے، اور ہر وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہو کہ وہ کسی مسلمان بھائی سے بہتر ہے تو ایسا شخص جاہل اور فریب خوردہ ہے، اگرچہ اس کو بہت ساری کرامات بھی عطا کی جائیں۔

(36) مسلمان بھائی کی خالص محبت کی حفاظت کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ خالص محبت کی رعایت کے لئے اس کی خالص محبت کی حفاظت کرے۔ اگرچہ وہ دوسرا بھائی اس سے خیانت کرے اور محبت میں کج روی کا مظاہر کرے۔ شیخ ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے خواب میں رب العزت کا دیدار کیا تو میں نے بارگاہِ اقدس میں عرض کی: اے میرے رب مجھے کسی ایسی شئی کا علم عطا فرما جو میں تجھ سے بلاواسطہ حاصل کروں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! اے ابن الخطاب: جو شخص کسی ایسے شخص کے ساتھ حسن سلوک کرے جس نے اس کے ساتھ برائی کی ہو، ایسے شخص نے خالصۃً اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر دیا اور جو شخص کسی ایسے شخص کے ساتھ برائی کرے جس نے اس کے ساتھ اچھائی کی ہو ایسے شخص نے خالصۃً اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔

اس کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ میرے رب مجھے اتنا ہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھے اتنا کافی ہے۔ اھ

(امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں) اس زمانہ میں اس چیز کا سلسلہ

توبالکل نایاب اور ناپید ہو چکا ہے۔اوراس سلسلہ پر عمل پیراتو آج کل کے کُتے ہیں۔(یعنی یہ عمل تو انسانوں کو کرنا چاہئے تھا، مگر آج انسانوں کی بجائے کُتے اس پر عمل پیرا ہیں۔لہذا ہم سے تو کُتے ......)

(امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:) ایک فاضل نے تو اس موضوع پر کتاب لکھ دی ہے۔جس کا عنوان ہے ''فَضْلُ الْکِلَابِ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ لَبِسَ الثِّیَابَ'' (بہت سارے لباس پہننے والوں (تن پوش انسانوں) پر کُتوں کی فضیلت)۔

(میں کہتا ہوں: فقیر راقم الحروف نے بھی اس کتاب کی مفتی محمد خان قادری حفظہ اللہ کے کتب خانہ میں زیارت کی ہے اور چیدہ چیدہ مقامات سے استفادہ بھی کیا ہے۔ والحمدللہ۔۔ازتونسوی غفرلہ)

(37) اپنے مسلمان بھائی پر کئے ہوئے کسی احسان کو نہ جتلائے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی پر کئے ہوئے کسی احسان کو نہ جتلائے، بالخصوص جب وہ اس سے جھگڑے پر اُتر آئے اور اس کا کیا ہوا احسان بھول چکا ہو۔کیونکہ جھگڑے میں احسان کا ذکر کرنا یہ احسان میں عدمِ اخلاص پر دلیل ہے، کیونکہ جس شخص کی اصل طیب وطاہر ہوگی وہ کبھی بھی اپنے بھائی کے ساتھ کئے ہوئے احسان کو نہیں جتلائے گا، بلکہ وہ جتنا عرصہ اس کے پاس کھاتا پیتا رہا ہے یا اس سے کوئی ھدیہ قبول کیا تھا اپنے اس احسان کو اس کا بدلہ سمجھے گا۔

حدیث مبارک میں ہے:

''ثلاثہ لا ینظر اللہ الیھم یوم القیامۃ ولایزکیھم ولھم عذاب الیم المسبل

والمنان والمنفق سلعته بالحلف الكاذب''

تین شخصوں کی طرف بروز قیامت اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، تہبند لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔ (صحیح مسلم: رقم ۱۰۶)

(38) مسلمان بھائی سے مخاصمت (لڑائی جھگڑا) نہ کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی سے مخاصمت (لڑائی جھگڑا) نہ کرے، کیونکہ مخاصمت محبت ومودت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔

مشائخ کرام علیہم الرحمہ فرماتے ہیں: دین کو ختم کرنے والی اور دل کی توجہ اللہ تعالیٰ سے ہٹانے والی خصومت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ یاد رہے کہ خصومت ہی کی وجہ سے غصہ، کینہ، دھوکہ وغیرہ چیزیں جنم لیتی ہیں، یہاں تک کہ بندہ نماز میں ہوتا ہے لیکن اس کا دل لڑائی جھگڑے کے ساتھ معلق ہوتا ہے۔ اور مزید اس میں جو خرابیاں ہیں وہ مخفی نہیں ہیں۔

چنانچہ حدیث مبارک میں ہے: ''کفیٰ بك اثما ان لاتزال مخاصماً'' تیرے گناہ گار ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تو مسلسل لڑائی جھگڑا کرتا رہے۔

(جامع الترمذی: رقم الحدیث ۱۹۹۴)

(39) مسلمان بھائی سے قطع تعلقی کرنے میں جلدی نہ کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اس سے بول چال چھوڑنے اور قطع تعلقی کرنے میں جلدی نہ کرے، کیونکہ اس چیز کی جلدی قابل مذمت

ہے اور اس جلدی کی خطائیں اس کی درستگی پر حاوی ہیں۔

(40) مسلمان بھائی سے کوتاہی ہو جائے تو مؤاخذہ نہ کرے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ جب اس کے حق میں کوئی کوتاہی کرے تو از روئے خالص محبت کی رعایت کے یہ اس بھائی سے مؤاخذہ نہ کرے۔ سیدی علی الخواص رحمہ اللہ کی وصیت مبارکہ میں ہے: تم اپنے بھائی کے لئے اپنے حق کو جتنا ہو سکے چھوڑ دو (معاف کردو)، اور تم اپنے بھائیوں میں سے صاحبِ مروت اور صاحبِ مرتبہ لوگوں کی لغزشوں کو معاف کردو، اور بچو اس بات سے کہ تم اس شخص پر اسی طرح زیادتی کرو جس طرح اس نے تم پر زیادتی کی ہے، کیونکہ حق تعالیٰ نے صرف مثلیت کی شرط کے ساتھ دوسرے پر زیادتی کرنے کو مباح قرار دیا ہے اور مثلیت بالکل متعذر رہے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تم اس کی زیادتی سے زیادہ زیادتی کر بیٹھو، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کی یہ برائی (زیادتی) تمہارے اندر اتنی اثر انداز نہ ہوئی ہو جتنی تمہاری برائی تمہارے خصم (مدِ مقابل) میں اثر انداز ہو جائے۔

(41) مسلمان بھائی کی وفات کے بعد اس کی اولاد پر شفقت کو دائمی رکھے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کی وفات کے بعد اس کی اولاد پر شفقت کو دائمی رکھے اور ان کی خوب دیکھ بھال کرے۔

مشائخ کرام علیہم الرحمہ فرماتے تھے: جو شخص اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی اولاد پر دستِ شفقت نہیں پھیرتا اور اس کی وفات کے بعد اس کی اولاد کی دیکھ بھال نہیں کرتا تو وہ اپنے بھائی کی محبت و مودت میں سچا نہیں ہے۔

(42) مسلمان بھائی کو کسی بدعت پر پکانہ ہونے دے:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کو کسی بدعت پر پکانہ ہونے دے، پھر اگر وہ اس بدعت سے رجوع نہ کرے تو وہ اسے چھوڑ دے اپنی جان پہ یہ خوف کرتے ہوئے کہ کہیں اس کی بدعت کی نحوست مجھے لاحق نہ ہو جائے۔

سلف صالحین کرام علیہم الرحمہ اہل بدعت کے ساتھ میل جول رکھنے سے سختی سے منع کرتے تھے اور فرماتے: جس شخص میں بدعت کا شائبہ بھی ہو تو اس کی مجلس میں بیٹھنے سے بچو، اور جو شخص اس بارے میں سستی کرے گا تو بدعت کی نحوست اس پر بھی لوٹ آئے گی اگرچہ تھوڑے وقت بعد۔

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ العزیز کے اختتامی کلمات:

اے میرے بھائی! جو کچھ اس فصل میں ہم نے بیان کیا ہے اس کو تو اپنے نفس پر پیش کر، پھر اگر تو اپنے نفس کو ان سب چیزوں پر عمل پیرا دیکھے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر، ورنہ اپنے (مسلمان) بھائیوں کے حقوق میں کوتاہی کرنے سے صبح شام اور رات دن اپنے اوپر استغفار کو لازم پکڑ۔ ۔والحمدللہ رب العالمین ۔

نوٹ: راقم الحروف نے حضرت امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ العزیز کی کتاب ہذا کے ترجمہ کے دوران تاریخ بھی لکھی تھی اور اس کو اب بھی اپنے حال پر چھوڑ رہا ہوں تاکہ یادگار رہے۔

17-10-2016// 15 محرم الحرام ۱۴۳۸ھ / بروز سوموار بوقت 3:45 شام

(الانوار فی آداب الصحبة: ص192 تا 224 طبع دار التقویٰ سوریا دمشق)

ایک نظر اِدھر بھی:

راقم الحروف عفا اللہ عنہ نے کافی عرصہ پہلے کتاب ہذا : (ردع المجرم عن سب المسلم) کا ترجمہ کردیا تھا، پھر اس کی شرح اور تخریج کا ارادہ کیا الحمد للہ! وہ بھی مکمل ہوگئے، جس کے باعث کتاب ہذا کی اشاعت میں تاخیر ہوگئی۔ نیز اس دوران ہی کچھ اور بھی کام مکمل کیے جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

''بشری العابد بفضل المساجد'' (ترجمہ، تخریج، تحقیق، تشریح۔ اور یہ طبع ہوچکی ہے)

''فقر وفاقہ ختم کرنے کے اسباب'' (یہ راقم کی تصنیف ہے۔ اور یہ بھی طبع ہوچکی ہے)

''اقامۃ فرائض الدین للغنیمی'' (ترجمہ، تخریج، تحقیق۔ یہ کتاب زیر طبع ہے)

اور بھی کچھ کام جاری ہیں۔ اللہ عزوجل اپنے فضل وکرم سے راقم کے مطبوعہ کاموں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور زیر طبع یا زیر قلم کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

سوان امور کی وجہ سے کتاب ہذا طباعت میں تاخیر کا شکار ہوگئی۔

خیر کوئی بات نہیں! دیر آید درست آید۔

اس میں جو کمال ہے وہ ربِ ذوالجلال کا فضل اور اس کے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا ہے اور جو خامیاں اور کوتاہیاں ہیں وہ میری کارستانیاں ہیں۔

اللھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی۔

کتاب ہذا کی خصوصیات حسبِ ذیل ہیں:

۱: متنِ حدیث پر مکمل اعراب لگا دیا ہے۔

۲: تمام احادیث کی نہایت دیانتداری سے تخریج کردی ہے۔

۳: قرآنی آیات کی بھی سورتوں اوران کی آیات کے اعتبار سے تخریج کردی ہے۔

۴: ہر حدیث کی مفصل اور کہیں مختصر مگر ضروری شرح کردی ہے۔

۵: فقہ الحدیث کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔

۶: آغازِ کتاب میں طویل تقدیم کے ساتھ ساتھ حضرتِ مصنف قدس سرہ العزیز کے مختصر حالات بھی تحریر کردیئے ہیں

۷: متن کے ساتھ ساتھ شرح میں جواحادیث ذکر کی گئی ہیں ان پر بھی اعراب لگا دیا ہے اوران کی تخریج بھی کردی ہے۔

مقامِ تشکر وامتنان: ناشکری ہوگی اگران احباب اور مخلصین کا شکریہ ادانہ کیا جائے جن کا تعاون یاد عائیں ہر موڑ پر فقیر کے شامل حال تھیں اور رہتی ہیں۔ میں شکر گزار ہوں محترم جناب الحاج محمد عبدالرشید فاروقی حفظہ اللہ اوران کے صاحبزادے محترم جناب بھائی محمد احمد فاروقی حفظہ اللہ کا جن کے زیرسایہ کتاب ہذا پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ان کواوران کے تمام اہلِ خانہ کواپنی حفظ وامان میں رکھے اور جو دارِفانی سے دارِبقا کی طرف رخصت ہو چکے ہیں حق تعالیٰ ان کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ حق تو یہ ہے کہ اگر قبلہ حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا دستِ شفقت نہ ہوتا تو شاید بندہ ضعیف کثیر المعاصی کے ہاتھوں ان اہم دینی امور کی تکمیل مشکل ہوجاتی۔

نیز میں شکر گزار ہوں محترم جناب بھائی محمد حمزہ صاحب حفظہ اللہ کا جنہوں نے نہایت محبت اور خلوص وللہیت کے ساتھ کتاب ہذا کی اشاعت کا اہتمام فرمایا، نیز ہر مقام پر راقم الحروف کو مفید مشوروں سے نوازتے ہیں اور دینی حوالہ سے ایک دردِ دل رکھنے والے انسان ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اپنی خوشنودی نصیب فرمائے اور ان کی نانی جان کو صحت ،عافیت اور سلامتی عطا فرمائے۔

اور آخر میں، میں شکریہ ادا کرتا ہوں برادر محترم جناب علامہ مولانا محمد شرافت حسین تونسوی حفظہ اللہ کا جنہوں نے اس کتاب کے پروف کو پڑھا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اور ہمارے برخوردار محترم جناب محمد مطلوب حسین چولانی کو بھی اللہ تعالیٰ دارین کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے ، جو ہمیں اپنی غائبانہ دعاؤں میں یاد کرتے رہتے ہیں۔ فجزاهم الله كلهم خير الجزاء۔

ابو احمد محمد اللہ بخش قادری تونسوی

خادم الحدیث: جامعہ اسلامیہ لاہور

خطیب: جامع مسجد سید الکونین k بلاک (117) جوہر ٹاؤن لاہور

20 جنوری 2020۔ ۲۴/ جمادی الاول۔ ۱۴۴۱ھ

بروز پیر۔ بوقت: 10:20

تذکرہ حضرت مؤلف حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام ونسب: حافظ الشان نقاد الحدیث شیخ الاسلام قاضی القضاۃ شارح بخاری امام ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمد بن حجر عسقلانی مصری شافعی۔

ولادت:۔ ۲۲ شعبان ۷۷۳ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔

ابھی چار سال کی عمر کو پہنچے تھے کہ والد گرامی رحمہ اللہ کا انتقال ہو گیا۔ تو شیخ زکی جروحی رحمہ اللہ نے اپنی وفات تک حافظ رحمہ اللہ کی کفالت کی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی بڑی ہمشیرہ ''ست الرکب بنت علی'' کے ہاں رہائش پذیر رہے۔ اور آپ ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:

کانت قارئة کاتبة اعجوبة فی الذکاء وهی امی بعد امی

میری بہن پڑھنے لکھنے والی تھیں، ذہانت اور فطانت میں حیران کن تھیں، اور وہ میری ماں کے بعد میری ماں تھیں۔

یاد رہے حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ کی ہمشیرہ ۷۹۸ھ میں وفات پا گئی تھیں۔

اساتذہ کرام: آپ رحمہ اللہ نے شیخ شہاب الدین احمد بن محمد سیوطی کے پاس قرآن مجید حفظ و تجوید کے ساتھ پڑھا، پھر کچھ عرصہ مکہ میں مقیم رہے، اور وہاں حافظ جمال الدین فہد بن عبداللہ رحمہ اللہ سے ''عمدۃ الاحکام'' پڑھی۔ اس کے بعد آپ رحمہ اللہ کے دل میں اللہ رب العزت نے علمِ تاریخ کی محبت اور چاشنی ڈال دی۔ چنانچہ آپ نے بے شمار شیوخ سے بڑی بڑی کتابیں پڑھیں، پھر دس سال تک حافظ زین الدین عبد الرحیم بن

حسین عراقی رحمہ اللہ کی صحبت اور خدمت میں رہے، اور ان سے عالی اور نازل اسانید کے ساتھ مروی احادیث مبارکہ پڑھیں ۔ آپ رحمہ اللہ نے علمِ لغت بلاواسطہ صاحب ''القاموس المحیط'' علامہ مجدالدین فیروز آبادی رحمہ اللہ سے اخذ کیا۔ علامہ بُلقینی اور علامہ عراقی رحمہما اللہ نے آپ کو فتویٰ نویسی اور تدریس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حلیہ مبارکہ: آپ کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا دمکتا تھا اور حدیثِ رسول ﷺ کا نور اس پر عیاں تھا۔ آپ میانہ قد والے، سفید ریش والے، دبلے پتلے جسم والے، فصیح و بلیغ زبان والے، بارُعب آواز والے، عظیم ذکاوت اور فطانت والے اور حاضر دماغ شخص تھے۔ آپ رحمہ اللہ اپنے مأکولات و مشروبات میں کسی قسم کا تکلف نہ فرماتے تھے۔ بہت کم کھاتے تھے، لیکن شکر کا استعمال زیادہ کرتے تھے۔ بلکہ گنے کو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ اسی طرح لباس پہننے میں بھی بے تکلف تھے۔ بُرے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے تھے ۔ اور بے حد درگزر فرمانے والے تھے۔

تصنیفات وتالیفات: آپ رحمہ اللہ کی بہت زیادہ تصنیفات وتالیفات ہیں۔ جو شرق وغرب میں آفتاب نصف النہار کی طرح مشہور ہیں۔ ہم ان میں سے چند تصنیفات کا ذکر کردیتے ہیں جن میں بخاری شریف کی معرکۃ الآراء شرح '' فتح الباری شرح صحیح البخاری '' ہے۔ جس کی شان وشوکت ادنیٰ طالب علم کے لئے بھی مخفی نہیں ہے ۔ نیز ''تہذیب التہذیب ، لسان المیزان ، نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر ، تغلیق التعلیق '' اور بے شمار تصنیفات، تعلیقات، استدراکات، تلخیصات ہیں جن کو حروف تہجی

کی ترتیب کے ساتھ ''شرح شرح نخبۃ الفکر'' ملا علی قاری رحمہ اللہ کی کتاب کے محقق

نے ،مقدمہ میں شرح وبسط کے ساتھ ذکر کردیا ہے۔فانظرہٗ۔

وفات: حضرت حافظ العصر ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ہفتہ کی رات بعد از نماز عشاء

اٹھارہ (18) ذوالحجہ، 852ھ کو مصر کے شہر قاہرہ میں دارِ فانی سے دارِ بقاء کی طرف

رحلت فرمائی اور ہفتہ کے دن آپ کی تدفین شریف عمل میں لائی گئی۔

۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً ۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

أخْبَرَنِي جَدِّيْ شَيْخُ مَشَايِخِ الإِسْلامِ وَالْحُفَّاظِ :أبو الفَضْلِ شِهَابُ الدِّينِ قَاضِي قُضَاةِ الْمسْلِمين أَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ حَجَرِ الْعَسْقَلانِي الشَّافِعِي قِراءَةً عَلَيْهِ فِي رَجَب سَنة إحدَى وخَمْسِين وَثَمَانِمائَةِ بِمَنزِلِهِ بِجَامِعِ الْمُقَسّى :أَمّا بَعْدَ حَمْداً لِلّهِ الّذِيْ عَظَّمَ قَدْرَ مَنْ آمَنَ بِهِ وأسلَمَ، والصَّلاةُ والسَّلَامُ عَلىٰ نَبِيِّهِ الَّذِيْ شَرَعَ لأُمَّتِهِ سُنَنَ الدِّينِ، وَبَيَّنَ لَهُمْ سُنَنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَعَلَّمَ- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَتَلَقَّوْنَ أَمْرَهُ بِالقَبُولِ وَسَلَّمَ، فَهٰذِهِ أَرْبَعُوْنَ حَدِيثاً مُنْتَقَاةً مِنْ كُتُبِ الصِّحَاحِ وَالسُّنَنِ فِي تَعْظِيمِ الْمُسْلِمِ وَالزَّجْرِ عَن سَبِّهِ وظَنِّ السُّوءِ بِهِ وتَعَمُّدِ ظُلْمِه فِيْ سِلْمِهِ وَحَرْبِهِ، اِنْتَقَيْتُهَا عِظَةً لِمَنْ بَسَطَ لِسَانَهُ وَيَدَهُ فِي الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ قِلَّةِ عِلْمِهِ وَاِعْوِجَاجِهِ وَتَعَرّض لِسَخْطِ رَبِّهِ، وَاغْتَرَّ بِحِلْمِهِ وَاسْتِدْرَاجِهِ اِنْتِهَاكاً لأعْرَاضِهِم، وَاِسْتِكْثَاراً مِمّا يَصِيْرُ إِلَيْهِ مِن جَوَاهِرِهِمْ وَأَغْرَاضِهِمْ عَسَى اللّٰهُ أن يَرْزُقَهُ التَّوبَةَ وَالإِنَابَةَ فَيَقتَدِيْ بِالسَّلَفِ الصَّالِحِ منَ الصَّحَابَةِ وَأتبَاعِ الصَّحَابَةِ؛ وَاللّٰهُ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ۔

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

مجھے خبر دی (اس قول کے قائل مصنفِ کتاب کے نواسے شیخ یوسف بن شاہین رحمہ اللہ ہیں) میرے نانا جان، اسلام اور حفاظِ حدیث کے اساتذہ، ابوالفضل شہاب الدین قاضی القضاۃ احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ نے اپنے گھر "جامع المقسی" میں ماہ رجب ۸۵۱ھ میں، جب ان پر اس کتاب کی قراءت کی جارہی تھی۔ میرے نانا جان نے فرمایا: امابعد: میں اللہ عزوجل کی حمد کرتا ہوں جس نے اپنی ذات پر ایمان واسلام لانے والوں کے مرتبہ کو بلند فرمایا اور صلوٰۃ وسلام نازل ہوں اس کے نبی ﷺ پر جنہوں نے اپنی امت کے لیے دین کے طریقوں کو جاری فرمایا اور ان کے لیے ہدایت کے راستوں کو واضح فرمایا اور ان راستوں کی انہیں تعلیم فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ اور سلام نازل ہو آپ ﷺ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر، جو آپ کے حکم کو قبولیت کے ساتھ حاصل کرتے تھے۔ یاد رکھیے! مسلمان کی تعظیم کرنے اور اس کو گالی دینے، اس کے ساتھ بدظنی کرنے اور جان بوجھ کر جنگ اور غیر جنگ میں اس پر ظلم کرنے، کی ممانعت میں صحاح اور سنن کتابوں سے چھانٹی ہوئی یہ چالیس احادیث مبارکہ ہیں۔ میں نے اس شخص کو وعظ ونصیحت کرنے کے لیے ان احادیث مبارکہ کو چھانٹا ہے (جمع کیا ہے) جو اپنی کم علمی اور کج روی کے ساتھ مسلمانوں میں اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو دراز کرتا ہے اور مسلمانوں کی ہتکِ عزت کرنے میں اور ان کے جواہر واغراض کو کثرت کے ساتھ حاصل کرنے کے لیے اپنے رب ذوالجلال کے حلم واستدراج کے ساتھ دھوکہ کھاتا ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ اس کو توبہ اور رجوع کی توفیق سے نواز دے، اور وہ اپنے صالحین مثلاً صحابہ کرام اور تابعین عظام کے نقشِ قدم پر چلنا شروع کردے۔

اور اللہ عزوجل جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت عطا فرماتا ہے۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے

اَلْحَدِيثُ الْاَوَّلُ: ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ؛ لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، بِحَسَبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ''

حدیث نمبر: 1 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتِ مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کو رسوا کرتا ہے، نہ اس کو حقیر جانتا ہے، کسی شخص کے بد بخت ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

تخریج الحدیث: (صحیح مسلم : کتاب البر والصلۃ والادب رقم ۲۵۶۴ ۔ مسند امام احمد: رقم ۲۷۷۷۔ طبع موسسۃ الرسالۃ ۔ السنن الکبرٰی للبیہقی: ج۶ ص۹۲۔ طبع دار النوادر بیروت) (شرح السنۃ : ج ۱۳ص ۱۳۰)

شرح الحدیث: حضرت مصنف رحمہ اللہ لکھتے ہیں: یہ ایک عظیم حدیث ہے جو بہت سارے فوائد اور ضروری آداب پر مشتمل ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج ۱۰ ص ۴۸۴)

یاد رکھئے! مسلمان کو گالی دینا، اس کو حقیر سمجھنا، اس کو رسوا کرنا گناہ ہے۔ اور اہلِ علم نے اس کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھیے:

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ۲ ص ۵۸۔ طبع مصطفیٰ البابی مصر)

مزید اس حدیث مبارک کی وضاحت قرآنی آیات کی روشنی میں حسبِ ذیل ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا (ال عمران:۱۰۳)

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو سب مل کر اور آپس میں بھٹ نہ جانا (فرقوں میں نہ بٹ جانا) اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں دشمنی تھی اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کمردیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے۔

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَةٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَ اَخَوَيۡكُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (الحجرات : ۱۰)

مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرواور اللہ سے ڈرو کہ تم پہ رحمت ہو۔

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (التوبۃ: ۷۱)	مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں ۔ بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر اللہ عنقریب رحم کرے گا۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

مذکورہ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور یہ اخوت نسبی نہیں بلکہ دینی ہے۔

اس کی مزید توضیح کے لیے درج ذیل احادیث مبارکہ ملاحظہ کریں۔

اہلِ ایمان آپس میں ''جسدِ واحد'' کی طرح ہیں

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضاً (صحیح البخاری: رقم ۶۰۲۶)	ایک مومن دوسرے مومن کے لئے سیسہ پلائی دیوار کی طرح ہے جس کے بعض اجزاء دوسرے بعض کو تقویت دیتے ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى بِهِ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى

تم اہلِ ایمان کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے محبت ومودت کرنے اور ایک دوسرے پر شفقت کرنے میں، جسم کی طرح ہیں جب ایک عضو میں تکلیف ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے اور اس کی ساری رات بیداری اور بخار میں گزرتی ہے۔ (صحیح البخاری: رقم ۶۰۱۱)

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اہل اسلام کے حقوق کی تعظیم کرنی چاہیے اور ان کو ایک دوسرے کی مدد پر، نیز ایک دوسرے کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کرنے پر بھی برانگیختہ کرنا چاہیے۔

حاکم کا اپنی رعایا کے ساتھ خیانت کرنے کا گناہ

الْحَدِيثُ الثَّانِي : "عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلا :حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ . " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ "

حدیث نمبر:2 سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعایا کا حاکم بنایا ہو اور وہ شخص جس دن مرے اس دن اپنی

رعایا کے ساتھ خیانت کرتا ہو امرے اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

(یہ حدیث بخاری و مسلم کی متفق علیہ ہے)

تخریج الحدیث:

(صحیح البخاری رقم ۷۱۵۰۔ صحیح مسلم رقم ۱۴۲۔ طبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

(سنن دارمی: ج ۲ ص ۲۳۲۔ طبع نشر السنۃ ملتان۔ مسند الطیالسی: رقم ۹۲۸)

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۹ ص ۴۱۔ طبع دار النوادر بیروت۔ شرح السنۃ: ج ۱۰ ص ۷۰)

شرح الحدیث: اس حدیث مبارک کا مفہوم واضح اور بیّن ہے، کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے امور کا سربراہ بنائے یا خلیفہ مقرر کرے اور وہ ان کے ساتھ دھوکہ و فریب اور خیانت کرے اس پر جنت حرام ہوگی۔ کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت کی اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ خیر خواہی نہیں برتی اور ان کے حقوق کو پامال کیا اور عدل وانصاف سے کام نہیں لیا۔ اور آپ ﷺ نے اس بات پر تنبیہ فرمائی ہے کہ اس کا یہ عمل کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے:

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ۲ ص ۱۱۴۔ طبع مصطفیٰ البابی مصر)

امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

اگر خلیفہ وسربراہ نے مسلمانوں کی خیانت حلال سمجھ کر کی تو اس پر جنت حرام ہوگی۔

(اکمال المعلم بفوائد مسلم: ج ۱ ص ۳۲۱۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

اگر سربراہ رعایا پر ظلم بپا کر کے ان کے حقوق کو پامال کرتا ہے تو پھر بھی وہ اس وعید مذکور میں داخل ہے۔

حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص لوگوں کا امیر ہو وہ ان کے حقوق کا محافظ ہے، ان کے متعلق اس سے سوال کیا جائے گا۔ (صحیح البخاری: رقم ۵۲۰۰ ۔ صحیح مسلم: رقم ۱۸۲۹، طبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

نیز آپ ﷺ کا ارشاد اقدس ہے:

مَامِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يُحِطْهَا بِنَصِيحَةٍ اِلَّالَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

جس بندہ کو بھی اللہ تعالیٰ عوام کا حاکم بنائے پھر وہ اپنی عوام کی خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

(صحیح البخاری: رقم ۷۱۵۰۔ طبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

عہدۂ قضا کے متعلق احتیاط

اَلْحَدِيثُ الثالث: ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ": مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ . " أَخرَجَهُ أَبُو دَاود''

حدیث نمبر:3 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اہلِ اسلام کے عہدہ قضاء کا والی بنے پھر اس کا عدل وانصاف اس کے ظلم پر غالب رہے تو اس کے لیے جنت ہے اور اگر اس کا ظلم اس کے عدل وانصاف پر غالب رہے تو اس کے لیے جہنم ہے۔

(اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا)

تخریج الحدیث: (سنن ابو داؤد۔ کتاب الاقضیة: رقم ۳۵۷۵۔ طبع موسسة الرسالہ بیروت۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۱۰ ص ۸۸۔ طبع دار النوادر بیروت)

شرح الحدیث: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (الحجرات: ۹)

اور تم عدل کرو بے شک عدل کرنے والے اللہ کو پیارے ہیں۔

نیز فرمان باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (المائدة: ۸)

اے ایمان والو! اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے رہو اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو وہ پرہیز گاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

حضور رسالت مآب ﷺ کا فرمان اقدس ہے:

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَاْوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ

بادشاہ روئے زمین پر اللہ کی رحمت کا سائبان ہے جس کی طرف ہر مظلوم پناہ لیتا ہے۔

(ادب الدنیا والدین للماوردی: ص ۱۳۱۔ طبع موسسة الرسالة بیروت)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بادشاہ فساد پھیلاتا ہے لیکن اس کے فساد کے بعد اللہ تعالیٰ جس قدر اصلاح فرماتا ہے وہ اصلاح اس کے فساد سے زیادہ ہوتی ہے، پھر اگر بادشاہ عدل کرے تو اس کے لیے اجر ہے اور تم پر شکر ہے اور اگر وہ ظلم کی حدود کو عبور کرتا ہے تو اس پر گناہ ہے اور تم پر صبر لازم ہے۔ (ادب الدنیا والدین للماوری: ص ۱۳۱۔ طبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

مشائخِ کرام فرماتے ہیں: نیک اور عادل حکمران اور عادل قاضی کی دعا جلد قبول ہوتی ہے، اور سب سے زیادہ اجر وثواب والی نیکی، بادشاہ کا وہ حکم یا نہی ہے جسے وہ بندوں کی مصالح کی وجوہ میں جاری کرتا ہے۔ (ایضاً)

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اقدس ہے:

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ اَشْرَكَهُ اللّٰهُ فِيْ سُلْطَانِهٖ فَجَارَ فِيْ حُكْمِهٖ

بروز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بادشاہت میں حصہ دیا اور اس نے اپنے حکم وامر میں ظلم برپا کیا۔

(ادب الدنیا والدین للماوردی: ص ۱۳۱۔ طبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے:

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ۲ ص ۱۱۴۔ طبع مصطفیٰ البابی مصر)

اللہ عزوجل کے پسندیدہ شخص کو حاکم مقرر کرنا چاہئے

الحَدِیثُ الرابع: ''عَن ابنِ عبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ '' :مَنْ اِستَعمَلَ رَجُلاً مِنْ عِصابَۃٍ وفِیهِم مَنْ ھُوَ أَرْضَی لِلّٰہِ مِنہُ فَقَد خَانَ اللّٰہَ وَرَسُولَہُ والمُؤمِنِینَ . '' أخرَجَہُ :الحاکِمُ''

حدیث نمبر:4 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی جماعت کے لئے کسی شخص کو عامل (حاکم) بنایا جبکہ ان میں ایسا شخص ہو جو اس کی بہ نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہو (اسے اس نے حاکم نہ بنایا) تو بلاشبہ اس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ ایمان کے ساتھ خیانت کی۔ (اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا)

تخریج الحدیث: (المستدرک للحاکم: ج۴ص۹۲،۹۳۔طبع حلب۔ الکامل لابن عدی :ج۲ص۶۳ ۷) (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج۱۰ص۱۱۸۔تاریخ بغداد: ج۶ص۷۶۔)

شرح الحدیث: معلوم ہوا کہ اہل شخص کو عہدہ دینا چاہئے ، اور اہلیت میں قوت، طاقت اور تجربہ سرفہرست ہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل۔

(سورۃ النساء: ۵۸)

(ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو)

درج بالا آیت کی کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :

الآية فی الولاة خاصة

یہ آیت خاص طور پر حکمرانوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج ۵ ص ۲۴۶ ۔طبع مکتبہ رشیدیہ لاہور)

کیونکہ عام طور پر مناصب کی تقسیم کی ذمہ داری حکمرانوں کے ساتھ ساتھ قاضیوں کے سپرد کی جاتی ہے، یا کم از کم مناصب کی تقسیم میں ان کا دخل ضرور ہوتا ہے، سو قاضیوں کو بھی اس حوالہ سے ایمان دار شخص کا ساتھ دینے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور یاد رکھئے عہدہ قضاء کے حقوق کو کامل طریقہ سے ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔

حدیث مبارک میں ہے:

مَنْ وَلِیَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ — جس شخص کو قاضی بنایا گیا اسے بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

(سنن ابی داود: رقم ۳۵۷۱۔ مسند امام احمد: رقم ۷۱۴۵)

یعنی عہدہ قضاء چھری کے ساتھ ذبح ہونے سے بھی زیادہ دشوار اور مشکل ہے۔

قاضی تین قسم کے ہیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے فرمایا:

اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ

قاضی تین طرح کے ہیں۔ ایک جنت میں اور دو آگ میں جائیں گے۔

جو قاضی جنت میں جائے گا وہ وہ قاضی ہے جس نے حق کو پہچان کر اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ لیکن جس قاضی نے حق پہچان کر بھی حکم میں ظلم کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے نادانی اور جہالت سے لوگوں میں فیصلہ کیا وہ بھی جہنم میں جائے گا۔

(سنن ابی داود: رقم ۳۵۷۳۔ السنن الکبریٰ للنسائی: رقم ۵۸۹۱)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنْ قَالَ أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِينَ خَرِيفاً

جو حاکم بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ فرشتے نے اسے گدی سے پکڑا ہوگا، پھر وہ اس کا سر آسمان کی طرف اٹھائے گا اگر کہا جائے گا اس کو پھینک دو تو اس کو چالیس سال کی مسافت کی گہرائی تک جہنم کے گڑھے میں پھینک دیا جائے گا۔

(سنن ابن ماجہ: رقم ۲۳۱۱۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

مناصب کو میرٹ پر تقسیم نہ کرنے کا گناہ

اَلحَدِیثُ الخامس: ''عَنْ أَبِی بَکْرٍ الصِّدِّیقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": مَنْ وَلِیَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَحَدًا مُحَابَاةً، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، لا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلا عَدْلاً حَتَّى يُدْخِلَهُ جَهَنَّمَ "وَفِي الحَدِيثِ قِصَّةٌ لأَبِي بَكْرٍ مَعَ يَزِيدَ بنِ أَبِي سُفْيَانَ ''.

حدیث نمبر 5: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملہ کا سربراہ بنے پھر وہ انصاف کے دائرہ سے ہٹ کر ان پر کسی کو امیر بنائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فرائض قبول کرے گا نہ نوافل، یہاں تک کہ اس کو جہنم میں داخل کر دے گا۔

تخریج الحدیث: (المستدرک للحاکم: ج۴ص۹۳۔طبع حلب۔ مسند ابوبکر المروزی: رقم ۱۳۳)

(مسند امام احمد: ج۱ص۲۰۲، رقم۲۱۔طبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

شرح الحدیث: اس حدیث مبارک میں واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ انصاف کے دائرہ سے ہٹ کر۔ مثلاً: چاپلوسی، رشوت خوری، عصبیت یا برادری اور رشتہ داری کی بنا پر اگر کوئی امیر کسی شخص کو امیر بناتا ہے یا کوئی عہدہ سونپتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج کے دور میں رشوت لے کر مناصب کو بیچنا بہت ہی عروج پر ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ انصاف کے دائرہ میں رہ کر شرعی حدود و قیود کا لحاظ رکھ کر بغیر کسی سفارش اور رشوت کے مناصب کو میرٹ پر تقسیم کیا جائے۔ اور انصاف و شرعی حدود و قیود

کالحاظ ہر محکمہ میں ہواور سب دفاتر میں ہو، بلکہ ہر اس جگہ میں ہو جہاں کوئی شخص کسی کے ما تحت ہو۔ کیونکہ آپ ﷺ کا ارشادِ اقدس ہے:

اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ

سنو! تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق پُرسش ہوگی۔

(صحیح مسلم: رقم ۱۸۲۹۔ صحیح البخاری: رقم ۲۵۵۴)

یاد رکھئے! کافر ہر حال میں مسلمانوں کا امیر وسر براہ نہیں بن سکتا۔

ارشادِ الٰہی ہے:

وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا

اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا

(سورۃ النساء: ۱۴۱)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ درج بالا ایت کے تحت لکھتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ تمام دنیا کے کافر و منافق متفق ہوکر اسلام اور مسلمانوں کو نہیں مٹا سکتے، مسلمان جہاں کہیں نقصان اٹھاتے ہیں اپنی غداری اور شامتِ اعمال کی وجہ سے اُٹھاتے ہیں۔

(تفسیر نور العرفان برحاشیہ کنز الایمان: ص ۱۲۲، تحت ایت ھذا)

لہذا قادیانی مرزائی جن کے کافر ہونے پر بحمد اللہ پوری امت مسلمہ متفق و متحد ہے، اہل اسلام کا اپنے مُلک میں بلکہ کسی بھی ادارہ اور محکمہ میں ان کو کسی بھی امارت وصدارت وملازمت سے نوازنا قرآن مجید، احادیث طیبہ اور سلف وخلف ائمہ عظام کی تعلیمات کی روشنی میں سراسر ضلالت اور گمراہی ہے، یادرکھنا یہ ملعون کائنات کے بدترین لوگ

ہیں، سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان ان ملعونوں کی خفیہ چالوں سے بچانا حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر خاص و عام امتی پر لازم ہے۔

گفتگو میں احتیاط

الحَدِيث السادِس: ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ '' :إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ . '' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ''

حدیث نمبر 6: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک بندہ ایسا کوئی کلمہ کہہ دیتا ہے جس کی سنگینی کا اسے علم نہیں ہوتا اس کی وجہ سے وہ جہنم میں اتنی دور جا گرتا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ (اس حدیث کی صحت پر امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ متفق ہیں)

تخریج الحدیث: (صحیح البخاری: کتاب الرقاق۔ رقم ۶۴۷۷ ۔صحیح مسلم: کتاب الزهد والرقائق۔ رقم: ۷۴۸۲۔طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت۔ مسند امام احمد: رقم ۸۹۲۳ ۔طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

شرح الحدیث: بسا اوقات بندہ سوچے سمجھے بغیر کوئی بات کر دیتا ہے، مثلاً حکمرانوں کی چاپلوسی اور ان کی خوشامد میں کچھ کہہ دیا، یا کسی کے متعلق تہمت لگا دی، یا کوئی کفریہ کلمہ کہہ دیا، یا والدین کے ساتھ ایسا کلام کیا جو فاسقوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

یاد رکھیے! ان سب باتوں کا انجام نہایت خطرناک ہے۔

دوسری حدیث مبارک میں یوں راہنمائی فرمائی گئی ہے:

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا أَوْ لِیَصْمُتْ۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

(صحیح البخاری: رقم ۶۱۳۶)

حفاظتِ زبان کے حوالے سے ایک جامع حدیث:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

" قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم أَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ أَمْرٍ عَظِیْمٍ وَإِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰی أَبْوَابِ الْخَیْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِیُٔ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَ ذِرْوَۃِ سِنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذَالِكَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَأَخَذَ بِلِسَانِہٖ فَقَالَ کُفَّ عَلَیْكَ ھٰذَا فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ قَالَ ثَکِلَتْكَ أُمُّكَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ أَوْ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِھِمْ "

(میں نے حضور رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے ایسے عمل کی خبر دیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور رکھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک امر عظیم کے متعلق سوال کیا ہے لیکن جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے اس پر یہ آسان ہے، تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، پھر ارشاد فرمایا: کیا خیر کے دروازوں پر تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہ کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور بندہ کا آدھی رات کے وقت نماز ادا کرنا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ: ''ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں، تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا'') پھر ارشاد فرمایا: کیا میں معاملہ کی اصل اور اس کا ستون اور اس کی کوہان کی چوٹی پہ تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: ضرور کریں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''رأس الامر'' اسلام ہے، اور اس کا ستون نماز ہے، اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے، پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ان تمام کی اصل نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ضرور بتائیں، تو آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا: اس کو کنٹرول میں رکھو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! جو ہم بولتے ہیں اس پر بھی ہم سے موخذاہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ تمہیں تمہاری ماں روئے! لوگوں کو آگ میں ان کے چہروں کے بل یا نتھنوں کے بل ان کی زبانوں کی کہی گئی باتیں ہی اوندھا گرائیں گی۔)

(مشکوۃ المصابیح۔ کتاب الایمان: رقم ۲۶۔ دار ابن حزم بیروت)

حاکم کو رعایا پر شفقت و نرمی کرنے کی ترغیب

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِی شَيْئًا: فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ، وَمَنْ شَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ." أخرجه: مُسْلِمْ وَ اَحْمَدُ

حدیث نمبر 7: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کے کسی معاملہ کا جو شخص والی اور سربراہ ہو اور وہ ان کے ساتھ نرمی کرے تو تُو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما اور جو شخص ان پر سختی کرے تُو بھی اس پر سختی فرما۔ (اس حدیث کو امام مسلم اور امام احمد رحمہما اللہ نے روایت کیا)

تخریج الحدیث: (صحیح مسلم. رقم ۱۸۲۸۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۱۰، ص ۱۳۶۔ مسند امام احمد: ج ۶ ص ۲۵۷)

شرح الحدیث: امام قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ (ت: ۵۴۴ھ) حدیث ہذا کے تحت لکھتے ہیں: اس حدیث مبارک میں امت پر نرمی کرنے کی ترغیب اور ان کو مشقت میں ڈالنے پر ممانعت وارد ہے، اور یہ وہی چیز ہے جس کا اللہ عزوجل نے اپنے حبیب ﷺ کو حکم فرمایا، اس چیز کی حضور رسالت مآب ﷺ نے متعدد احادیث میں ترغیب دی ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نرمی اور آسانی پر جس قدر ثواب عطا کرتا ہے اس قدر مشقت اور سختی پر عطا نہیں کرتا۔ (اکمال المعلم بفوائد مسلم: ج ۶ ص ۲۳۲۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

نرمی اور آسانی کرنے کی فضیلت:۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ — جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ خیر سے محروم رہا۔

(صحیح مسلم: رقم ۲۵۹۲)

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَالَا يُعْطِيْ عَلٰى مَاسِوَاهُ

اے عائشہ! بے شک اللہ عزوجل رفیق ہے اور وہ رفق (نرمی) کو پسند فرماتا ہے اور جتنا رفق پر عطا کرتا ہے اتنا سختی وغیرہ پر عطا نہیں کرتا۔

(صحیح مسلم: رقم ۲۵۹۳)

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ

نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے اور نرمی جس چیز سے بھی ختم کی جاتی ہے اس کو بدصورت بنا دیتی ہے۔

(صحیح مسلم: رقم ۲۵۹۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

(سورۃ آل عمران: ۱۵۹)

سو اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت سے آپ مسلمانوں کے لیے نرم ہو گئے اور اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو وہ ضرور آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(سورۃ الشعراء: ۲۱۵)

جن اہل ایمان نے آپ کی پیروی کی آپ ان کے لیے اپنی رحمت کے بازو جھکا دیجئے۔

اللہ عزوجل تین قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں فرماتا

الحَدِیثُ الثامن: ''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کَانَ یَقُولُ ":ثَلاثَةٌ لا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنهُمْ صَلاةً -فَذَكَرَ مِنهُمْ : -مَنْ تَقَدَّمَ قوما وَهُم له كَارِهُونَ(رَوَاهُ أَبُو داودَ وهُوَ عِندَ ابنِ حِبَّانَ فی صَحیحه مِن حدیثِ ابنِ عبَّاسَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا بِلَفظِ ":إمامُ قَومٍ)''

حدیث نمبر 8: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا (پھر آپ ﷺ نے ان میں سے ایک اس شخص کا ذکر کیا) جو ایسی قوم کا امام بنے جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں۔

(اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا اور یہ حدیث امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے،، امام قوم ،، کے الفاظ کے ساتھ کی ہے)

تخریج الحدیث: (سنن ابوداود۔ کتاب الصلوٰۃ: رقم ۵۹۳۔ سنن ابن ماجہ۔ ابواب اقامۃ الصلوات: رقم ۹۷۰ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج۳ ص۱۲۸)

شرح الحدیث: حضرت مؤلف قدس سرہٗ العزیز نے درج بالا حدیث مبارک مکمل ذکر نہیں فرمائی۔ ہم سرِ دست درج بالا حدیث کو مکمل بیان کرتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَ هُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَ رَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً

تین شخص ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا۔ ایک وہ شخص جو ایسے لوگوں کا امام ہو جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں دوسرا وہ شخص جو نماز کا وقت گزرنے کے بعد نماز کے لیے آئے، تیسرا وہ شخص جو کسی آزاد مرد یا عورت کو غلام بنا لے۔

(سنن ابی داؤد: رقم ۵۹۳)

حدیث مذکور سے یہ مسئلہ اظہر من الشمس ہے کہ جس شخص کو لوگ ناپسند کریں وہ ان کی امامت نہ کرائے۔

درج ذیل حدیث مبارک اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کسی قوم کو نماز پڑھائی پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا:

اِنِّی نَسِیْتُ اَنْ اَسْتَامِرَ كُمْ قَبْلَ اَنْ اَتَقَدَّمَ اَرَضِیْتُمْ بِصَلٰوتِی

میں تمہاری امامت کرانے سے پہلے تم سے مشورہ لینا بھول گیا، کیا تم میرے نماز (پڑھانے) پر راضی ہو؟

لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے حواری (معاون و مددگار) آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کو کون ناپسند کرے گا؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سیدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

، جو شخص کسی ایسی قوم کی امامت کرائے جو اسے ناپسند کرتی ہو تو اس کی نماز اس کے کانوں سے اوپر نہیں جائے گی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی: رقم ۲۱۰، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

متن میں مذکور حدیث کی شرح میں امام ابن رسلان (ت ۸۴۴ھ) لکھتے ہیں:

فِیْهِ اَنَّهٗ لَا تَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّصَلِّیَ بِقَوْمٍ یَعْلَمُ اَنَّهُمْ یَکْرَهُوْنَهٗ

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ ایسی قوم کو نماز پڑھائے جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

(شرح سنن ابی داود لابن رسلان: ج ۳ ص ۶۵۵، طبع دار الفلاح بیروت)

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ (ت: ۲۷۳ھ) نے حدیث مذکور الصدر کو درج ذیل الفاظ سے روایت کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا تَرْتَفِعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ وَاَخْوَانِ مُتَصَارِمَانِ

تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز ایک بالشت بھی ان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرے اور وہ اس کو ناپسند کرتے ہوں، وہ عورت جو اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔ اور وہ دو بھائی جو آپس میں لڑتے ہیں (آپس میں قطع تعلقی کریں)۔ (صحیح ابن حبان: رقم ۱۷۵۷۔ سنن ابن ماجہ: رقم: ۹۷۱)

فائدہ: امام شہاب الدین احمد بن حسین بن علی ابن رسلان مقدسی رملی شافعی رحمہ اللہ (ت ۸۴۴ھ) رقمطراز ہیں:

وَاَمَّا اِذَا کَانُوْا یَکْرَهُوْنَهُ مِنْ غَیْرِ مُوْجِبٍ فَلَمْ یُکْرَهْ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ لِاَنَّ الذَّنْبَ لَهُمْ وَ وَبَالُ الْکَرَاهَةِ عَلَیْهِمْ

اگر قوم کسی امام کو بغیر کسی وجہ اور سبب کے ناپسند کرے تو پھر امام کا ان کی امامت کرنا مکروہ نہیں ہے، کیونکہ گناہ ان کو ہوگا اور کراہت کا وبال بھی ان کے سر پر ہوگا۔

(شرح سنن ابی داود: ج ۳، ص ۶۵۶۔ طبع دار الفلاح بیروت)

یہ کراہت کونسی ہے؟

امام شہاب الدین احمد بن حسین بن علی ابن رسلان مقدسی رملی شافعی رحمہ اللہ (ت ۸۴۴ھ) رقمطراز ہیں:

ثُمَّ الظَّاهِرُ مِنْ کَلَامِ الْقَوْمِ اَنَّ هٰذِهِ الْکَرَاهَةُ کَرَاهَةُ تَنْزِیْهٍ

پھر فقہاء کے کلام سے ظاہر یہ ہے کہ یہ کراہت، کراہت تنزیہی ہے۔

(شرح سنن ابی داود: ج ۳ ص ۶۵۶۔ طبع دار الفلاح بیروت)

اگر چند لوگ کسی امام کی امامت کو ناپسند کریں؟

امام شہاب الدین احمد بن حسین بن علی ابن رسلان مقدسی رملی شافعی رحمہ اللہ (ت ۸۴۴ھ) رقمطراز ہیں:

فَاَمَّا اِذَا كَانَ بَعْضُهُمْ يَكْرَهُهُ فَلَا فَاِنَّهُ قَلَّ اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ عَلٰى مَحَبَّةِ اَحَدٍ

اگر چند لوگ کسی امام کی امامت کو ناپسند کریں تو پھر (کراہت) نہیں (یعنی ان کی بات کو مسترد کردیا جائے گا)، کیونکہ کسی ایک کی محبت پر لوگوں کا متفق ہونا بہت کم ہے (نہایت شاذ و نادر ہے)۔

(شرح سنن ابی داود: ج ۳، ص ۶۵۶ ۔ طبع دار الفلاح بیروت)

بد اخلاق شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا

الحَدِيثُ التاسع: "عَنْ أَبِى بَكْرِ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ " رَوَاهُ أَحمدُ وَالتِّرمِذِىُّ وَقَالَ :حسنٌ "

حدیث نمبر 9: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور خاتم المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا: بد اخلاق شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(اس حدیث کو امام احمد اور امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

تخریج الحدیث: (مسند امام احمد: رقم: ۳۱ ۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۔ سنن الترمذی: ۱۹۴۶ ۔ مسند ابو بکر المروزی: ۹۸ ۔ شرح السنۃ: ج ۹ ص ۳۴۹ ۔)

شرح الحدیث: درج ذیل احادیث، درج بالا حدیث کی شرح کے لیے کافی ہیں۔

اچھا سلوک باعثِ برکت ہے:

سیدنا رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ اچھا برتاؤ برکت ہے اور بداخلاقی نحوست ہے۔

(سنن ابی داؤد: رقم ۵۱۶۲۔ مسند امام احمد: رقم ۱۶۰۷۹ (الفتح الکبیر للنبھانی: ج ۱ ص ۵۴۶۔ طبع دار ارقم بیروت)

اپنے ماتحت افراد کو روزانہ ستر بار معاف کرو:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ ؟ ہم اپنے خادم (ماتحت) کو کتنی بار معاف کریں؟

یہ سن کر حضور رسالت مآب ﷺ خاموش رہے، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، آپ ﷺ پھر بھی خاموش رہے، تیسری مرتبہ اس نے پھر یہی سوال کیا۔

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اُعْفُوْا عَنْهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً تم اپنے غلام (ماتحت) کو روزانہ ستر بار معاف کیا کرو۔

(سنن ابوداود: رقم ۵۱۶۴۔ مسند امام احمد رقم: ۵۶۳۵)

حدیث مذکور سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جس قدر ہو سکے اپنے ماتحت افراد کو معاف کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔

ستر بار معاف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو بے شمار مرتبہ معاف کرو، اور یہ مبالغہ پر محمول ہے۔ فتدبر۔

حُسنِ اخلاق کی ترغیب : سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ دَرَجَاتِ قَائِمِ اللَّیْلِ صَائِمِ النَّھَارِ

بلاشبہ ایک شخص اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے شخص کے درجات کو پالیتا ہے۔

(الفتح الکبیر للنبھانی: ج۱ص۲۷۷ (۳۰۷۲)۔ طبع دارارقم بیروت)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَیْسَا مِنَ الْاِسْلَامِ فِیْ شَیْءٍ وَاِنَّ اَحْسَنَ النَّاسِ اِسْلَامًا اَحْسَنُھُمْ اَخْلَاقًا

بلاشبہ فحش گوئی اور بداخلاقی کا اسلام سے تھوڑا سا بھی تعلق نہیں ہے۔ اور سب سے بہترین اسلام والا وہ ہے جو سب سے بہترین اخلاق والا ہے۔

(الفتح الکبیر للنبھانی: ج۱ص۲۸۹ (۳۱۹۶) طبع دارارقم بیروت)

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَوَّلُ مَا یُوْضَعُ فِیْ الْمِیْزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ

بروز قیامت میزان پر سب سے پہلے حسنِ اخلاق کو رکھا جائے گا۔

(الفتح الکبیر للنبھانی: ج۱ص۴۳۳ (۴۶۹۵)۔ طبع دارارقم بیروت)

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِکُلِّ شَیءٍ تَوْبَۃً اِلَّا صَاحِبَ سُوْءِ الْخُلُقِ فَاِنَّہٗ لَا یَتُوْبُ مِنْ ذَنْبٍ اِلَّا وَقَعَ فِیْ شَرٍّ مِنْہُ

بے شک ہر شے کے لیے توبہ ہے لیکن بد اخلاق کی کوئی توبہ نہیں ہے کیونکہ یہ جس گناہ سے بھی توبہ کرے گا پھر اس سے بھی بدتر میں جا گرے گا۔

(الفتح الکبیر للنبہانی: ج۱ص۳۷۲،(۴۰۷۷)۔طبع دارارقم بیروت)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ لَیُذِیْبُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا تُذِیْبُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ

بلا شبہ اچھا اخلاق گناہوں کو ایسے پگھلا دیتا ہے جیسے سورج گچ کو پگھلا دیتا ہے۔

(الفتح الکبیر للنبہانی: ج۱ص۳۵۵(۳۹۰۳)۔طبع دارارقم بیروت)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ کَرِیْمٌ یُحِبُّ الْکَرَمَ وَیُحِبُّ مَعَالِیَ الْاَخْلَاقِ وَیَکْرَہُ سَفْسَافَھَا

بے شک اللہ کریم ہے اور کرم نوازی کو پسند فرماتا ہے اور بلند اخلاق (اچھے اخلاق) کو پسند فرماتا ہے اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند فرماتا ہے۔

(الفتح الکبیر للنبہانی: ج۱ص۳۱۳،(۳۴۳۱)۔طبع دارارقم بیروت)

سیدنا اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ النَّاسَ لَمْ یُعْطَوْا شَیْئًا خَیْرًا مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ

بے شک لوگوں کو اچھے اخلاق سے بہتر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔

(الفتح الکبیر للنبہانی: ج ۱ ص ۳۴۲ (۳۷۷۳) ۔طبع دار ارقم بیروت)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِسْتَخْلَصَ هٰذَا الدِّیْنَ لِنَفْسِهٖ وَلَا یَصْلُحُ لِدِیْنِکُمْ اِلَّا السَّخَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ فَزَیِّنُوْا دِیْنَکُمْ بِهِمَا

بے شک اللہ تعالیٰ نے اِس دین کو اپنی ذات کے لئے چن لیا اور تمہارے دین کے لائق صرف سخاوت اور حسن اخلاق ہے سو تم ان دو سے اپنے آپ کو مزین اور آراستہ کرو۔

(الفتح الکبیر للنبہانی: ج ۱ ص ۲۹۴ (۳۲۶۵) ۔طبع دار ارقم بیروت)

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَیْرُ مَا اُعْطِیَ النَّاسَ خُلُقٌ حَسَنٌ

جو سب سے بہترین چیز لوگوں کو دی گئی ہے وہ حسن اخلاق ہے۔

(الفتح الکبیر للنبہانی: ج ۱ ص ۵۷۶ (۶۲۳۶) ۔طبع دار ارقم بیروت)

تین چیزیں مکارم الاخلاق میں سے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَۃٌ مِنْ مَکَارِمِ الْاِخْلَاقِ عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَکَ وَ تُعْطِیَ مَنْ حَرَمَکَ وَ تَصِلَ مَنْ قَطَعَکَ

تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھے اخلاق میں سے ہیں، جو تم پر ظلم کرے اسے تم معاف کرو اور جو تمہیں محروم کر دے اسے تم عطا کرو اور جو تم سے قطع تعلق کرے اس سے تم تعلق جوڑو۔

(الجامع الصغیر للسیوطی: رقم ۳۵۱۰۔ص ۲۱۲۔طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خُلُقَانِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ وَ خُلُقَانِ یُبْغِضُھُمَا اللّٰہُ فَاَمَّا اللَّذَانِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ فَالسَّخَاءُ وَالسَّمَاحَۃُ وَاَمَّا اللَّذَانِ یُبْغِضُھُمَا اللّٰہُ فَسُوْءُ الْخُلُقِ وَالْبُخْلُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ

دو اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور دو اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے۔ وہ دو اخلاق جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے ان میں سے ایک سخاوت اور دوسرا آسانی ہے۔ اور وہ دو اخلاق جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے ان میں سے ایک بد اخلاقی اور دوسرا بخل ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے

تو اس کو لوگوں کی حاجات وضروریات پوری کرنے پر استعمال فرماتا ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی: رقم ۳۹۲۴، ص ۲۳۹۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

مسلمان کو خوش کرنا اللہ عزوجل کے ہاں محبوب عمل ہے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ فِیْ قَلْبِ الْمُسْلِمِ	اللہ تعالیٰ کے فرائض کے بعد مسلمان کا دل خوش کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی: رقم ۲۰۰، ص ۱۹۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

اچھا اخلاق نصف دین ہے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حُسْنُ الْخُلُقِ نِصْفُ الدِّیْنِ	اچھا اخلاق نصف دین ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی: رقم ۳۷۱۸، ص ۲۲۶۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

باطل کام کی حمایت میں جھگڑا کرنے کا گناہ

الحدیث العاشر: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ: لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتَّى يَنْزِعَ عَنْهُ. " رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَصَحَّحَهُ الحاكِمُ بِلَفظِ ": وَمَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِظُلْمٍ؛ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِي عَنْ أَبِي الدَّرداءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عن النبي ﷺ وَلَفظُهُ ": أَيُّمَا رَجُلٍ ابدا غَضَباً عَلَى مُسلِمٍ فِي خُصُومَةٍ لا عِلمَ لَهُ بِها؛ فَقَد عَانَدَ الله، وَعَلَيهِ لَعنَةُ اللهِ. "

حدیث نمبر 10: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور رسالتِ مآب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے جان بوجھ کر باطل کی حمایت میں جھگڑا کیا وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

(اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا، اور امام حاکم نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو صحیح قرار دیا: جس شخص نے ظلم کے کام میں ناحق مدد کی بلاشبہ وہ اللہ عز وجل کے غضب میں آ گیا۔ اور اس حدیث کو امام طبرانی رحمہ اللہ نے از حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ، از حضور رحمت عالم ﷺ روایت کیا اور ان کے لفظ یوں ہیں: جس کسی شخص نے کسی مسلمان پر ایسے جھگڑے میں غیظ و غضب کا اظہار کیا جس کا اس کو علم بھی نہ ہو تو بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کیا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے)

تخریج الحدیث: (سنن ابو داوٗد ۔کتاب الاقضیۃ: رقم: ۳۵۹۷۔ مجمع الزوائد: ج۴ ص ۲۶۰ رقم: ۷۰۴۰۔ المستدرک للحاکم: ج۲ ص ۲۷ ۔ السنن الکبری للبیہقی: ج۶ ص ۸۲)

شرح الحدیث: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ: ۲)

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔

معلوم ہوا کہ گناہ، باطل اور ظلم پر معاونت ممنوع ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ (ت :۴۵۸ھ) نے شعب الایمان میں مرفوعاً روایت کیا ہے:

مَنْ اَعَانَ عَلٰى خَصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ

جس نے کسی ایسے جھگڑے میں امداد کی جس کے بارے میں اسے معلوم نہیں ہے کہ وہ حق ہے یا باطل تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں ہے یہاں تک کہ اس سے باز آجائے۔

(مشکوۃ المصابیح: رقم ۳۶۱۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۸ ص ۳۳۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس جھگڑے میں بھی معاونت ممنوع ہے جس میں حق و باطل کا علم نہ ہو بلکہ تردد اور شک ہو تب بھی ممنوع ہے، ہاں حق کا ساتھ دینا قابلِ ستائش اور کارِ ثواب ہے۔ حدیث مبارک میں یہ جو فرمایا: ''یہاں تک کہ اس سے باز آجائے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس گناہ سے خالص توبہ کر لے، پھر وہ عذاب سے بچ جائے گا، بصورت دیگر وہ عذاب میں مبتلا رہے گا۔

نوٹ: حدیث مذکور کی مزید تشریح آئندہ احادیث کی تشریحات میں مُلاحظہ فرمائیں۔

باطل کام میں ظالم کی حمایت کرنے کا گناہ

الحَدِیث الحادی عشر: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ": مَنْ أَعَانَ ظَالِماً بِبَاطِلٍ لِیُدْحِضَ بِہِ حَقَّہُ فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ وَذِمَّۃِ رَسُولِہِ
أَخْرَجَہُ الطَّبَرَانِیُّ أَیْضاً

حدیث نمبر 11: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی باطل کی حمایت میں کسی ظالم کی مدد کی تاکہ وہ اس کے ذریعے حق کو باطل کرے ایسا شخص بلاشبہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ سے بری ہوگیا۔ (اس حدیث کو بھی امام طبرانی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

تخریج الحدیث: (المعجم الکبیر للطبرانی: ج۱۱ص ۲۱۵ _رقم: ۱۱۵۳۹_طبع داراحیاء التراث العربی بیروت۔ المستدرک للحاکم: ج۴ص ۱۰۰_تاریخ بغداد: ج۸ص ۳۷۹)

شرح الحدیث: یادرکھئے! باطل، ظلم اور گناہ ان سب اُمور کی حمایت ممنوع ہے۔ کما تقدم۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ :۲)

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُعِیْنَهُ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ

جو شخص کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے کے لیے چلا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے وہ اسلام سے نکل گیا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۲۲۷۔ رقم ۶۱۹۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَةٍ بِظُلْمٍ لَمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْزِعَ

جو شخص کسی جھگڑے میں ظلم (ناحق والوں) کی مدد کرے گا وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ وہ اس سے باز آجائے۔

(الجامع الصغیر مع شرح التنویر للصنعانی: ج ۱۰ ص ۱۱۸، رقم ۸۴۵۴۔ طبع دار السلام ریاض)

(سنن ابن ماجہ: رقم ۲۳۲۰۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

یاد رکھیے! ظالم کے ظلم پر اعانت کرنے کو اہلِ علم نے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے دیکھئے: (کتاب الکبائر للذھبی: ص ۲۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ظلم قیامت کے دن کئی اندھیروں کا سبب ہوگا۔

(صحیح مسلم: رقم ۲۵۷۹۔ مسند امام احمد: رقم ۶۲۱۰۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

اللہ تعالیٰ کو ناپسند شخص کون ہے؟

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ

اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مبغوض شخص وہ ہے جو سب سے بڑا جھگڑالو ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی: رقم ۵۵، ص ۱۰۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

مسلمان کی ہتکِ عزت کرنے کا گناہ

الحدیث الثانی عشر: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَ رَسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :مَنْ جَرَّدَ ظَهْرَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رواهُ الطَّبَرَانِيُّ

حدیث نمبر 12: سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ناحق کسی مسلمان کی پشت ننگی کی وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔

(اس حدیث کو امام طبرانی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

تخریج الحدیث: (المعجم الکبیر للطبرانی: ج ۸ ص ۱۱۶۔ رقم: ۷۵۳۶۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ج ۶ ص ۲۵۳)

شرح الحدیث: امام محمد عبدالروف المناوی رحمہ اللہ (ت:۱۰۳۱ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

وَالْمُرَادُ فِيمَا يَظْهَرُ أَنَّهُ جَرَّدَهُ مِنْ ثِيَابِهِ يَضْرِبُهُ وَ يَحْتَمِل عَلَى بُعْدٍ أَنْ الْمُرَادَ هَتْكُ الْعَوْرَ- وَ هٰذَا وَعِيْدٌ شَدِيْدٌ يُفِيْدُ أَنَّ ذَالِكَ كَبِيْرَةٌ

ظاہر عبارت سے یہ مراد ہوتا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کے کپڑے اتار کر اس کو مارے اور ایک بعید احتمال یہ بھی ہے کہ اس سے مراد ہو اس کی ہتکِ عزت کرنا، اور یہ سخت وعید ہے جو اس بات کا فائدہ دے رہی ہے کہ یہ عمل کبیرہ گناہ ہے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی: ج۶ ص۱۱۳۔ طبع دار المعرفۃ بیروت)

علامہ علی بن احمد عزیزی شافعی رحمہ اللہ (ت :۱۰۷۰ھ) نے بھی امام مناوی رحمہ اللہ کی شرح کا ذکر کیا، لیکن ساتھ ایک اور احتمال کا ذکر کیا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

أَوْ أَرَادَ سَلْبَهُ ثَوْبَهُ الْمُحْتَاجَ إِلَيْهِ — یا مراد یہ ہے کہ کوئی اپنے مسلمان بھائی کے اس لباس کو چھینے جس کی اسے حاجت اور ضرورت ہو۔

(السراج المنیر علی الجامع الصغیر: ج۳ ص۳۵۱۔ طبع دار الفکر بیروت)

شیخ الاسلام محمد بن سالم الحفنی (ت:۱۰۸۱ھ) لکھتے ہیں:

أَوِ الْمُرَادُ جَرَّدَ ظَهْرَهُ حَتّٰى كَشَفَ عَوْرَتَهُ — یا مراد یہ ہے کہ اس نے اس کی پشت ننگی کی یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو کھول دیا۔

(حاشیۃ الحفنی علی الجامع الصغیر: ج۳ ص۳۵۱۔ طبع دار الفکر بیروت)

نوٹ: علامہ شیخ محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی (ت:۱۱۸۲ھ) نے بھی درج بالا شارحین کی طرح لکھا ہے۔ دیکھئے: (التنویر شرح الجامع الصغیر: ج ۱۰ ص ۱۹۱۔ طبع مکتبہ دار السلام ریاض)

چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ عَشَرَ: عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ " :لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ . "(متفق علیه)

حدیث نمبر 13: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو روایت کیا)

تخریج الحدیث: (صحیح البخاری۔ کتاب الادب: رقم ۶۰۵۶ ۔صحیح مسلم۔ کتاب الایمان: رقم ۲۹۰۔ سنن ابوداود: رقم ۴۸۷۱ ۔الادب المفرد: رقم ۳۲۲۔ السنن الکبری للبیہقی: ج ۳ ص ۲۴۷ ۔ شرح السنۃ: ج ۱۳ ص ۱۴۷۔ مسند الحمیدی: رقم ۴۴۳۔ کتاب التوحید لابن خزیمہ: رقم ۳۵۸)

شرح الحدیث: اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی ہے:

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ (القلم: ۱۰،۱۱)

اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل، بہت طعنے دینے والا، ادھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (الھمزۃ: ۱)

خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے، پیٹھ پیچھے بدی کرے۔

چغل خوری کبیر گناہ ہے:

یاد رہے! چغل خوری کبیرہ گناہ ہے۔

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ (ت ۹۷۴ھ) لکھتے ہیں:

عَدُّ النَّمِیْمَةَ مِنَ الْکَبَائِرِ هُوَ مَا اتَّفَقُوْا عَلَیْهِ قَالَ الْحَافِظُ الْمُنْذِرِیُّ اَجْمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰی تَحْرِیْمِ النَّمِیْمَةِ وَاَنَّهَا مِنْ اَعْظَمِ الذُّنُوْبِ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

چغلی کو کبیرہ گناہ میں شمار کرنے پر اہلِ علم کا اتفاق ہے۔حافظ منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چغلی کرنے کے حرام ہونے پر امت کا اجماع ہے اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ چغلی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے گناہوں میں سے ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج۲ ص۳۲۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

چغلی کیا ہے؟

نَقْلُ کَلَامِ النَّاسِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ عَلٰی وَجْهِ الْفَسَادِ بَیْنَهُمْ

بعض لوگوں کا کلام بعض دوسرے لوگوں کی طرف نقل کرنا ان کے درمیان فساد ڈالنے کے طریقہ پر چغلی کہلاتا ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج۲ ص۳۲۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

چغلی کی وجہ سے عذابِ قبر:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

خَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ بَعْضِ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ وَاِنَّهُ لَکَبِیْرٌ کَانَ

اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوْ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِيْ قَبْرِ هٰذَا وَكِسْرَةً فِيْ قَبْرِ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا

حضور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ مدینہ طیبہ کے کسی باغ سے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دوانسانوں کی آواز سنی جنہیں قبر میں عذاب ہورہا تھا اور کسی ایسے گناہ میں ان کو عذاب نہیں دیا جارہا جس سے اجتناب کرنا مشکل ہو۔ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت اپنے آپ کو چھپاتا نہیں تھا (بعض روایات میں ہے پیشاب کی چھینٹوں سے بچتا نہیں تھا) اور دوسرا شخص چغل خوری کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ٹہنی منگوائی اس کے دوٹکڑے فرمائے ،ایک ٹکڑا ان میں سے ایک کی قبر پر رکھ دیا اور دوسرا ٹکڑا دوسرے کی قبر پر رکھ دیا۔اور فرمایا: جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی ان سے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ (صحیح البخاری: رقم ۶۰۵۵۔ صحیح مسلم: رقم:۲۹۲۔ مسند امام احمد: رقم:۱۹۸۱)

اہل علم فرماتے ہیں:

عَمَلُ النَّمَّامِ اَضَرُّ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاِنَّ عَمَلَ الشَّيْطَانِ بِالْوَسْوَسَةِ وَعَمَلَ النَّمَّامِ بِالْمُوَاجَهَةِ	چغل خوری کا عمل شیطان کے عمل سے زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ شیطان کا عمل وسوسہ سے ہوتا ہے جبکہ چغل خور کا عمل بغیر آڑ کے آمنے سامنے ہوتا ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ۲ص ۳۱۔طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرنے پر ثواب

الْحَدِيثُ الرّابع عشر: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . "

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :(حَدِيثٌ حَسَنٌ).

حدیث نمبر 14: سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا بروز قیامت اللہ عزوجل اس کے چہرے (مراد اس کے جسم) سے جہنم کی آگ پھیر دے گا۔

(اس حدیث کو امام ترمذی نے بافادہ تحسین روایت کیا ہے)

تخریج الحدیث: (جامع الترمذی۔ کتاب البر والصلۃ: رقم ۱۹۳۱۔ (مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج ۷ ص ۵۷۔ طبع مکتبہ توفیقیہ مصر۔ مسند امام احمد: ج ۶ ص ۴۵۰)

شرح الحدیث: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَمٰى عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ فِي الدُّنْيَا بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِيْهِ عَنِ النَّارِ

جس کسی شخص نے دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کی بروز قیامت اللہ عزوجل اس کے پاس فرشتے کو بھیجے گا جو جہنم سے اس کی حفاظت کرے گا۔

(مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج ۷ ص ۵۵۔ طبع دار التوفیقیہ للتراث قاہرہ)

مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرنے پر ثواب:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ بِالْمُغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّرُدَّ عِرْضَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے عزت کا دفاع کرے گا اللہ عزوجل پر حق ہے کہ وہ قیامت کے دن اس کی عزت کو لوٹا دے۔

(مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج ۷، ص ۵۵۔ جامع الترمذی: رقم ۱۹۳۸)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ بِالْمُغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ

جو شخص اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرے گا اللہ عزوجل پر حق ہے کہ وہ اس کو قیامت کے دن جہنم سے آزاد کرے۔

(مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج ۷ ص ۵۵ ۔الترغیب والترھیب للمنذری: رقم ۴۰۶۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

مَنْ نَصَرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِالْغَيْبِ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جو شخص غیب میں اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرے گا دنیا اور آخرت میں اللہ عزوجل اس کی مدد کرے گا۔

(مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج ۷، ص ۵۶۔ طبع دار التوفیقیہ للتراث قاھرہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ وَلَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَسْتَطِيعُ نَصْرَهُ أَدْرَكَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

جس شخص کے پاس اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی پھر اس نے اس کی مدد کی طاقت رکھنے کے باوجود اس کی مدد نہ کی ،دنیا اور آخرت میں اللہ عزوجل اس کو گرفت میں لے گا۔

(مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج ۷ ص ۵۶ ۔طبع دار التوفیقیہ للتراث القاہرہ)

حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِن مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِيهِ لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

جو شخص کسی منافق کے مقابلے میں مومن کی حمایت کرے گا بروز قیامت اللہ عزوجل اس کی حمایت میں ایک فرشتہ کھڑا کرے گا جو اسے جہنم کی آگ سے محفوظ کرے گا اور جو کسی مسلمان کو ذلیل وخوار کرنے کے ارادے سے اس پر کوئی تہمت لگائے گا اللہ عزوجل جہنم کے پل پر اس کو روک لے گا حتی کہ اپنے کہے کے مطابق عذاب پالے۔

(سنن ابوداؤد مع شرح ابن ارسلان: رقم ۴۸۸۳ ۔کتاب الزہد لابن المبارک: رقم ۶۸۶)

حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت طلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنِ امْرِیءٍ یَخْذُلُ اِمْرَاً مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِیْهِ حُرْمَتُهٗ وَ یُنْتَقَصُ فِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِیْ مَوْطِنٍ یُحِبُّ فِیْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنِ امْرِیٍٔ یَنْصُرُ مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ یُنْتَقَصُ فِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَ یُنْتَهَكُ فِیْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِیْ مَوْطِنٍ یُحِبُّ نُصْرَتَهٗ

جو شخص کسی مسلمان کو ایسی جگہ ذلیل و رسوا کرے جس جگہ اس کی عزت کی پامالی ہوتا کہ اس کی عزت کم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ ذلیل و خوار کرے گا جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کو پسند کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی عزت کم کی جارہی ہو اور اس جگہ اس کی عزت پامال کی جارہی ہو تو ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ ایسی جگہ مدد و نصرت فرمائے گا جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد چاہے گا۔

(سنن ابوداؤد: رقم ۴۸۸۴، طبع دار الفلاح۔ المعجم الکبیر للطبرانی: رقم ۴۷۳۵)

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۸ ص ۱۶۸۔ مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج ۷ ص ۵۵)

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یَّرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ "وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ"

جو شخص بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرے گا بروز قیامت اللہ عزوجل جہنم کی آگ سے اس کی حفاظت فرمائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل آیت طیبہ تلاوت فرمائی: اور اہل ایمان کی نصرت و مدد کرنا ہمارے ذمہ کرم پر ہے۔

(مشکوۃ المصابیح۔ کتاب الایمان: رقم ۴۹۸۲۔ طبع دار ابن حزم بیروت)

تہمت لگانے کا گناہ

اَلْحَدِيثُ الخامس عشر: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ ؛ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ مِنَ النَّارِ " رَوَاهُ أَبُو دَاودَ وَالحاكِمُ

حدیث نمبر 15: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مومن کے بارے میں وہ بات کہی جو اس میں نہ تھی اللہ اس کو جہنم میں دوزخیوں کی پیپ اور گندگی والی جگہ میں ٹھہرائے گا۔

(اس حدیث کو امام ابوداوٗد اور امام حاکم رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے)

تخریج الحدیث: (سنن ابوداوٗد۔ کتاب الاقضیۃ، رقم: ۳۵۹۷۔طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت۔المستدرک للحاکم: ج۲ص ۲۷، طبع حلب۔مجمع الزوائد: ج۴ص ۲۶۰ رقم: ۷۰۴۰۔السنن الکبریٰ للبیہقی: ج۶ص ۸۲)

شرح الحدیث: مذکور الصدر حدیث کی شرح کے لئے ارشاد باری تعالیٰ کافی ہے۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا

اور جو لوگ ایمان والے مرد اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں (ایذ ادیتے ہیں) انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

(سورۃ الاحزاب: ۵۸)

سید نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ درج بالا آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا: کہ کتے اور سور کو بھی ناحق ایذ ادینا حلال

نہیں تو مومن و مومنات کو ایذا دینا کس قدر بدتر جرم ہے۔

(حاشیہ خزائن العرفان: ص ۸۶۰۔ طبع قدرت اللہ کمپنی)

ایسے ہی درج بالا حدیث اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ مرد و عورت پر تہمت لگانا بھی حرام ہے اور ان کے ساتھ بد ظنی رکھنا بھی گناہ ہے، کیونکہ اس سے ان کو تکلیف ہوگی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

(سورۃ النور: ۲۳)

بے شک وہ لوگ جو عیب لگاتے ہیں انجان، پارسا، ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

یاد رکھئے! عام اوقات میں بلا سوچے سمجھے بات کرنا منع ہے اور مومن کے بارے میں ایسی بات کرنا جو اس میں نہ ہو بدرجہ اولیٰ منع ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا

(سورۃ بنی اسرائیل: ۳۶)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں، بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ بھی حدیث مذکور کی اہمیت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ (سورۃ الھمزۃ:1) خرابی ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے۔

دو ایسے گناہ جن کی دنیا میں جلدی سزا دی جاتی ہے

الحَدِيث السَّادس عشَر: عَنْ أَبِی بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ ":مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰہُ تَعَالَى لِصَاحِبِہِ الْعُقُوبَةَ فِی الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَہُ فِی الآخِرَةِ مِثْلُ :الْبَغْیِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ ."

حدیث نمبر 16: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکبر اور قطع رحمی کی مثل کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے کرنے والے کو جلد دنیا میں سزا ملے اس عذاب کے علاوہ جو آخرت میں بھی اس کے لئے جمع ہے۔

تخریج الحدیث: (ابو داود۔ کتاب الادب :رقم ۴۹۰۲۔ المستدرک للحاکم: ج۲ص ۳۵۶۔ طبع حلب۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۱۰ص ۲۳۴۔ طبع دار النوادر بیروت۔ شرح السنۃ: ج ۱۳ص ۲۶۔ سنن ابن ماجہ: رقم ۴۲۱۱۔ مسند علی بن الجعد: ۱۵۳۹۔ الادب المفرد: رقم ۲۹۔ صحیح ابن حبان: رقم ۲۰۳۹۔ جامع الترمذی: رقم ۲۵۱۱)

شرح الحدیث: امام شہاب الدین احمد ابن رسلان (ت: ۸۴۴ھ) لکھتے ہیں:

اس بات پر اہل علم کا اتفاق ہے کہ فی الجملہ صلہ رحمی واجب ہے اور قطع رحمی گناہ کبیرہ ہے۔ اور اس بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ وہ صلہ رحمی جس کو قطع کرنا حرام ہے اس کی حد کیا ہے؟ ایک قول یہ ہے کہ صلہ رحمی میں ہر وہ ذی رحم محرم داخل ہے کہ اگر ان دونوں میں

سے ایک کو مذکر اور دوسرے کو مؤنث شمار کیا جائے تو ان کا آپس میں نکاح حرام ہو، اس صورت میں چاچے اور ماموں کی اولاد داخل نہیں ہو گی (کیونکہ ان کی اولاد سے نکاح حرام نہیں ہے)، اور ایک قول یہ ہے کہ یہ فرمان مبارک ہر اس ذی رحم کے بارے میں ہے جو وراثت میں ذوی الارحام ہیں، اس میں محرم اور غیر محرم دونوں داخل ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دوسرا قول زیادہ درست ہے۔

(شرح سنن ابی داود لابن رسلان: ج ۱۸ ص ۴۵۰۔ طبع دار الفلاح بیروت)

بہترین شخص: سیدنا سراقہ بن مالک بن جعشم المدنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا:

خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَالَمْ يَأْثَمْ

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے قریبی رشتہ داروں کا دفاع کرے بشرطیکہ وہ گناہ نہ کرتا ہو۔

(سنن ابو داود: رقم ۵۱۲۰۔ المعجم الاوسط للطبرانی: رقم ۶۹۹۳)

امام شہاب الدین احمد بن حسین ابن رسلان (ت: ۸۴۴ھ) لکھتے ہیں:

تمام اہم اُمور میں اپنے قریبی رشتہ داروں کا دفاع کرنا چاہئے، اگر لوگ اس کے اقرباء کے مال یا بدن پر ظلم کریں اسکو چاہئے ان کے ظلم کو مسترد کرے۔

حدیث مبارک میں ارشاد فرمایا:

"مَالَمْ يَأْثَمْ" (جب تک وہ گناہ نہ کرتا ہو)۔

یعنی جب تک مدافعت میں گناہ نہ ہو، یعنی جس کا دفاع کیا جا رہا ہے وہ ظالم نہ ہو۔

دفاع کا طریقہ کار:

نیز فرماتے ہیں:

پھر اگر گفتگو کے ذریعے یا (عصا اور تھپڑ وغیرہ کے ساتھ) مارنے کے ذریعے اس کا دفاع کر سکتا ہو تو قتل بالسیف کی اجازت نہیں ہوگی، بلکہ جس قدر ہو سکے آسان طریقہ استعمال کرے۔ (شرح سنن ابی داود لابن رسلان: ج ۱۹ ص ۳۸۸ ۔ طبع دار الفلاح بیروت)

باطل اُمور میں اقرباء کا دفاع جائز نہیں:

شارح سنن ابو داود امام شہاب الدین ابن رسلان (ت: ۸۴۴ھ) مزید لکھتے ہیں:

وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُدَافَعَةَ عَنِ الْمُبْطِلِ لَا تَجُوْزُ فَلَا تَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يُّخَاصِمَ اَوْيُحَاجِجَ عَنْ اَحَدٍ اِلَّا بَعْدَ اَنْ يَّعْلَمَ اَنَّهٗ مُحِقٌّ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى " وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا " (النساء: ۱۰۷)

اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ باطل اور غلط کام کرنے والے کا دفاع جائز نہیں ہے، سو کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کی طرف سے جھگڑے مگر یہ جاننے کے بعد کہ وہ حق پر ہے اور درج ذیل اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی اسی پر دلالت کرتا ہے: اور ان کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں۔ بے شک اللہ کسی بڑے دغا باز اور گناہگار کو پسند نہیں فرماتا۔

(شرح سنن ابی داود لابن رسلان: ج ۱۹ ص ۳۸۹ ۔ طبع دار الفلاح بیروت)

حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اقرباء سے صلہ رحمی کرنے کا انداز

حضرت عمر بن سائب بیان کرتے ہیں :

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ جَالِسًا یَوْمًا فَاَقْبَلَ اَبُوْہُ مِنَ الرَّضَاعِ فَوَضَعَ لَہ بَعْضَ ثَوْبِہٖ فَقَعَدَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَقْبَلَتْ اُمُّہٗ فَوَضَعَ لَھَا شِقَّ ثَوْبِہٖ مِنْ جَانِبِہِ الْاٰخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ اَقْبَلَ اَخُوْہُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَجْلَسَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ آپ کے رضاعی والد آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اپنے کپڑے کا ایک حصہ بچھا دیا جس پر وہ بیٹھ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ تشریف لائیں تو آپ نے ان کے لیے اپنے کپڑے کا دوسرا حصہ بچھا دیا جس پر وہ بیٹھ گئیں، بعد ازاں آپ کے رضاعی بھائی حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے سامنے بٹھا دیا۔

(سنن ابوداود: ۵۱۴۵۔ طبع بیروت) دلائل النبوۃ للبیہقی: ج ۵، ص ۲۰۰۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

فائدہ: امام ابن رسلان شافعی رحمہ اللہ (ت: ۸۴۴ھ) فرماتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والی رضاعی والدہ ''سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا'' تھیں۔

(شرح سنن ابی داود لابن رسلان: ج ۱۹ ص ۴۲۷۔ طبع دار الفلاح بیروت)

مومن پر لعنت کرنے کا گناہ

الحَدِیثُ السَّابع عشر: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ " :لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ . " مُتَّفَقٌ عَلَیہِ فِی الصَّحِیحِ

حدیث نمبر 17: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔

(اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے)

تخریج الحدیث: (صحیح البخاری۔ کتاب الادب: رقم ۶۱۰۵۔ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان: رقم: ۱۱۰۔ مسند الدارمی: ج ۲ ص ۱۱۲۔ صحیح ابوعوانہ: ج ۱ ص ۴۴)

شرح الحدیث: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا:

لَا یَنْبَغِی لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّكُوْنَ لَعَّاناً — بندہ مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو۔

(الادب المفرد للبخاری مع شرح فضل اللہ الصمد: رقم: ۳۰۹۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَكُوْنُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ — بلاشبہ لعن طعن کرنے والے بروز قیامت کسی کے لیے شفارش کرسکیں گے نہ کسی کے حق میں گواہی دے سکیں گے۔

(الادب المفرد للبخاری: رقم: ۳۱۶۔ صحیح مسلم: رقم: ۲۵۹۸)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَاتَلَاعَنَ قَوْمٌ قَطُّ اِلَّا حَقَّ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ

جو بھی قوم آپس میں لعن طعن کرتی ہے ان پر لعنت حق ہو جاتی ہے۔

(الادب المفرد للبخاری مع شرح فضل اللہ الصمد: رقم: ۳۱۸۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی غلام پر لعنت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَا اَبَا بَكْرٍ اَللَّعَّانُوْنَ وَالصِّدِّيْقُوْنَ ؟ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا فَاَعْتَقَ اَبُوْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ ثُمَّ جَآءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْدُهُ

لعن طعن کرنے والے اور صدیقین ایک ساتھ اکٹھے ہوں؟ رب کعبہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ دو یا تین مرتبہ فرمایا، تو اسی دن سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غلام آزاد کر دیا، پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آکر درخواست کی کہ آئندہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

(الادب المفرد للبخاری مع شرح فضل اللہ الصمد: رقم: ۳۱۹۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيْءِ

مومن طعن کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور فحش عمل والا نہیں ہوتا۔

(الادب المفرد للبخاری: رقم: ۳۱۲۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ارشاد:

حضرت عبید الکندی فرماتے ہیں میں نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرماتے ہوئے سنا:

لُعِنَ اللَّعَّانُوْنَ — لعنت کرنے والے خود ملعون ہیں۔

(الادب المفرد للبخاری مع شرح فضل اللہ الصمد: رقم: ۳۱۵۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا:

اُدْعُ اللّٰهَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ — مشرکین کے خلاف دعا ضرر مانگیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَلٰكِنْ بُعِثْتُ رَحْمَةً — مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(صحیح مسلم : رقم ۲۵۹۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّكُوْنَ لَعَّانًا — صدیق (معین شخص یا کوئی مومن کامل) کو لعن طعن کرنے والا نہیں ہونا چاہیے۔

(الادب المفرد للبخاری: رقم ۳۱۷)

مسلمانوں کی ٹوہ نہیں لگانی چاہیے

الْحَدِيثُ الثَّامِن عشر: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ "

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: (حَدِيثٌ غَرِيبٌ) وابنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ)

حدیث نمبر 18: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (منبر پر جلوہ افروز ہو کر بلند آواز سے) فرمانے لگے۔ اے ان لوگوں کی جماعت! جو زبانی اسلام لائے لیکن ان کے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا اہل اسلام کو تکلیف مت پہنچاؤ۔ اور نہ ان کی عزتوں کے درپئے ہو۔ کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درپئے ہوگا (یعنی اسے بے عزت کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کی عزت کے درپئے ہو جائے گا اور اس کو ذلیل و رسوا کر دے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے درمیان میں ہو۔

(اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ نے روایت کیا اور دونوں نے اسے صحیح قرار دیا)

تخریج الحدیث: (جامع الترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: ۲۰۳۲۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(صحیح ابن حبان: رقم: ۵۷۶۳۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۱۰ ص ۲۴۷، طبع دار النوادر بیروت۔ شرح السنة: ج ۱۳ ص ۱۰۴۔ مسند ابویعلی: رقم ۵۷۶۱۔ سنن ابی داود: رقم ۴۸۸۰)

شرح الحدیث: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النور:۱۹)

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

سود سے بڑا گناہ: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَۃَ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ

سود سے بڑھ کر سود یہ ہے کہ کسی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا۔

(سنن ابی داود: رقم ۴۸۷۶۔ مسند امام احمد: رقم ۱۶۵۱ (الفتح الکبیر للنبہانی: ج ۱ ص ۳۸۳، طبع دار ارقم بیروت)

دین میں حرج کس پر ہے؟

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے نکلا تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی، یا میں نے کوئی عمل پہلے کر لیا، یا کوئی عمل مجھ سے رہ گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی ارشاد دوہراتے رہے:

"لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ اِقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَھُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِیْ حَرِجَ وَھَلَكَ"

(کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں، ہاں حرج اس پر ہے جس کسی نے ظلم کرتے ہوئے کسی مسلمان کی آبروریزی کی، ایسا شخص حرج میں مبتلا ہو گیا اور ہلاک و تباہ ہو گیا۔)

(سنن ابی داود: رقم 2015۔ مسند امام احمد: رقم ۱۸۴۵۴۔ السنن الکبریٰ للنسائی: رقم ۷۵۱۲)

(مساوئ الاخلاق للخرائطی: ص ۲۹، ۲۷۔ طبع موسسۃ الرسالہ الثقافیۃ بیروت)

حیا ایمان کا حصہ ہے

اَلحَدِیثُ التَّاسع عشَر: عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ":اَلْحَیَاءُ مِنْ الْإِیمَانِ وَالْإِیمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنْ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ "رَوَاهُ التِّرمِذِیُّ وابنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَاهُ .(الْبَذَاءُ) بِالْمُوَحَّدَةِ وَالْمُعجَمَةِ :القَولُ الفَاجِرُ

حدیث نمبر 19: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے گالی دینا جفاکشی، سنگدلی اور ظلم میں سے ہے اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔

(اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ نے بافادہ تصحیح روایت کیا)

اور "بذا" کا معنی ہے بُری بات۔ گالی۔

تخریج الحدیث: (جامع الترمذی۔ ابواب البر والصلۃ: رقم: ۲۰۰۹۔ صحیح ابن حبان: رقم ۱۹۲۹۔ التاریخ الکبیر للبخاری: ج ۳ ص ۲۱۹۔ صحیح مسلم رقم ۳۶۔ طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت۔ المستدرک للحاکم: ج ۱ ص ۵۲۔ شرح السنۃ: ج ۱۳ ص ۱۷۲)

شرح الحدیث: اس حدیث مبارک میں درج ذیل اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے:

۱۔ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

۲۔ ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔

۳۔ گالی دینا ظلم اور سنگ دلی ہے۔

۴۔ ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔

اہل علم فرماتے ہیں: الحیاء یؤدی الی العفاف والعفاف یؤدی الی الطهر والحب والاخلاص (حیاء پاکدامنی کی طرف لے جاتا ہے پاکدامنی طہارت، محبت اور اخلاص کی طرف پہنچادیتی ہے)

حیاء ایمان کا حصہ ہے: ایک حدیث مبارک میں ارشاد فرمایا:

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

(جامع الترمذی: رقم۔۲۰۰۹) (مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج۳ص ۳۶۳۔طبع دار التوفیقیہ قاھرہ)

حضرت سعید بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے وصیت فرمائیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُوْصِیْكَ اَنْ تَسْتَحْیِیَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَمَا تَسْتَحْیِیْ رَجُلاً صَالِحاً مِّنْ قَوْمِكَ میں تمہیں اللہ عزوجل سے اس طرح حیاء کرنے کا حکم دیتا ہوں جس طرح تم اپنی قوم کے کسی صالح شخص سے حیاء کرتے ہو۔

(مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج۳ص ۳۶۷۔طبع دار التوفیقیہ للتراث القاھرہ)

(شعب الایمان للبیہقی: رقم ۷۷۳۸۔طبع بیروت)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِأَهْلِ كُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَإِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ

بے شک ہر دین والوں کے لیے خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیاء ہے۔

(سنن ابن ماجہ: رقم ۴۱۸۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْحَيَاءَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ

بلاشبہ حیاء خیر ہی خیر لاتا ہے۔

(مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج ۳ ص ۳۶۹ ۔ طبع دار التوفیقیہ للتراث القاہرہ)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَيَاءٌ فَلَا دِيْنَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَيَاءٌ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

جس شخص کا حیاء نہیں اس کا دین (کامل) نہیں اور جس کا دنیا میں حیاء نہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا ۔

(مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج ۳ ص ۳۶۹ ۔ طبع دار التوفیقیہ للتراث القاہرہ)

حضرت معاویہ بن جمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَرْجُوْ لِلْمُنَافِقِ مَادَامَ يَسْتَحْيِي

منافق جب تک حیاء والے وصف کو اپنائے رکھے گا میں اس کے لیے (خیر یا اس کے کامل ایمان کی) امید رکھتا ہوں۔

(مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج ۳ ص ۳۶۹ ۔ طبع دار التوفیقیہ للتراث القاہرہ)

حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے سند منقطع کے ساتھ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ط من لم یستحی فھو کافر — جو حیاء نہیں کرتا وہ کافر ہے (یعنی کافروں جیسا عمل کرنے والا ہے)۔

(مجموع رسائل ابن ابی الدنیا: ج۳ص۳۷۰۔ طبع دار التوفیقیہ للتراث القاہرہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب کو ارشاد فرمایا:

اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَآء — اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے۔

صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم حیاء کرتے ہیں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ ذَالِکَ الْحَیَاءُ مِنَ اللّٰہِ وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیَا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰی وَالْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الموت والبلٰی ومن ارادَ الاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذَالِکَ فَقَدِ اسْتَحْیَا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ

یہ اللہ عزوجل سے حیاء نہیں ہے، لیکن جو شخص اللہ عزوجل سے اس طرح حیاء کرے جس طرح حیاء کرنے کا حق ہے تو اسے چاہئے کہ وہ سر اور اس کے نیچے کے اعضاء اور پیٹ اور اس کے نیچے والے اعضاء کی (گناہوں سے) حفاظت کرے اور موت اور جسم کے بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے اور جو شخص آخرت کا ارادہ رکھے گا وہ دنیا کی زینت کو ترک کردے گا پس جس شخص نے ایسا کیا اس نے اللہ عزوجل سے اس طرح حیاء کیا جس طرح حیاء کرنے کا حق ہے۔ (جامع الترمذی: رقم ۲۴۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَوَّلُ مَا يُرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْحَيَاءُ وَالْاَمَانَةُ فَسَلُوْهُمَا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

اس امت سے سب سے پہلے حیاء اور ایمان اٹھایا جائے گا، سو ان دونوں کے حصول کا اللہ عزوجل سے سوال کرتے رہو۔

(مسند ابو یعلی: رقم ۶۶۳۴)

مومن مسلمان کو تکلیف دینا منع ہے

اَلْحَدِيْثُ الْعِشْرُوْنَ: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ آذٰى مُسْلِمًا فَقَدْ آذَانِيْ، وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ." رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَهُوَ طَرَفٌ مِنْ حَدِيْثٍ.

حدیث نمبر 20: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی۔

(اس حدیث کو امام طبرانی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث مبارک کا ایک حصہ ہے)

تخریج الحدیث: (المعجم الاوسط للطبرانی: ج ۴ ص ۳۷۳ (۳۶۳۳)۔ طبع مکتبۃ المعارف ریاض)

شرح الحدیث: اس حدیث مبارک کی شرح حسب ذیل ہے۔

مومن مسلم خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اس کی تعظیم وتکریم ضروری ہے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

(جامع الترمذی: رقم ۱۹۱۹۔ شعب الایمان: رقم ۱۰۹۸۲)

اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن مسلمان کا مرتبہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ الْمَلَائِكَةِ

مؤمن اللہ عز وجل کے ہاں کچھ فرشتوں کی بہ نسبت زیادہ معزز ہے۔

(الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر للنبہانی: ج ۲، ص ۴۷۰ (۱۲۵۲۳)، طبع دار ارقم بیروت)

(سنن ابن ماجہ: رقم ۳۹۴۷)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالتَّوَاضُعِ فَاِنَّ التَّوَاضُعَ فِي الْقَلْبِ وَلَا يُؤْذِيْ مُسْلِمٌ مُسْلِمًا فَلَرُبَّ مُتَضَاعَفٍ فِيْ اَطْمَارٍ لَوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ

تم عاجزی وانکساری کو لازم پکڑو، کیونکہ تواضع وعاجزی دل میں ہوتی ہے اور کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو تکلیف وایذا نہ دے، بہت سارے گدڑیوں میں ملبوس، لوگوں کی نظروں میں کمزور ولاچار ایسے ہیں اگر وہ اللہ پر قسم اٹھائیں تو ضرور اللہ

عزوجل ان کی قسم کو پورا فرمادے گا۔

(الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر للنبہانی: ج ۲، ۱۷ (۷۸۱۱)، طبع دار ارقم بیروت)

اللہ عزوجل کے ہاں مسلمانوں کا مقام:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا رَآہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَاللّٰہِ حَسَنٌ وَمَارَآہُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِیْحًا فَھُوَ عِنْدَاللّٰہِ قَبِیْحٌ

جس چیز کو اہل اسلام اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھی ہوتی ہے اور جس چیز کو مسلمان قبیح سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی قبیح ہے۔

(موطا امام محمد مع شرح ملا علی القاری: ج ۲ ص ۵۸۔ طبع دار ابن حزم بیروت)

مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے والوں کا انعام:

حضرت معروف الکرخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص روزانہ دس مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھے گا وہ ابدالوں میں لکھ دیا جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ

اے اللہ اُمتِ محمدیہ کی اصلاح فرما، اے اللہ اُمتِ محمدیہ کی سختیاں اور دشواریاں دور فرما، اے اللہ اُمتِ محمدیہ (علی صاحبہا الف الف صلوۃ و الف الف تسلیمات) پر رحم فرما۔

(مجموع رسائل ملا علی قاری: ج ۲ ص ۳۶۶۔ طبع مکتبہ معروفیہ کوئٹہ)

مومن ہر حال میں خیر پر ہوتا ہے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن ہر حال میں خیر پر ہوتا ہے اس کی روح اس کے دو پہلوں کے درمیان سے قبض کی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کررہا ہوتا ہے۔

(الفتح الکبیر فی الزیادۃ الی الجامع الصغیر: ج ۲، ص ۴۷۰ (۱۲۵۲۶)، طبع دارارقم بیروت)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف فرما تھے، اسی دوران آپ ﷺ مسکرانے لگے۔ پھر فرمایا: کیا تم مجھ سے پوچھتے نہیں ہو میں کیوں مُسکرا رہا ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کی: آپ کیوں مُسکرا رہے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس بات پر تعجب کرتے ہوئے مسکرا رہا ہوں کہ مومن کے تمام امور اس کے لیے خیر ہیں، اگر اسے پسندیدہ چیز ملے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بجالاتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر کوئی ناپسند چیز اسے پہنچے تو اس پر وہ صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔

وَلَيْسَ كُلُّ اَحَدٍ اَمْرُهٗ لَهٗ خَيْرٌ اِلَّا الْمُؤْمِنُ — مؤمن کے سوا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کا ہر معاملہ اس کے لیے بہتر ہو۔

(سنن دارمی: رقم: ۲۷۸۰، ج ۲ ص ۲۲۶ _ طبع نشر السنۃ ملتان)

مومن کو خوش کرنے کی فضیلت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَةً یُرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ

.جس شخص نے میرے کسی امتی کی کوئی حاجت اس کو خوش کرنے کے ارادے سے پوری کی اس نے درحقیقت مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

(مشکوۃ المصابیح: رقم ۴۹۹۶۔ طبع دار ابن حزم بیروت)

قیامت کے دن بدترین شخص کون ہوگا

اَلحَدِیثُ الحَادِی والعِشرُونَ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا "إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ تَرَکَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّہِ.

مُتَّفَقٌ عَلَیهِ فِی الصَّحِیحِ

حدیث نمبر 21: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ سب سے بُرا شخص ہے جس کو لوگ اس کے شر (اس کی بدزبانی و بدکلامی) سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔
(امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے)

تخریج الحدیث: (صحیح البخاری۔ کتاب الادب: رقم ۶۰۵۴۔ صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ: رقم: ۲۵۹۱)

شرح الحدیث: مکمل حدیث حسبِ ذیل ہے:۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِئْذَنُوا لَهُ بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَةِ — اس کو اجازت دے دو، وہ اپنے قبیلے کا برا بھائی ہے۔

پھر جب وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نرم لہجے میں گفتگو کی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس شخص کے بارے

میں (اس کے آپ کے پاس حاضر ہونے سے پہلے) فرمایا تھا جو فرمایا تھا۔

تو سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَیْ عَائِشَۃُ شَرُّ النَّاسِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ اَوْوَدَعَہُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِہٖ

اے عائشہ! بے شک سب سے بدترین وہ شخص ہے جس کو لوگ اس کی بدزبانی و بدکلامی سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں، یا اس سے الگ ہو جائیں۔

(صحیح البخاری: رقم:۶۰۵۴۔ صحیح مسلم: رقم:۲۵۰۱۔ مسند امام احمد: رقم:۲۳۵۸۶۔ مسند الطیالسی: رقم ۱۴۵۵۔ ابوداود: ۴۷۹۱۔ جامع الترمذی: رقم ۱۹۹۶۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۱۰ ص ۲۴۵، طبع دار النوادر بیروت۔ شرح السنۃ: ج ۱۳ ص ۱۴۱)

شیخ الاسلام علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (ت: ۸۵۵ھ) فرماتے ہیں: وَفِیْہِ مُدَارَاۃُ مَنْ یُّتَّقٰی فُحْشُہٗ وَ جَوَازُ غِیْبَۃِ الْفَاسِقِ الْمُعْلِنِ لِفِسْقِہٖ وَمَنْ یَّحْتَاجُ النَّاسُ اِلٰی تَحْذِیْرٍ مِنْہُ وَ ھٰذَاالْحَدِیْثُ اَصْلٌ فِی الْمُدَارَاۃِ وَفِیْ جَوَازِ غِیْبَۃِ اَھْلِ الْکُفْرِوَالْفِسقِ والظَّلَمَۃِ وَ اَھْلِ الْفَسَادِ

اس حدیث مبارک میں جس شخص سے فحش گوئی کا اندیشہ ہو اس سے کشادہ روئی کے ساتھ ملنے کا ثبوت ہے اور اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اس فاسق کی غیبت جائز ہے جو اعلانیہ فسق کرتا ہو بلکہ جس سے لوگ بچنے کے محتاج ہوں اس کی غیبت جائز ہے اور یہ حدیث مبارک مدارات کی اصل ہے اور کافروں، فاسقوں، ظالموں اور فسادیوں کی غیبت کے جواز کی بھی اصل ہے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ج ۲۲ ص ۱۸۵۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اعلانیہ طور پر گناہ کرنے کا گناہ

الْحَدِيثُ الثَّانِي وَالعِشْرُونَ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " : كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلا الْمُجَاهِرِين. " رواه البخاری.

حدیث نمبر 22: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے ہر امتی کو معاف کر دیا جائے گا مگر اعلانیہ طور پر گناہ اور معاصی کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

(اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

تخریج حدیث: (صحیح البخاری۔ کتاب الادب: رقم: ۶۰۶۹۔ صحیح مسلم۔ کتاب الزھد: رقم: ۲۹۹۰۔ المعجم الصغیر للطبرانی: ج ۱ ص ۲۲۷۔ مجمع الزوائد: ج ۱۰ ص ۱۹۲)

شرح الحدیث: اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک ہے:۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

(النساء:۱۷۔۱۸)

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہی کی ہے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے ۔اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

یادرکھئے! درج بالا حدیث مکمل اس طرح ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

كُلُّ اُمَّتِىْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهِرِيْنَ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَاللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَاللّٰهِ عَنْهُ

میرے ہر امتی کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا سوائے ان کے جو اعلانیہ طور پر گناہ کرتے ہیں، اور علی الاعلان گناہ کرنے کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے پھر صبح اس حالت میں کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھ لیا

ہوتا ہے، پھر کہتا ہے اے فلاں میں نے گذشتہ رات کو اس طرح اور اس طرح (برائی والا) عمل کیا، حالانکہ اس نے اس طرح رات گذاری تھی کہ اس کے رب کریم نے اس کا پردہ رکھ لیا تھا اور وہ صبح کو خود اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے پردہ کو چاک کر دیتا ہے۔

(صحیح البخاری: رقم: ۶۰۶۹ ۔ صحیح مسلم: رقم: ۲۹۹۰)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَخْطَأْتُمْ حَتّٰی تَبْلُغَ خَطَایَاکُمْ مَابَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ اللّٰہَ لَغَفَرَلَکُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوْا لَجَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِقَوْمٍ یُخْطِئُوْنَ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ۔

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر تم اس قدر گناہ کرو کہ تمہاری خطائیں آسمان اور زمین کے درمیان پہنچ جائیں پھر تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو وہ ضرور تمہیں بخش دے گا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر تم نے خطائیں نہ کیں تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائے گا (پیدا کرے گا) جو خطائیں کر کے اللہ سے معافی مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادے گا۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ج ۱۰ص ۲۱۲ طبع دار الفکر بیروت)

امام نورالدین ہیثمی رحمہ اللہ (ت: ۸۰۷ھ) حدیث مذکور کے تحت لکھتے ہیں:

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ یَعْلٰی وَ رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ

اس حدیث کو امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے اور ان کے سارے راوی قابل اعتماد اور مضبوط ہیں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ج ۱۰ص ۲۱۲ طبع دار الفکر بیروت)

فائدہ: اس حدیث مبارک کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ گناہ کریں اور مغفرت مانگیں ان کی بخشش ہو جائے گی ، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے بخشش و مغفرت مانگتے رہیں، عبادت گذار بھی اپنے لیے بخشش مانگتے رہیں ۔ کیونکہ بندہ جس قدر بھی عبادت کر لے وہ عبادت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے برابر نہیں ہو سکتی، لہذا ہر وقت اپنی عبادت کی قلت پر باری تعالیٰ سے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

گناہ کا کفارہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کی حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كَفَّارَةُ الذَّنْبِ النَّدَامَةُ — گناہ کا کفارہ ندامت (پشیمانی ، شرمندگی) ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ج ۱۰ ص ۳۶۶ (۱۷۶۲۵) ۔طبع دار الفکر بیروت)

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمیدی منع ہے:

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں حدیث سناتے ہوئے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا:

وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَتَاَلّٰى عَلَىَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَان فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَ اَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ۔

خدا کی قسم ! اللہ تعالیٰ فلاں آدمی کو معاف نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے متعلق یہ کون قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو معاف نہیں کروں گا، میں نے اس فلاں آدمی کو معاف کر دیا لیکن تیرے عمل کو ضائع کر دیا۔ (صحیح مسلم)

رحمتِ الٰہی کی تجلیات: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُ هَالَكَ الْيَوْمَ

تم میں سے ایک شخص اپنے رب کے قریب ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا پَرَ اس کے اوپر رکھے گا اور پوچھے گا تو نے فلاں فلاں عمل کیا ہے؟ بندہ عرض کرے گا جی ہاں، اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا تو نے فلاں فلاں عمل کیا؟ بندہ عرض کرے گا جی ہاں، اللہ تعالیٰ اس کو پختہ اقرار کرائے گا، پھر فرمائے گا دنیا میں میں نے تجھ پر پردہ رکھا تھا تو آج کے دن میں تجھے بخش دیتا ہوں۔ (صحیح البخاری: رقم ۶۰۷۰)

سچائی کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت

اَلحَدِیثُ الثَّالِثُ والعِشرُونَ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مسعودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ " :عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِی إِلَی الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ یَهْدِی إِلَی الْجَنَّةِ وَإِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَإِنَّ الْکَذِبَ یَهْدِی إِلَی الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ یَهْدِی إِلَی النَّارِ وَإِنَّ العبدَ لَیَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتَّی یُکْتَبَ صِدِّیقًا وَإِنَّ العبدَ لَیَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتَّی یُکْتَبَ کَذَّابًا "

مُتَّفَقٌ عَلَیهِ فِی الصَّحیحِ)

حدیث نمبر 23: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صدق کو لازم پکڑو کیونکہ صدق (سچائی) انسان کو نیکی کی طرف ھدایت دیتا ہے اور نیکی جنت کی طرف ھدایت دیتی ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا راستہ دکھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی جہنم کا راستہ دکھاتی ہے۔ بے شک بندہ سچ بولتا رہتا اور سچ کی جستجو میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق (سچا) لکھ دیا جاتا ہے اور بلاشبہ ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے میں کوشاں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

(امام بخاری وامام مسلم دونوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے)

تخریج الحدیث: (صحیح البخاری۔ کتاب الادب: رقم ۶۰۹۴۔ صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ: رقم: ۲۶۰۷۔

ابو داود: رقم ۴۹۸۹۔ جامع الترمذی: رقم ۱۹۷۱۔ مسند الحمیدی: رقم ۷۔ سنن دارمی: ج ۲ ص ۲۱۰۔ طبع نشر السنۃ ملتان۔ مسند الطیالسی: رقم ۲۲۱۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۱۰ ص ۲۴۶۔ طبع دارالنوادر بیروت۔ شرح السنۃ: ج ۱۳ ص ۵۲۔ الادب المفرد: رقم ۷۲۴۔ صحیح ابن حبان: رقم ۲۴۲۰)

شرح الحدیث: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

(التوبہ: ۱۱۹)

صدق کو اپنانے اور جھوٹ سے پرہیز کرنے کی کوشش کرنا:

حضرت مجمع بن یحییٰ سے مرسلا روایت ہے:

تَحَرَّوُا الصِّدْقَ وَاِنْ رَاَيْتُمْ اَنَّ فِيْهِ الْهَلَكَةَ فَاِنَّ فِيْهِ النَّجَاةَ وَاجْتَنِبُوا الْكَذِبَ وَاِنْ رَاَيْتُمْ اَنَّ فِيْهِ النَّجَاةَ فَاِنَّ فِيْهِ الْهَلَكَةَ

سچ بولنے کی کوشش کرو اگرچہ اس میں ہلاکت ہو کیونکہ اسی میں نجات ہے اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو اگرچہ اس میں نجات ہو کیونکہ جھوٹ میں ہلاکت و تباہی ہے۔

(الفتح الکبیر للنبہانی: ج ۱ ص ۴۹۶ (۵۳۱۵)۔ طبع دار ارقم بیروت)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْكَذِبَ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ النِّفَاقِ

بلاشبہ جھوٹ منافقت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

(مساوی الاخلاق للخرائطی: ص ۶۸ (۱۱۱)۔ طبع موسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْکَذِبُ یَنْقُصُ الرِّزْقَ — جھوٹ رزق میں کمی کرتا ہے۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی: ص ۷۰ (۱۱۷)۔ طبع مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت)

منافق کی علامات: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تین خصلتیں جس میں پائی جائیں وہ پکا منافق ہے:

اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اُوْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ — جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی: ص ۷۹ (۱۴۲)۔ طبع مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت)

کون سا شخص جھوٹا نہیں؟ سیدہ اُم کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَیْسَ بِکَذَّابٍ مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ اثْنَیْنِ — دو شخصوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی: ص ۹۶ (۱۸۲)۔ طبع مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْعَبْدَ لَیَکْذِبُ الْکَذِبَۃَ فَیَتَبَاعَدُ الْمَلِکُ عَنْہُ مَسِیْرَۃَ مِیْلٍ مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِہٖ

بے شک جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کے جھوٹ سے آنے والی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس سے ایک میل کی مسافت پر دور ہو جاتا ہے۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی: ص۸۳ (۱۵۵) ۔ طبع موسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت)

جنتی عمل اور جہنمی عمل:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَمَلُ الْجَنَّۃِ الصِّدْقُ وَاِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ وَاِذَا بَرَّ اٰمَنَ وَاِذَا اٰمَنَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَ عَمَلُ النَّارِ اَلْکَذِبُ اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ وَاِذَا فَجَرَ کَفَرَ وَاِذَا کَفَرَ دَخَلَ النَّارَ

جنت کا عمل صدق (سچ) ہے جب بندہ سچ بولتا ہے تو وہ نیک ہوتا ہے اور جب وہ نیک ہوتا ہے تو ایمان والا ہوتا ہے اور جب وہ ایمان والا ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جہنم کا عمل جھوٹ ہے جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو وہ نافرمان ہوتا ہے اور جب وہ نافرمان ہوتا ہے تو کفر کرتا ہے اور جب وہ کفر کرے گا تو جہنم میں داخل ہوگا۔

(الفتح الکبیر للنبہانی: ج۲ ص۹۷ (۷۹۰۰) ۔ طبع دار ارقم بیروت)

صدق کو لازم پکڑو: حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّہ بَابٌ مِن اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ وَاِیَّاکُمْ وَ الْکَذِبَ فَاِنَّہ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ النَّارِ

صدق کو تم لازم پکڑو کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

(الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر للنبہانی: ج ۲ ص ۲۳ (۷۸۳۰) طبع دار ارقم بیروت)

حسد کرنے والے شخص کی مذمت کا بیان

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :لَیْسَ مِنِّیْ ذُوْ حَسَدٍ وَلَا نَمِیْمَةٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآیَةَ : وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ)

حدیث نمبر 24: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد کرنے والے اور چغل خوری کرنے والے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کو تلاوت فرمایا: ’’اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔ (اس حدیث کو امام طبرانی رحمہ اللہ نے روایت کیا)

تخریج الحدیث: (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ج ۸ ص ۹۱، طبع بیروت)

شرح الحدیث: درج بالا حدیث کی شرح کے لئے مزید کچھ فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

مخموم القلب کون؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کسی شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا شخص افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جو مخموم القلب اور صدوق اللسان (سچ بولنے والا) ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: صدوق اللسان کو تو ہم پہچانتے ہیں، لیکن مخموم القلب کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر متقی پرہیزگار صاف ستھرا (دل کا صاف) جس میں گناہ، سرکشی، خیانت اور حسد کا شائبہ بھی نہ ہو۔

(مساویٔ الاخلاق للخرائطی (۷۶۰) ص ۳۰۴۔طبع موسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت)

ایک انتہائی قابلِ رشک حدیث: اس حوالے سے ہم ایک انتہائی اہم اور مفید حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

ابھی اس گھاٹی سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص ظاہر ہوگا۔

چنانچہ ایک انصاری شخص سامنے آیا جس کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا، اس نے اپنے بائیں ہاتھ میں اپنے جوتے اٹھائے ہوئے تھے۔ سو اس نے آکر سلام کیا۔ اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح فرمایا، اب کی باری بھی وہی شخص پہلی ہیئت میں سامنے آیا۔ تیسرے دن بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا، اس دفعہ بھی وہی شخص پہلے والی ہیئت پر سامنے آیا۔

پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس شخص کے پیچھے پیچھے چلے گئے اور اس سے کہا کہ میں نے اپنے والد سے جھگڑا کر کے یہ قسم اٹھائی کہ میں ان کے پاس تین دن تک نہیں جاؤں گا، اگر آپ مجھے تین دن

تک اپنے پاس رہائش دے دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہے آپ تین دن تک میرے پاس ٹھرے رہو، حتیٰ کہ تین دن گزر گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے اس انصاری شخص کے پاس تین راتیں گزاریں۔ اس دوران اس شخص کو رات کے وقت اٹھ کر نماز پڑھتا ہوا نہ دیکھا، ہاں جب وہ رات کو بیدار ہوتے تو کلمہ خیر کہتے۔ پھر جب تین راتیں گزر گئیں اور قریب تھا کہ میں اس کے عمل کو حقیر سمجھتا تو میں نے اس سے کہا۔ اے اللہ کے بندے میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی چپقلش اور کوئی جھگڑا نہ تھا، لیکن میں نے تمہارے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو تین مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابھی تمہارے سامنے اہل جنت کا ایک شخص آئے گا اور تینوں مرتبہ تم ہی سامنے آئے تو میں نے ارادہ کیا کہ میں تمہارے پاس ٹھہروں اور تمہارا عمل دیکھوں، مگر میں نے دیکھا تم کوئی زیادہ عمل نہیں کرتے۔ مجھے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو تمہارے بارے میں فرمایا اس مقام تک تم کیسے پہنچے؟ تو وہ انصاری صحابی کہنے لگے میرا وہی عمل ہے جو تم نے دیکھا:

غَيْرَ اَنِّیْ لَا اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَحْسُدُهٗ عَلٰی خَيْرٍ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِيَّاهُ

مگر میں اپنے دل میں غضبناک نہیں ہوتا اور نہ میں کسی شخص سے اس خیر پر حسد کرتا ہوں جو خیر اس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے عطا فرمائی ہو۔

یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

هٰذِهٖ هِیَ الَّتِی بَلَغَتْ بِكَ وَهِیَ الَّتِیْ لَانُطِیْقُ — یہی وہ چیز ہے جس نے آپ کو اس مقام تک پہنچا دیا ہے، جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔

(مساوی الاخلاق للخرائطی: رقم ۷۵۸ ص ۳۰۳۔ طبع موسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت)

مؤمن شخص اپنے پڑوسی کو نہیں ستاتا

اَلحَدِیثُ الخَامِس والعِشْرُونَ: عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ":مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ: فَلا یُؤْذِی جَارَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ فِی الصَّحِیحِ وبِمَعناهُ مِن حدیثِ أَبِی الشُّرَیحِ الخُزَاعِی

حدیث نمبر 25: سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔

(امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اسی حدیث کے ہم معنی حضرت ابو شریح خزاعی سے بھی مروی ہے)

تخریج الحدیث: (صحیح مسلم۔ کتاب الایمان: رقم ۴۷ ۔ صحیح البخاری۔ کتاب الادب: رقم ۶۰۱۸ ۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۸ ص ۱۶۴۔ طبع دار النوادر بیروت۔ شرح السنۃ: ج ۹ ص ۱۶۲)

شرح الحدیث: درج بالا حدیث   کی شرح کے لئے مزید کچھ فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سلوک نیز اتباعِ سنت ہی اصل محبت ہے:

سیدنا عبدالرحمٰن بن قراد رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے وضو کیا تو آپ ﷺ کے اصحاب آپ کے وضو شریف کا بقیہ پانی (غسالہ شریف) لے کر اپنے اوپر ملنے لگے، تو نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا:

اس عمل پر تم کو کونسی چیز برانگیختہ کر رہی ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ۔تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو فرمایا:

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُوَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اُؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَارَہٗ

جس شخص کو یہ اچھا لگے کہ وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ عزوجل اور اس کا رسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ جب وہ بات کرے تو سچ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت ادا کرے اور اسے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

(مشکوۃ المصابیح: رقم ۴۹۹۰_شعب الایمان: رقم ۱۵۳۳)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

سیدنا جبریل علیہ السلام پڑوسی کے متعلق مسلسل مجھے حکم الٰہی پہنچاتے رہے حتی کہ میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب اس کو وارث بنا دیں گے۔

(صحیح البخاری: رقم ۶۰۱۵۔ صحیح مسلم: رقم ۲۶۲۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ

اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ کون؟ ارشاد فرمایا وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں اور بداخلاقیوں سے محفوظ نہ ہو۔

(مشکوۃ المصابیح: رقم ۴۹۶۲، طبع دار ابن حزم بیروت)

پڑوسی کو تکلیف دینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی فلاں خاتون کی نمازوں اور روزوں اور صدقات کا چرچا ہے مگر وہ اپنی پڑوسن کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ جہنم

میں ہے۔اس نے کہا ایک اور خاتون ہے جس کی نماز، روزہ اور صدقات کم ہونے کا ذکر ہے ہاں وہ پنیر کے ٹکرے صدقہ کرتی ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنی پڑوسن کو ایذاء و تکلیف نہیں دیتی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جنتی عورت ہے۔

(مشکوۃ المصابیح: رقم ۴۹۹۲، طبع دار ابن حزم بیروت)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ عزجل نے جیسے تمہاری روزی تقسیم کی ویسے ہی تمہارے اخلاق تقسیم کردیئے۔

پھر ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِہٖ لَایُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُہٗ وَلِسَانُہٗ وَلَایُؤْمِنُ حَتّٰی یَأْمَنَ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ

بے شک اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اسے بھی دنیا عطا کرتا ہے اور جس سے محبت نہیں کرتا اسے بھی۔مگر دین صرف اس کو عطا کرتا ہے جس سے محبت کرتا ہے۔جس شخص کو اللہ تعالیٰ دین عطا کردے اس سے محبت بھی کرتا ہے۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا دل اور زبان بھی مسلمان نہ ہو جائے۔(یعنی دل و زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے)اور بندہ مومن اس وقت ہی ہوتا ہے جب اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ ہو۔ (مشکوۃ المصابیح رقم: ۴۹۹۴، طبع دار ابن حزم بیروت)

حدیث مذکور میں جس قدر اہم نکات مخفی ہیں وہ شاید توجہ، تفکر، اور تدبر کے ساتھ پڑھنے والے پر مخفی نہیں ہیں۔ کسی اور مقام پر ان شاء اللہ ہم ان نکات کو مزید شرح وبسط کے ساتھ ذکر کریں گے۔

درج ذیل فرمان نبوی ﷺ ملاحظہ کریں، ان شاء اللہ بڑی بڑی اُلجھنیں ختم ہو جائیں گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ

مومن شخص تو محبت اور الفت بانٹنے والا ہوتا ہے اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے جو نہ خود کسی سے الفت کرے اور نہ اس سے اُلفت کی جائے۔

(مشکوۃ المصابیح: رقم ۴۹۹۵، طبع دار ابن حزم بیروت۔ مسند امام احمد: ج ۲ ص ۴۰۰)

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

اُوْصِيْكُمْ بِالْجَارِ

میں تمہیں پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہوں۔

(الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر: ج ۱ ص ۴۲۹ (۴۶۴۹)۔ طبع دار ارقم بیروت)

(مکارم الاخلاق للخرائطی: رقم ۶۵۔ مسند الشامیین للطبرانی: رقم: ۸۲۳۔ طبع بیروت)

دو غلے شخص کی مذمت کا بیان

الحَدِيثُ السَّادِسُ وَالعِشْرُونَ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

"تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

حدیث نمبر 26: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بُرا تم اس شخص کو پاؤ گے جس کے دو چہرے ہوں جو اُن لوگوں کے پاس ایک چہرہ کے ساتھ آئے اور اِن لوگوں کے پاس دوسرے چہرہ کے ساتھ آئے۔

تخریج الحدیث: (صحیح البخاری: رقم ۶۰۵۸۔ صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ: رقم: ۲۵۲۶۔ ابو داود: رقم ۴۸۷۲۔ جامع الترمذی: رقم ۲۰۲۵۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ج۱۰ص۲۴۶، طبع دار النوادر بیروت۔ شرح السنۃ: ج۱۳ص۱۴۵)

شرح الحدیث: اس حدیث کی شرح آنے والی حدیث کی شرح کے تحت مُلاحظہ کریں۔

دو غلے شخص کی سزا

اَلْحَدِیْثُ السَّابِع وَالعِشْرُوْنَ: عَنْ عَمَّارِ بنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ وَجْھَانِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ .

(رواہُ أبو داودَ وَصَحَّحَہُ ابنُ حِبَّانَ)

حدیث نمبر 27: سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جو شخص دورُخا ہوگا قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے اور امام ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

تخریج الحدیث: (سنن ابوداود۔ کتاب الادب: رقم ۴۸۷۳۔ صحیح ابن حبان: رقم:1979۔ سنن دارمی: ج ۲ ص ۳۱۴، طبع نشر السنۃ ملتان۔ شرح السنۃ: ج ۱۳ ص ۱۴۶۔ الادب المفرد: رقم ۱۸۸)

شرح الحدیث: امام قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ (ت: ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:

دورُخا یا دوغلا وہ شخص ہے جو اصلاح و خیر کے طریقے سے نہیں بلکہ باطل و کذب اور فساد کے طریقے سے کسی شخص کے سامنے اس کے افعال و امور کی تعریف و تحسین کرے اور دوسرے شخص کی مذمت کرے، پھر دوسرے شخص کے سامنے اس کی تعریف و تحسین کرے اور اس سے پہلے کی مذمت کرے (اھ ملخصا)۔

(اکمال المعلم بفوائد مسلم: ج ۸ ص ۴۷ (۲۵۲۶)۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

امام ابوالعباس احمد بن حسین ابن رسلان المقدسی رحمہ اللہ (۸۴۴ھ) نے بھی اسی کے قریب قریب لکھا ہے۔

(شرح سنن ابی داود لابن رسلان: ج۱۸ص ۵۹۵ (۴۸۷۲) - طبع دار الفلاح الفیوم)

یاد رہے! اہل علم فرماتے ہیں کہ اصلاح کرنے کے لیے دوغلا پن محمود ہے، خواہ اس کو جھوٹ بولنا پڑے۔ کیونکہ حدیث مبارک میں ہے:

لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا يَنْمِيْ خَيْرًا

وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے اور اچھی بات کہے اور (دوسرے کی طرف) اچھی بات منسوب کرے۔

(صحیح مسلم مع اکمال المعلم بفوائد مسلم: ج۸ ص۷۶ (۲۶۰۵)، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

دو غلے شخص کی سزا

اَلْحَدِيثُ الثَّامِنِ وَالعِشْرُونَ: وَأَخرَجَهُ الطَّبَرَانِي مِن حَدِيثِ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِلَفظِ ": مَنْ كَانَ ذَا لِسَانَيْنِ (فِي الدُّنْيَا) جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ لِسَانَيْنِ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَة "

حدیث نمبر 28: اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے درج ذیل الفاظ روایت کیئے: جو شخص (دنیا میں) دو زبانوں والا ہوگا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ کی دو زبانیں بنائے گا۔

تخریج الحدیث: (مجمع الزوائد: ج۸ص۹۵۔ الترغیب والترھیب: ج۴ص۳۱)

شرح الحدیث: اس حدیث کی شرح کے لئے گذشتہ حدیث کی شرح ملاحظہ فرمائیں۔

مسلمان بھائی کو کافر کہنے کی سزا

اَلْحَدِیثُ التَّاسِع والعِشرُونَ: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا: اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ ": إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لأَخِیہِ: یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِھَا أَحَدُھُمَا؛ إِنْ کَانَ کَافِرًا وَإِلا رَجَعَتْ إِلَیْہِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ فِی الصَّحِیحِ)

حدیث نمبر 29: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے کہتا ہے: اے کافر! تو اس کفر کے ساتھ ان دو میں سے ایک لوٹے گا، اگر وہ کافر ہوا تو فبھا ورنہ (یہ کلمہ) اس (کہنے والے) کی طرف لوٹ آئے گا۔

(اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا)

تخریج الحدیث: (صحیح البخاری۔ کتاب الادب: رقم ۶۱۰۳۔ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان: رقم ۶۰) شرح السنۃ: ج ۱۳ ص ۱۳۱۔ مسند الحمیدی: رقم ۶۹۸)

شرح الحدیث: شیخ محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی (ت:۱۱۸۲ھ) رقم طراز ہیں:

کیونکہ دوسرے مسلمان کو کافر کہنے والا جو شخص ہے اس کا یہ قول اس پر جس کو کہا گیا صادق آئے گا یا نہیں، بصورت اول اگر وہ واقعی کافر ہے تو کہنے والا سچ بول رہا ہے اور اگر وہ کافر نہیں ہے تو یہ کہنے والا جھوٹ بول رہا ہے جس کی وجہ سے اس کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔

مزید لکھتے ہیں:

لَيْسَ الْمُرَادُ اَنَّهُ يَصِيْرُ كَافِرًا بِقَوْلِهٖ لَهٗ ذَالِكَ خَارِجًا عَنْ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ كَالْمُرْتَدِّ وَاِنَّمَا الْمُرَادُ اَنَّهٗ يَأْثَمُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ وَيَرْجِعُ عَلَيْهِ وَبَالُهَا

یہ مراد نہیں ہے کہ اس کو کافر کہنے والا اس کو کافر کہنے سے مرتد کی طرح ملت اسلام سے خارج ہو جائے گا بلکہ مراد یہ کہ وہ یہ کلمہ کہنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا اور اس کلمہ کا وبال خود اس پر لوٹ آئے گا۔ (التنویر شرح الجامع الصغیر: ج ا ص ۵۹۰۔ طبع دار السلام ریاض)

شیخ الاسلام علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ کی گفتگو:

شیخ الاسلام علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ (ت: ۸۵۵ ھ) رقم طراز ہیں:

قوله لا خيه المراد بالا خوة اخوة الاسلامى قوله فقد باء به احدهما اى رجع به احدهما لانه ان كان صادقا فى نفس الامر فالمقول له كافروان كَانَ كَاذِبًا فَالْقَائِلُ كَافِرٌ لِاَنَّهٗ حكم بكون المؤ من كافرا او ا لايمان كفرا قيل لا يكفر المسلم بالمعصية فكذا بهذا القول واجب بانهم حملوه على المستحل لذالك وقيل معناه رجع عليه التكفيراذ كانه كفر نفسه لانه كفر من هو مثله۔

اس حدیث مبارک میں اخوت سے مراد خوت اسلام ہے۔ حدیث مبارک میں ہے "فقد باء بہ" یعنی کفر کے ساتھ ان دو میں سے ایک لوٹے گا، اس لیے کہ اگر واقع میں کہنے والا سچا ہے تو جس کو کافر کہا گیا ہے وہ کافر ہے اور اگر کہنے والا جھوٹا ہے تو وہ کہنے والا کافر ہے، کیونکہ اس نے مومن شخص کو کافر کہا یا ایمان کو کفر قرار دیا۔

ایک قول یہ ہے کہ معصیت کی وجہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا تو اس قول کی وجہ سے بھی وہ

اسی طرح ہو(یعنی مسلمان کو کافر کہنے سے کافر نہ ہو)اور اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اہل علم نے اس حدیث مذکور کو اس صورت پر محمول کیا ہے جب کسی کو کافر کہنے والا حلال سمجھ کر اسے کافر کہے اور ایک قول یہ ہے کہ تکفیر اس شخص پر لوٹ آئے گی کیونکہ اس نے اپنی مثل والے شخص (مسلمان) کو کافر کہا گویا اس نے اپنی تکفیر خود کی (تو وہ خود ہی کافر ہو گیا)۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ج۲۲ص۲۴۶۔طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

فتوی دینے میں احتیاط:

علامہ علی بن سلطان محمد القاری رحمہ اللہ (ت: ۱۰۱۴ھ) رقمطراز ہیں:

فِي الْخُلَاصَةِ: اَلْجَاهِلُ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةِ الْكُفْرِ وَلَمْ يَدْرِ أَنَّهَا كُفْرٌ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَكُوْنُ كَافِرًا وَيُعْذَرُ بِالْجَهْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَصِيْرُ كَافِرًا ثُمَّ قَالَ وَإِذَا كَانَ فِي الْمَسْئَلَةِ وُجُوْهٌ تُوْجِبُ التَّكْفِيْرَ وَوَجْهٌ وَاحِدٌ يَمْنَعُ فَعَلَى الْمُفْتِيْ أَنْ يَمِيْلَ إِلٰى ذٰلِكَ الْوَجْهِ

خلاصہ میں ہے: اگر جاہل کوئی کلمہ کفر بولے اور اسے معلوم نہ ہو کہ یہ کلمہ کفر ہے تو بعض اہل علم نے کہا وہ کافر نہیں ہوگا اور اسے جہالت کی وجہ سے معذور قرار دیا جائے گا اور بعض اہل علم نے کہا وہ کافر ہو جائے گا، پھر کہا: اور جب کسی مسئلہ میں بہت ساری وجوہ تکفیر کو ثابت کرتی ہوں اور ایک وجہ تکفیر سے روکتی ہو تو مفتی پر لازم ہے کہ وہ اسی ایک وجہ کی طرف مائل ہو۔

(مجموع رسائل ملا علی قاری: ج۶ص۳۸۳۔طبع مکتبہ معروفیہ کوئٹہ پاکستان)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اُفْتِیَ بِفُتْیَا غَیْرِ ثَبْتٍ فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلَی الَّذِیْ اَفْتَاہُ

جس شخص نے بغیر احتیاط کے کوئی فتوی دیا تو اس کا گناہ فتوی دینے والے پر ہے۔

(سنن ابن ماجہ: رقم ۵۳ ۔ مسند الدارمی: رقم ۱۶۱)

علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

وَسُئِلَ الشَّعْبِیُّ عَنْ مَسْئَلَۃٍ فَقَالَ لَا عِلْمَ لَنَا بِھا فَقِیْلَ لَہٗ اَلَا تَسْتَحْیِ قَالَ وَلِمَ اَسْتَحْیِ مِمَّا لَمْ تَسْتَحْیِ مِنْہُ الْمَلَائِکَۃُ حِیْنَ قَالَتْ لَا عِلْمَ لَنَا

امام شعبی رحمہ اللہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہمیں اس کا علم نہیں ہے۔ کہا گیا آپ کو حیا نہیں آتی؟ امام شعبی نے فرمایا میں اس چیز سے کیوں حیا کروں جس چیز سے فرشتے حیا نہیں کرتے جب فرشتوں نے کہا ''لا علم لنا'' (ہمیں کوئی علم نہیں)۔

نیز ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَ ذَکَرَ اِبْنُ الْحَاجِبِ اَنَّ مَالِکًا سُئِلَ عَنْ اَرْبَعِیْنَ مَسْئَلَۃً فَقَالَ فِیْ سِتٍّ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لَا اَدْرِیْ

امام ابن حاجب نے ذکر کیا کہ امام مالک رضی اللہ عنہ سے چالیس مسائل پوچھے گئے جن میں سے چھتیس کے بارے میں آپ نے فرمایا میں انہیں نہیں جانتا۔

نیز ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں،

مَنْ سُئِلَ مِنْكُمْ عَنْ عِلْمٍ وَهُوَ عِنْدَهُ فَلْيَقُلْ بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَالَا يَعْلَمُ لَا اَعْلَمُ

تم میں سے جس شخص سے کسی علم (دینی مسئلہ) کے بارے میں پوچھا جائے اگر اس کے پاس اس مسئلہ کا حل ہو تو بتادے ورنہ وہ کہہ دے ''اللہ اعلم''۔ کیونکہ یہ بھی علم میں سے ہے کہ کوئی عالم جس مسئلہ کو نہ جانتا ہو اس کے بارے میں کہے ''میں اسے نہیں جانتا''۔ (مجموع رسائل ملا علی قاری: ج ٦ ص ٤١١-٤١٢۔ طبع مکتبہ معروفیہ کوئٹہ)

سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ اَفْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے بغیر علم کے فتوی دیا، آسمان اور زمین کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

(تاریخ دمشق: ج ٥٢ ص ٢٠ طبع بیروت ۔الفقیہ والمتفقہ للخطیب البغدادی: (١٠٤٣)

(مجموع رسائل ملا علی قاری: ج ٦ ص ٤٢٥۔ طبع مکتبہ معروفیہ کوئٹہ)

نیز ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَقَدْ قَالَ عُلَمَاؤُنَا اَيْضًا: اِنَّهُ اِذَا كَانَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ رِوَايَةً عَلٰى كُفْرِ اَحَدٍ وَ رِوَايَةٌ وَاحِدَةٌ عَلٰى اِسْلَامِهٖ فَيَنْبَغِيْ لِلْمُفْتِيْ اَنْ يَّعْمَلَ بِتِلْكَ الرِّوَايَةِ	نیز ہمارے علماء نے فرمایا: جب ننانوے روایات کسی شخص کے کفر پر ہوں اور ایک روایت اس کے اسلام پر ہو تو مفتی کے لیے مناسب ہے کہ وہ اس ایک روایت پر عمل کرے۔

(مجموع رسائل ملا علی قاری: ج۶ ص ۴۲۵ ۔طبع مکتبہ معروفیہ کوئٹہ ۔ ردالمحتار علی الدر المختار للشامی: ج۴ ص ۲۳۷)

امام ابن صلاح رحمہ اللہ (ت: ۶۴۳ھ) رقمطراز ہیں:

امام شافعی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ خاموش رہے، آپ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ جواب کیوں نہیں دیتے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حَتّٰى اَدْرِيَ الْفَضْلَ فِيْ سُكُوْتِيْ اَوْ فِي الْجَوَابِ

(میں جواب اس لیے نہیں دیتا) کہ میں پہلے معلوم کرلوں کہ میرے سکوت میں بہتری ہے یا جواب دینے میں۔ (ادب المفتی والمستفتی لابن الصلاح: ص ۷۹ ۔طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

نیز امام ابن الصلاح رحمہ اللہ لکھتے ہیں: حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے،

مَنْ اَجَابَ فِیْ مَسْئَلَةٍ فَیَنْبَغِیْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّجِیْبَ فِیْهَا اَنْ یَّعْرِضَ نَفْسَهٗ عَلٰی الْجَنَّةِ اَوِ النَّارِ وَكَیْفَ یَكُوْنُ خَلَاصُهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ یُجِیْبُ فِیْهَا

جو شخص کسی شرعی مسئلہ کے بارے میں جواب دینے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ اس مسئلہ کا جواب دینے سے پہلے اپنے آپ کو جنت یا جہنم پر پیش کرے اور یہ بھی کہ آخرت میں اس کی خلاصی کیسے ہوگی؟ پھر اس مسئلہ کا جواب دے۔

(ادب المفتی والمستفتی لابن الصلاح: ص ۸۰۔ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

نیز امام ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمان ابن الصلاح الشہر زوری رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

ہمیں امام خلیل بن احمد فراہیدی کے حوالہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے:

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُسْاَلُ عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَیَعْجَلُ فِي الْجَوَابِ فَیُصِیْبُ فَاَذُمُّهٗ وَیُسْاَلُ عَنْ مَسْاَلَةٍ فَیَتَثَبَّتُ فِي الْجَوَابِ فَیُخْطِیُٔ فَاَحْمَدُهٗ ہ

اگر ایک شخص سے کوئی شرعی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ جواب دینے میں جلدی کرے پھر وہ درست جواب بھی دے دے تو میں ایسے شخص کی مذمت کرتا ہوں، اور اگر کسی شخص سے کوئی شرعی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ جواب دینے میں جلد بازی سے کام نہ لے پھر وہ جواب دینے میں خطا بھی کر جائے تو میں ایسے شخص کی مدح سرائی کرتا ہوں۔

(ادب المفتی والمستفتی لابن الصلاح: ص ۸۲۔ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

نیز امام ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمان، ابن الصلاح الشہر زوری رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

سیدنا قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کے پاس ایک شخص نے آکر کوئی شرعی مسئلہ دریافت کیا تو حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں اس کو نہیں جانتا۔ وہ شخص کہنے لگا مجھے تو صرف آپ کے پاس بھیجا گیا، میں آپ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتا۔ تو حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَا تَنْظُرْ اِلیٰ طُوْلِ لِحْیَتِیْ وَ كَثْرَةِ النَّاسِ حَوْلِیْ وَاللّٰهِ مَا اُحْسِنُهٗ

میری لمبی داڑھی کی طرف اور میرے آس پاس موجود لوگوں کی کثرت کی طرف مت دیکھ، خدا کی قسم! میں اس مسئلہ کا جواب نہیں جانتا۔

تو حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے قریش کے ایک شیخ نے کہا:

اے بھتیجے! اس مسئلہ کا حل لازمی طور پر آپ نے ہی نکالنا ہے، خدا کی قسم! کسی مجلس میں آج تک میں نے تجھ سے زیادہ عقل مند اور سمجھ نہیں دیکھا۔

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَاللّٰهِ لَاَنْ يُّقْطَعَ لِسَانِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِمَا لَا عِلْمَ لِیْ بِهٖ

اللہ کی قسم! میری زبان کا کٹ جانا مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے اس سے کہ میں کسی مسئلہ کے بارے میں ایسی گفتگو کروں جس کا مجھے علم نہ ہو۔

(ادب المفتی والمستفتی لابن الصلاح: ص ۷۸۔ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

پڑوسی کو ستانا معمولی گناہ نہیں ہے

اَلْحَدِیثُ الثَّلَاثُونَ: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "لا قَلِیلَ مِنْ أَذَی الْجَارِ" رَوَاہُ الطَّبَرَانِی.

وَلِغَیْرِہٖ "لا قَلِیلَ مِنْ أَذَی الْمُسْلِمِ"

حدیث نمبر 30: ام المؤمنین سیدہ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی کو تکلیف دینا کوئی تھوڑا گناہ نہیں ہے۔

(اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا) دوسری روایت میں الفاظ یوں ہیں: مسلمان کو تکلیف دینا معمولی بات نہیں ہے۔ (بلکہ بہت بڑا گناہ ہے)۔

تخریج الحدیث: (مکام الاخلاق للطبرانی: رقم: ۲۳۹۔ الجامع الصغیر مع السراج المنیر: ج ۳ ص ۴۷۴۔ طبع دار النوادر الکویت۔ حلیۃ الاولیاء ومعرفۃ الاصفیاء: ج ۱۰ ص ۲۷۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ج ۸ ص ۱۷۰)

شرح الحدیث: شیخ الازھر ابو المکارم نجم الدین محمد بن سالم الحفنی (ت: ۱۱۸۱ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ الْمُنَاوِیُّ اَیْ اَذَی الْجَارِ غَیْرُ مَغْفُوْرٍ وَاِنْ کَانَ قَلِیلاً فَھُوَ وَاِنْ کَانَ قَلِیْلَ الْقَدْرِ لٰکِنَّہُ کَثِیْرُ الْوِزْرِ

امام مناوی فرماتے ہیں یعنی ایک پڑوسی کا دوسرے پڑوسی کو اذیت دینا ایسا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں اگرچہ اذیت تھوڑی ہو، کیونکہ یہ اذیت اگرچہ مقدار میں کم ہے لیکن گناہ میں زیادہ ہے۔

(حاشیۃ الحفنی علی الجامع الصغیر: ج ۳ ص ۴۷۴۔ طبع دار النوادر الکویت)

علامہ علی بن احمد نور الدین محمد عزیزی رحمہ اللہ قمطراز ہیں:

قَوْلُہٗ لَا قَلِیْلَ مِنْ اَذٰی الْجَار	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ''لا قلیل من اذی الجار'' اس
اَیْ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ لَا قَلِیْلٌ	کا مفہوم یہ ہے کہ پڑوسی کو تکلیف دینا بہت بڑا
فَاَدْنٰی اَذَاہُ عَظِیْمُ الْوِزْرِ	گناہ ہے یہ تھوڑا گناہ نہیں، کیونکہ پڑوسی کو ادنی
	تکلیف دینا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔

(السراج المنیر شرح الجامع الصغیر للعزیزی: ج ۳ ص ۴۷۴۔ طبع دار النوادر الکویت)

نوٹ : پڑوسی کے حقوق کے متعلق ہم نے کچھ احادیث مبارکہ گذشتہ احادیث کی شرح میں ذکر کردی ہیں۔ وہاں ملاحظہ کریں۔ وباللہ التوفیق

فحش گفتگو کی مذمت

اَلحَدِیثُ الحَادِی وَ الثَّلَاثُونَ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَاکَانَ الفُحْشُ فِی شَیْءٍ اِلا شَانَہٗ . "
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ فِی الصَّحِیحِ وھُوَ طَرَفٌ مِن حَدِیثٍ .

حدیث نمبر 31: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فحش جس شئ میں بھی ہوتا ہے اس کو عیب دار بنا دیتا ہے۔
(امام بخاری وامام مسلم رحمہما اللہ نے اس کو روایت کیا ہے اور یہ حدیث کا ایک حصہ ہے)

تخریج الحدیث :(صحیح البخاری۔کتاب الادب: رقم ۔صحیح مسلم ۔رقم ۲۱۶۵۔سنن ابو داود: رقم ۴۷۴۸۔ جامع الترمذی : رقم ۲۷۰۱ ۔شرح السنۃ :ج ۱۳ ص۱۷۲ ۔ سنن ابن ماجہ ۔کتاب الزھد :رقم:۴۱۸۵۔الادب المفرد:رقم۶۰۱۔سنن الترمذی:رقم ۱۹۷۴)

شرح الحدیث: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡغٰفِلٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ لُعِنُوۡا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَلَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ
(سورۃ النور:۲۳)

بے شک وہ لوگ جو عیب لگاتے ہیں انجان، پارسا ،ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں ، اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ

(سورۃ ق: ۱۷۔۱۸)

جب اس سے لیتے ہیں دو لینے والے ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں، کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

فحش گوئی قیامت کی علامت:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَسُوْءَ الْجِوَارِ

بلاشبہ قبیح قول وفعل، بدکلامی، گالی دینا اور پڑوس کا برا ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔

(مساوی الاخلاق للخرائطی: ص ۴۲ (۵۸) طبع موسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت)

بہترین اسلام اور مسلمان:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ

لا یعنی چیز کو ترک کر دینا انسان کے حسن اسلام کی علامت میں سے ہے۔

(الموسوعۃ لابن ابی الدنیا: ج ۷ ص ۲۷۔ طبع دار التوفیقیہ للتراث القاھرہ)

فحش گوئی سے خاموشی بہتر ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّسْلَمَ فَلْيَلْزَمِ الصَّمْتَ

جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ (ہر قسم کے خطرات و آفات سے) محفوظ رہے اسے چاہیے کہ وہ خاموشی کو لازم پکڑے۔

(الموسوعۃ لابن ابی الدنیا: ج ۷ ص ۸۔ طبع دار التوفیقیہ للتراث القاھرہ)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَمَتَ نَجَا

جو شخص خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔

(الموسوعۃ لابن ابی الدنیا: ج ۷ ص ۸۔ طبع دار التوفیقیہ للتراث القاھرہ)

اچھا کلام کرنے والے کے لیے جنت میں محلات:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ اَطَابَ الْكَلَامَ

بے شک جنت میں کچھ ایسے محلات ہیں جن کا ظاہر ان کے باطن سے دکھائی دے گا یہ محلات اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے والوں اور اچھا کلام کرنے والوں کے لیے

تیار کیے ہیں۔ (الموسوعۃ لابن ابی الدنیا: ج ۷ ص ۶۹ ۔طبع دار التوفیقیہ للتراث القاہرہ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْجَنَّةُ حَرَامٌ عَلٰى كُلِّ فَاحِشٍ يَدْخُلُهَا ہر بیہودہ کلام کرنے والے پر جنت کا داخلہ حرام ہوگا۔

(الموسوعۃ لابن ابی الدنیا: ج ۷ ص ۳ ۔طبع دار التوفیقیہ للتراث القاہرہ)

بیہودہ گوئی منافقت کا شعبہ ہے:

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَذَاءُ وَالْعَيُّ شُعْبَتَانِ مِنْ شُعَبِ النِّفَاقِ بیہودہ گوئی اور لایعنی گفتگو منافقت کے شعبوں میں سے دو شعبے ہیں۔

(جامع الترمذی)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ مرسلا روایت کرتے ہیں:

اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ خَطَايَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ خَوْضًا فِي الْبَاطِلِ قیامت کے دن سب سے زیادہ خطائیں اس کی ہوں گی جو زیادہ باطل میں خوض کرنے والا ہوگا۔

(الموسوعۃ لابن ابی الدنیا: ج ۷ ص ۱۳۷ ۔طبع دار التوفیقیہ للتراث القاہرہ)

غیر دیندار جب دین کے ٹھیکیدار بن جائیں تو دین پر افسوس کرنا چاہیے:

الحَدِیث الثَّانِي وَ الثلَا ثُونَ: عَنْ أَبِی أَیُّوبَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :لا تَبْكُوا عَلَى الدِّينِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ، وَلَكِنِ ابْكُوا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ . " رَوَاهُ الطَّبَرَانِي

حدیث نمبر 32: سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دیندار لوگ دین کے سربراہ بنیں تو تم دین پر مت رونا لیکن جب غیر دیندار لوگ دین کے سربراہ بن جائیں تو پھر تم دین پر رونا۔

(اس حدیث کو امام طبرانی رحمہ اللہ نے روایت کیا)

تخریج الحدیث: (المعجم الکبیر للطبرانی : ج ۴ ص ۱۵۸۔ رقم: ۳۹۹۹۔ طبع داراحیاء التراث العربی بیروت ۔مسند امام احمد: ج ۳۸ ص ۵۵۸۔ رقم: ۲۳۵۸۵۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۔ المستدرک للحاکم: ج ۴ ص ۵۱۵۔ شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام للسبکی: ص ۳۴۲۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

شرح الحدیث: حدیث مذکور مکمل یوں ہے۔

شیخ الاسلام امام تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی رحمہ اللہ (ت: ۷۵۶ھ) رقمطراز ہیں:

عبدالمطلب بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں:

أَقْبَلَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَإِذَا رَجُلٌ مُلْتَزِمٌ الْقَبْرَ فَأَخَذَ مَرْوَانُ بِرَقَبَتِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَاذَا تَصْنَعُ ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ إِنِّي لَمْ آتِ الْحَجَرَ وَلَمْ آتِ اللَّبِنَ إِنَّمَا جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَبْكُوا عَلَى الدِّينِ

إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلٰكِنِ ابْكُوْا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهٖ قَالَ الْمُطَّلِبُ وَذَالِكَ الرَّجُلُ اَبُوْاَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مروان بن حکم مدینہ طیبہ میں آیا اس نے دیکھا کہ ایک شخص (سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ) قبر اطہر کے ساتھ چمٹا ہوا ہے مروان نے ان کو ان کی گردن سے پکڑا پھر کہا: کیا تمہیں معلوم ہے تم کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے مروان کی طرف متوجہ ہو کر کہا میں کسی پتھر یا اینٹ کے پاس نہیں آیا ہوں میں اللہ عزوجل کے رسول کے پاس آیا ہوں۔ (اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) جب دین دار لوگ دین کے والی و سربراہ بن جائیں تو تم دین پر مت رونا لیکن جب بے دین لوگ دین کے سربراہ بن جائیں پھر تم دین پر رونا۔ مطلب نے کہا: یہ قبر اطہر کو چمٹے ہوئے شخص سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔

(شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام للسبکی: ص ۳۴۲، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

یاد رہے! امام حاکم رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین: ج ۴، ص ۵۶۰، طبع مکتبۃ الباز مکہ مکرمہ)

نیز اس حدیث مبارک کے لیے درج ذیل حوالہ جات بھی ملاحظہ کریں۔

(مسند الامام احمد بن حنبل: رقم ۲۳۰۷۴، طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج ۴ ص ۱۵۸، رقم ۳۹۹۹۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

(المعجم الاوسط للطبرانی: ج ۱۰ ص ۱۶۹ رقم ۹۳۶۲۔ طبع مکتبۃ معارف الریاض)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر للسیوطی والمناوی: ج ۶ ص ۳۸۹ رقم ۹۷۲۸۔ طبع المکتبۃ التجاریہ الکبریٰ القاهرہ)

درج بالا حدیث مبارک سے درج ذیل باتوں کی طرف واضح اشارہ ہے: کہ جب غیر دین دار دین متین کے ٹھیکدار بن جائیں تو ہمیں حکم ہے کہ تم ضرور افسوس کرنا

اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنا کہ الٰہ العالمین ! ہمیں صالح اور دین متین کے خیر خواہ حکمران عطا فرما۔ اور اس وعید میں وہ لوگ بھی داخل ہوں گے جو علم شریعت حاصل کیے بغیر علماء والا لبادہ اوڑھ کر بیٹھے ہیں اور بلا تامل و تفکر و تدبر و مطالعہ و مراجعت فتوے پر فتوی دے رہے ہیں، جبکہ وہ قرآن و حدیث کے فہم سے بالکل کورے ہیں۔

اور اس وعید میں وہ قاضی بھی داخل ہیں جو اپنے فیصلے شریعت سے ہٹ کر اپنی مرضی سے صادر کرتے ہیں یا کم علمی کی بنا پر ایسا کرتے ہیں۔ اور ایسے شخص کو جو علم شریعت سے ناواقف ہو دین دار لوگوں کا قاضی بنانا جائز ہی نہیں ہے۔ کما تقرر فی محلہ۔ یا شریعت کا علم ان کے پاس ہے مگر اپنی من مانی سے یا شریعت کے احکامات کو پس پشت ڈال کر اور خوف الٰہی سے بالاتر ہو کر محض چاپلوسی یا رشوت یا اس کے علاوہ کسی قبیح جرم میں ملوث ہو کر فیصلے صادر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جب عہدہ قضاء پر براجمان ہو جائیں تو اس وقت دین پر ضرور رونا چاہیے اور ان سے خلاصی کی بار بار دعا کرنی چاہئے۔

تنبیہ : میں نے ''زیارتِ قبرِ رسول ﷺ'' کے عنوان سے تفصیلی کام شروع کیا تھا اور بہت زیادہ کر بھی دیا ہے، مگر حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے تا حال نامکمل ہے، میری دلی خواہش ہے میں اس موضوع پر کچھ تفصیلا وہی کچھ لکھوں جو ہمارے ائمہ اکابرین کی تعلیمات و تشریحات کے عین مطابق ہو۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ کام بھی اپنے فضل و کرم سے مکمل کرا دے گا۔

اس حوالہ سے کچھ تفصیل راقم کی کتاب ''تاریخ وفضائل مدینہ طیبہ'' میں موجود ہے، اور یہ کتاب درحقیقت امام ابن نجار رحمہ اللہ (ت:۶۴۳ھ) کی تصنیف:

''الدرة الثمينة فی اخبار المدينة'' کا ترجمہ ہے اور اس کا مطالعہ مفید رہے گا۔

یاد رکھئے! الحمدللہ راقم کی یہ کتاب مکتبہ کریمیہ جوہر ٹاؤن لاہور سے (320) صفحات پر مشتمل عمدہ طباعت کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے۔

کسی بھی شخص کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے

اَلْحَدِيثُ الثَّالِثُ و الثَّلاثُونَ: عَنْ أَبِی بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ":لا تَحقِرَنَّ أَحَداً مِنَ الْمُسلِمِينَ فَإِنَّ صَغِيرَ الْمُسلِمِينَ عِندَ اللهِ كَبِيرٌ. " أَسنَدَهُ أَبُو مَنصُورِ الدَّيلَمِیّ فی (مُسنَدِ الفِردَوسِ)

حدیث نمبر 33: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو حقیر مت سمجھو کیونکہ مسلمانوں کا صغیر (عمل) اللہ عزوجل کے ہاں بڑا (عمل) ہے۔

(امام ابومنصور دیلمی نے ''مسند الفردوس'' میں اس حدیث کو سند کے ساتھ بیان کیا ہے)

تخریج الحدیث: (مسند الفردوس: رقم:۷۸۱۳، طبع بیروت)

شرح الحدیث: درج بالا حدیث کی شرح کے لئے مزید کچھ فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

مومن ہونے کا معیار:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَ سَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ

جب تمہاری نیکی اور اچھائی تمہیں اچھی لگے اور برائی تمہیں بری لگے تو تم مومن ہو۔

(الجامع الصغیر للسیوطی: ص ۴۷ (۶۷۷)۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

مسلمان مومن کی شان: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا

مومن کا قتل اللہ کے ہاں ساری دنیا کے ختم ہو جانے سے زیادہ عظیم (ہولناک) ہے۔

(الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر للنبہانی: ج ۶، ص ۱۳۱ (۸۴۶۰)، طبع دار ارقم بیروت)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضور خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهٗ وَ عِرْضُهٗ وَ دَمُهٗ من الشر ان يحقرا خاه المسلم

ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال، عزت اور خون حرام ہے اس کے شر میں سے ایک بات یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

(سنن ابوداود: رقم ۴۸۸۲۔ سنن ابن ماجہ رقم ۳۹۳۳)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ مومن کو تکلیف پہنچانے والا یا مومن کو دھوکہ دینے والا لعنتی ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی: ص ۴۷ (۶۷۷)۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

مسلمان مومن کی عزت کعبہ معظّمہ سے زیادہ ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر بلند آواز سے فرمایا: اے ان لوگوں کی جماعت! جو اپنی زبانوں سے تو ایمان لے آئے مگر ان کے دلوں تک ابھی ایمان نہیں پہنچا۔ تم مسلمانوں کو ایذا مت دو اور ان کے عیوب نکالنے کے پیچھے مت پڑو اور ان کی عزتوں کے در پئے نہ ہو، کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے در پئے ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو بے عزت کیے بغیر نہیں چھوڑے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی عزت کے در پئے ہوگا اسے ذلیل و رسوا کر دے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے وسط میں ہو۔ حضرت نافع کہتے ہیں: وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ مَا اَعْظَمَكِ وَ اَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن کعبہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: تیری کتنی عظمت ہے اور تیری حرمت کس قدر عظیم ہے لیکن مومن اللہ عزوجل کے ہاں تجھ سے زیادہ عزت و عظمت والا ہے۔

(جامع الترمذی: ج ۲ ص ۴۶۷ (۱۹۹۲)، ابواب البر والصلۃ، طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اُمت کے لوگ کب خیر پر رہیں گے؟

اَلحَدِیثُ الرَّابِع و الثَّلا ثُونَ: عَنْ عَبدِ الله بنِ عَمرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ " :لا تزَالُ أُمَّتِی بِخَیرِ مَا أَخذُوا العِلْمَ عَنْ أَکَابِرِهِمْ ، - أخرَجَهُ :أَبُو نُعَیمِ فِی (الحِلیَةِ)

حدیث نمبر 34: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کے لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک وہ اپنے اکابر سے علم حاصل کرتے رہیں گے۔

(اس حدیث کو امام ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں روایت کیا)

تخریج الحدیث: امام ابو نعیم رحمہ اللہ کی کتاب ''حلیۃ الاولیاء ومعرفۃ الاصفیاء'' سے مجھے یہ حدیث مبارک درج بالا الفاظ کے ساتھ تا حال نہیں ملی، تتبع اور تصفح جاری ہے۔

شرح الحدیث: درج بالا حدیث کی شرح کے لئے مزید کچھ فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

اکابر علماء کا مقام ومرتبہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ سُرُجُ الدُّنیَا وَ مَصَابِیحُ الْآخِرَةِ

اہل علم کی پیروی کرو کیونکہ یہ دنیا کے چراغ اور آخرت کے دیوے (روشن چمکتے چراغ) ہیں۔

(الجامع الصغیر للسیوطی: ص ۱۳ رقم: ۹۴_طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَرَکَۃُ فِیْ اَکَابِرِنَا فَمَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُجِلَّ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا

ہمارے اکابرین میں برکت ہے سو جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(الفتح الکبیر للنبہانی: ج ۱ ص ۳۹۰ (رقم: ۵۶۴۸)۔ طبع دار ارقم بیروت)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ ھٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ

بے شک یہ علم دین ہے سو تم خوب غور و فکر کرو کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

(ایضاً۔ ص ۳۹۶ رقم: ۴۶۷۰)

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ ارشاد فرمایا:

جَالِسُوا الْکُبَرَاءَ وَسَائِلُوا الْعُلَمَاءَ وَخَالِطُوا الْحُکَمَاءَ

اپنے بڑوں کی ہمنشینی اختیار کرو اور اہل علم سے مسائل کا حل کرواؤ اور دانشور لوگوں کے پاس آنا جانا رکھو۔

(الفتح الکبیر للنبہانی: ج ۱ ص ۵۳۵ (۵۷۰۴)۔ طبع دار ارقم بیروت)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْخَیْرُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ   خیر اور برکت تمہارے اکابر کے ساتھ ہے۔

(التنویر شرح الجامع الصغیر للصنعانی: ج٦ص٦٠(٤١٣٥)۔طبع مکتبہ دار السلام ریاض)

امام محمد عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اس سے مراد علماء اور اولیاء کرام ہیں اگرچہ عمر کے لحاظ سے چھوٹے ہوں۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی: ج٣ص٥١٠۔طبع دار المعرفۃ بیروت)

زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی فضیلت

اَلْحَدِیثُ الخَامِس و الثَّلَاثُونَ: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ":مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ "   أَخرَجَهُ :البُخَارِيُّ

حدیث نمبر 35: سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے دو جبڑوں کے درمیان اور اپنی دو ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں کی ضمانت دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

تخریج الحدیث: (صحیح البخاری۔کتاب الرقاق:رقم ٦٤٧٤۔ جامع الترمذی: رقم ٢٤٠٨۔
السنن الکبریٰ للبیہقی: ج٨ص١٦٦،طبع دار النوادر بیروت)

شرح الحدیث: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص اپنی زبان سے ہر وہ بات نہ بولے جو لایعنی ہو: مثلاً گالی گلوچ، غیبت، چغلی، گستاخی اور کلمات شرک وغیرہ بلکہ ہر وہ قول جس کی شریعت مطہرہ کی طرف سے اجازت نہ ہو۔

شارح بخاری امام ابن بطال رحمہ اللہ کا قول:

امام ابن بطال رحمہ اللہ (ت:۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ اَعْظَمَ الْبَلَاءِ عَلَى الْمَرْءِ فِي الدِّيْنِ لِسَانُهُ وَ فَرْجُهُ فَمَنْ وُقِيَ شَرَّهُمَا وُقِيَ اَعْظَمَ الشَّرِّ

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دین کے سلسلے میں بندہ پر سب سے بڑی بلا اور مصیبت اس کی زبان اور شرمگاہ ہے جو شخص ان دونوں کے شر سے محفوظ ہو گیا وہ سب سے بڑے شر سے محفوظ ہو گیا۔ (حاشیہ الحفنی علی الجامع الصغیر: ج۳ص۳۹۶۔طبع دارالنوادر بیروت)

امام داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "مَابَيْنَ اللَّحْيَيْنِ" سے مراد "مُنہ" ہے، اور یہ انسان کے اقوال، کھانے، پینے اور تمام اشیاء کو شامل ہے جن کی ادائیگی منہ سے کی جاتی ہے۔

نیز حدیث میں ارشاد فرمایا: "اپنی دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی مجھے ضمانت دے" اس سے مراد شرمگاہ ہے، یعنی اپنی شرمگاہ کو حلال جگہ میں استعمال کرے اور حرام جگہ استعمال کرنے سے باز رہے۔ یعنی نکاح کر کے اپنی زوجہ سے ہمبستر ہو، نکاح کے بغیر کسی خاتون سے زنا نہ کرے، کیونکہ زنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ یاد رکھئے! لواطت کی حرمت بھی حدیث ھذا میں داخل ہے۔ (حاشیہ الحفنی :ج۳ص۳۹۶۔طبع دارالنوادر بیروت)

خلاصہ یہ ہے کہ نطقِ لسان ہر مطلوب کے حصول میں اصلِ عظیم ہے، سو جب بندہ صرف حق وصواب منہ کے ساتھ بولے گا وہ ہر نقصان سے محفوظ رہے گا، بصورت دیگر نقصان ہی نقصان ہوگا۔ (کما جربناہ مراراً)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُتِبَ عَلَىٰ اِبْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذَالِكَ لَا مُحَالَةَ اَلْعَيْنَانِ زِنَا هُمَا النَّظْرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَا هُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَا هَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَ زِنَاهَا الْخُطىٰ وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَالِكَ وَيُكَذِّبُهُ

ابن آدم پر زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے وہ اس کو ضرور پانے والا ہے آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا گفتگو ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا چلنا ہے اور دل خواہش اور تمنا کرتا ہے جبکہ شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح: رقم ۸۶ ـ صحیح البخاری: رقم ۶۳۴۳ ـ صحیح مسلم: ۲۶۵۷ رقم)

یاد رکھئے! حضرت مؤلف قدس سرہ العزیز اس حدیث سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اپنی زبان سے دوسرے مسلمانوں کو گالی، غیبت، چغلی وغیرہ کی صورت میں تکلیف نہیں دینی چاہیے۔ اور یہ استدلال ہماری گذشتہ تقریر وتوضیح سے واضح ہے، کیونکہ مسلمان کو مطلقاً کسی بھی طرح سے ایذاء دینا گناہ ہے۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل ارشاد مبارک ذرا توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں:

كُلُّ مُؤْذٍ فِي النَّارِ — ہر وہ شخص جو کسی بھی طرح دوسرے مسلمان کو ایذاء دے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(الفتح الکبیر مع الجامع الصغیر للسیوطی: رقم ۸۷۸۰۔ص ۱۶۲۔طبع دار ارقم بیروت)

علامہ حفنی رحمہ اللہ (ت ۱۱۸۱ھ) فرماتے ہیں:

اس حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں لوگوں کو ایذاء پہنچائے گا بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کا عذاب دے گا۔

(حاشیہ الحفنی علی الجامع الصغیر: ج ۳ ص ۴۔طبع دار النوادر بیروت)

یاد رہے! علامہ حفنی کے بقول حدیث مذکور کی سند حسن ہے۔

(حاشیہ الحفنی علی الجامع الصغیر: ج ۳ ص ۴۔طبع دار النوادر بیروت)

اُم المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعا روایت ہے:

كَلَامُ ابْنِ آدَمَ كُلُّهُ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ نَهْيًا عَنْ مُّنْكَرٍ أَوْ ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ — ابن آدم کا ہر کلام اس کے لیے وبال ہے سوائے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے اور اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کے۔

(الفتح الکبیر مع الجامع الصغیر: رقم ۸۸۵۶،ص ۱۶۹۔طبع دار ارقم بیروت)

زبان کے محافظ کے لیے دعاءِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

رَحِمَ اللهُ مَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ وَعَرَفَ زَمَانَهُ وَ اسْتَقَامَتْ طَرِيْقَتُهُ

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم وکرم فرمائے جو اپنی زبان کی حفاظت کرے اور

اپنے زمانے کے لوگوں کو پہچانے اور اس کا طریقہ (سیرت، عادت) مستقیم ہو۔

(الجامع الصغیر للسیوطی: رقم ۴۴۴۰۔ص ۲۷۲۔طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

اچھی گفتگو بہترین عمل: حضرت ابو طلحہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلیٰ اللّٰہِ حِفْظُ اللِّسَانِ زبان کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ہاں سب اعمال سے محبوب ترین عمل ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی: رقم ۲۰۱ص ۱۹۔طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

غصہ کرنے سے ممانعت کا بیان

الحدیثُ السَّادِس و الثَّلَاثُونَ: عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :أَوْصِنِی .قَالَ " :لا تَغْضَبْ "فَرَدَّدَ مِرَارًا؛ فَقَالَ " :لا تَغْضَبْ . " أَخْرَجَهُ الْبُخَارِی

حدیث نمبر 36: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور رسالت مآب ﷺ سے عرض کی: مجھے وصیت فرمائیں۔تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا تم غصہ مت کرنا۔اس نے بار بار کہا مجھے وصیت فرمائیں۔آپ ﷺ نے ہر بار اسے ارشاد فرمایا تم غصہ نہ کرنا۔

تخریج الحدیث: (صحیح البخاری۔کتاب الادب : رقم ۶۱۱۶۔طبع موسسۃ الرسالۃ ناشرون ۔ جامع الترمذی : رقم ۲۰۲۰۔السنن الکبریٰ للبیہقی : ج ۱۰ص ۱۰۵، طبع دار النوادر بیروت ۔ شرح السنۃ : ج ۱۳ ص ۱۵۹۔صحیح ابن حبان: رقم ۱۹۷۲)

شرح الحدیث: درج بالا حدیث کی شرح کے لئے مزید کچھ فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (آل عمران: ۱۳۴)

وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور مقام پر ایک صحابی کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ وَكَظْمِ الْغَيْظِ

میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور نرمی و آسانی کرنے اور غصہ پینے کی وصیت کرتا ہوں (حکم دیتا ہوں)۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی: ص ۱۶۴۔ طبع مؤسسۃ الکتب الثقافیہ)

غصہ ختم کرنے کا علاج : حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْغَضَبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنْ نَّارٍ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَآءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ	غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور بلا شبہ آگ کو پانی کے ساتھ بجھایا جاتا ہے، جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے اسے چاہیے کہ وہ وضو کرلے۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی :ص ۱۶۴۔طبع مؤسسۃ الکتب الثقافیہ)

غصہ پی جانے کی فضیلت:

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَظَمَ غَيْظَهٗ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اِنْفَاذِهٖ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى خيرہ من اى حور العين شاء	جو شخص اپنے غصہ کو نافذ کرنے پہ قدرت رکھنے کے باوجود پی جائے بروز قیامت اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ حورعین میں سے جسے چاہے پسند کرلے۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی :ص ۱۶۲۔طبع مؤسسۃ الکتب الثقافیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنو! غصہ آگ کا انگارہ ہے۔ جو ابن آدم کے پیٹ میں جلایا جاتا ہے۔ کیا تم

دیکھتے نہیں ہو جب وہ غصہ کرتا ہے تو اس کی آنکھیں کیسے سرخ ہو جاتی ہیں اور اس کی رگیں کیسے پھول جاتی ہیں، سو جب تم میں سے کسی کو غصہ آنے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ زمین پر لیٹ جائے۔ سنو! سب سے بہترین شخص وہ ہے جس کو غصہ بہت کم آتا ہے اور جلد ختم ہو جاتا ہے۔ اور بد بخت ہے وہ شخص جسے غصہ جلدی آتا ہے اور دیر سے ختم ہوتا ہے۔ (مساویٔ الاخلاق للخرائطی: ص ۱۵۱۔ طبع مؤسسۃ الکتب الثقافیہ)

اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:

کیا تمہیں معلوم ہے کہ پہلوان کون ہے؟ ہم نے عرض کیا پہلوان وہ ہے جو مردوں کو بچھاڑ دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّدِیْدَ کُلَّ الشَّدِیْدِ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ — سب سے بڑا پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر کنٹرول کر لے۔

(مساویٔ الاخلاق للخرائطی: ص ۱۶۵۔ طبع مؤسسۃ الکتب الثقافیہ)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ کَفَّ غَضَبَهٗ کَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَه — جو شخص اپنے غصے کو روکے گا (نافذ نہیں کرے گا) اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب روک دے گا۔

(مساویٔ الاخلاق للخرائطی: ص ۱۶۰۔ طبع مؤسسۃ الکتب الثقافیہ)

سیدہ ام ھانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی دعا سکھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یوں دعا مانگو:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْلِی ذَنْبِی وَاَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ

اے اللہ! اے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب میرے گناہ معاف فرما اور میرے دل کے غصہ کو ختم کر دے اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے مجھے پناہ عطا فرما۔

(مساویٔ الاخلاق للخرائطی :ص ۱۶۱۔طبع موسسۃ الکتب الثقافیہ)

مال دار ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگنے والے کا گناہ

الحدیث السابع و الثلاثون: عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : مَنْ سَأَلَ مِنْ غَیْرِ فَقْرٍ فَکَأَنَّمَا یَأْکُلُ الْجَمْرَ ، رواہُ الطَّبَرانِی وصَحَّحَہُ ابنُ خُزَیمَةَ وأَصلُہُ عِندَ التِّرمِذِی

حدیث نمبر 37: سیدنا حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بغیر فقر اور محتاجی کے لوگوں سے مانگتا ہے گویا وہ آگ کا انگارہ کھاتا ہے۔(اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا اور امام ابن خذیمہ نے اس کو صحیح قرار دیا اور اس حدیث کی اصل امام ترمذی کے ہاں ہے)

تخریج الحدیث: (مسند امام احمد: ج۲۹ص ۵۲۔رقم: ۱۷۵۰۸۔طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت ۔صحیح ابن خزیمہ :رقم: ۲۴۴۴۔جامع الترمذی: رقم: ۶۵۳)

شرح الحدیث: یہ حدیث اور اس طرح کی متعدد احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ بلا وجہ سوال کرنا حرام ہے۔

اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بلا ضرورت لوگوں سے مانگنا حرام ہے۔

آج کل ہمارے معاشرے میں بلا وجہ سوال کرنا بہت عام ہو چکا ہے، لہذا صدقات و زکوۃ وغیرہ نہایت چھان بین کر کے مستحقین تک پہنچانی چاہیے ۔

اس حوالہ سے ہم چند احادیث طیبہ ذکر کر دیتے ہیں۔ فنقول وباللہ التوفیق:

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ

تم میں سے ایک شخص مسلسل سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

(صحیح مسلم: رقم ۱۰۴۰۔ مسند امام احمد: رقم ۴۶۳۸)

اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (صدقہ دینے کے حوالے سے) وعظ و نصیحت کر رہے تھے اور لوگوں کو سوال نہ کرنے کی نصیحت کر رہے تھے۔ اسی خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا:

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسَّافِلَةُ السَّائِلَةُ

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے جبکہ نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

(صحیح مسلم: رقم ۱۰۳۳)

مال بڑھانے کے لئے کسی شخص کا سوال کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا سَأَلَ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ

جو شخص مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے مانگتا ہے وہ آگ کے انگاروں کا سوال کرتا ہے اب اس کی مرضی خواہ کم سوال کرے یا زیادہ۔

(مسند امام احمد: رقم ۷۱۶۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک عمدہ مثال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی:

لَاَنْ يَّحْتَزِمَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلُهَا عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعُهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْأَلَ رَجُلًا يُعْطِيْهِ اَوْ يَمْنَعُهٗ

تم میں سے کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اٹھا کر اپنی پشت پر لادے پھر اس کو فروخت کرے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی شخص سے سوال کرے اور اس کو کچھ دے یا نہ دے۔

(صحیح مسلم: رقم ۱۰۴۲۔ مسند امام احمد رقم ۹۸۶۸)

مال دار ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگنے والے کی سزا

الحَدِیثُ الثَّامِن و الثَّلَا ثُونَ: وَلِاَبِی دَوادَ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنظَلِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ " :مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا یُغْنِیهِ ؛ فَإِنَّمَا یَسْتَکْثِرُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

حدیث نمبر 38: امام ابوداؤد اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کو لوگوں سے مانگنے سے بے نیاز کرتا ہو تو ایسا شخص بلاشبہ جہنم کی آگ کی زیادہ رغبت کرتا ہے۔

تخریج الحدیث: (سنن ابی داود۔ کتاب الزکاۃ: رقم ۱۶۲۹۔ صحیح ابن حبان: رقم ۵۴۵)

شرح الحدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُبْغِضُ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ بے شک اللہ عزوجل لپٹ لپٹ کر سوال کرنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ا ص ۱۸۹۔ طبع مصطفی البابی الحلبی مصر)

مانگے بغیر کسی سے کوئی چیز قبول کرنا:

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عطیہ بھیجا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ عطیہ واپس کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیوں

واپس کر دیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ نے خود فرمایا ہے کہ کسی کے لیے کسی سے کچھ لینا درست نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مانگ کر کسی سے کچھ لینا نہیں چاہیے اور جو چیز تم کو بن مانگے دی جائے تو اسے لے لو کیونکہ وہ رزق ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا اَسْأَلُ اَحَدًا شَیْئًا وَلَا یَاْتِیْنِیْ شَیْءٌ مِنْ غَیْرِ مَسْاَلَۃٍ اِلَّا اَخَذْتُہٗ

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں کسی سے کوئی سوال نہیں کروں گا اور جو بھی بن مانگے میرے پاس آئے گا میں اسے قبول کروں گا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ا ص ۱۸۷۔ طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ شَیْئًا مِنْ ھٰذَا الْمَالِ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّسْاَلَہٗ فَلْیَقْبَلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ رِزْقُہٗ سَاقَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ

جس شخص کو اللہ تعالیٰ کسی سے بن مانگے کچھ مال عطا کر دے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے قبول کرے کیونکہ یہ اس کا رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ا ص ۱۸۷۔ طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ (ت: ۹۷۴ھ) لکھتے ہیں:

اصرار کر کے لپٹ لپٹ کر بلا حاجت لوگوں سے مانگنا کبیرہ گناہ ہے، لیکن اگر سائل بہت ہی مجبور ہو اور مسئول ظلماً اس کو نہ دے رہا ہو تو دریں صورت اس کا مانگنے پر اصرار کرنا حرام نہیں ہے (بلکہ مباح ہے)۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ا ص ۱۷۶۔ طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

اَلَّذِیْ یَسْئَلُ النَّاسَ مِنْ غَیْرِ حَاجَةٍ کَمَثَلِ الَّذِیْ یَلْتَقِطُ الْجَمْرَ

جو شخص بلا ضرورت وحاجت لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ منہ میں انگارہ رکھنے والے شخص کی طرح ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ا ص ۱۸۴۔ طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ یَّتَکَفَّلُ لِیْ اَنْ لَّا یَسْئَلَ النَّاسَ شَیْئًا اَتَکَفَّلُ لَہٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَکَانَ لَایَسْئَلُ اَحَدًا شَیْئًا

کون مجھے ضمانت دے گا کہ وہ لوگوں سے کسی شی کا سوال نہیں کرے گا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان نے کہا: میں ضمانت دیتا ہوں، پھر وہ کسی شخص سے کسی شی کا سوال نہیں کرتے تھے۔

(مشکوۃ شریف: رقم ۱۸۵۷۔ طبع دار ابن حزم) الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ا ص ۱۸۷۔ طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

مَنِ اسْتَعَفَّ عَفَّہُ اللّٰہُ وَمَنِ اسْتَغْنٰی اَغْنَاہُ اللّٰہُ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ

وَلَهٗ عِدْلُ خَمْسِ اَوَاقٍ فَقَدْ اَلْحَفَ

جو شخص عفت اختیار کرے گا (لوگوں سے بلاضرورت سوال نہیں کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں سے محفوظ کر دے گا۔ اور جو شخص لوگوں سے بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالی اس کو بے نیاز کر دے گا اور جو شخص لوگوں سے سوال کرے گا حالانکہ اس کے پاس پانچ اوقیہ کے برابر ہو۔ بلاشبہ اس نے الحاف کیا (لپٹ لپٹ کر سوال کیا)۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر: ج ۱، ص ۱۸۴۔ طبع مصطفیٰ البابی مصر)

بعض روایات میں ہے چالیس درہم اور بعض روایات میں ہے ایک اوقیہ کی قیمت جتنا پیسہ یا مالیت جس کے پاس ہو پھر وہ سوال کرتا ہے تو ایسا شخص الحاف کی حد میں چلا گیا۔ یعنی وہ لوگوں سے لپٹ لپٹ کر سوال کرنے والوں میں شامل ہو گیا اور لوگوں سے لپٹ لپٹ کر سوال مانگنا حرام ہے، کما تقدم۔ فافھم

جسمانی صحت مند شخص کے لیے سوال کرنا حلال نہیں ہے:

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ — بے شک سوال کرنا غنی کے لیے حلال ہے نہ طاقت وقوت والے کے لیے۔

(سنن الترمذی: رقم ۶۵۲۔ المستدرک للحاکم: ج ۱ ص ۴۰۷)

لوگوں سے مانگنے والا اپنے اوپر محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے

اَلحَدِیثُ التَّاسِع و الثَّلا ثُونَ: عَنْ أَبِی کَبْشَةَ الأَنَّمَارِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَا فَتَحَ عَبْدٌ عَلٰی نَفسِه بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ۔ أَخرَجَهُ :التِّرمِذِیُّ وھُو طَرَفٌ مِن حدیث

حدیث نمبر 39: سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے وہ (درحقیقت) اپنے اوپر فقر کا دروازہ کھولتا ہے۔

(اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث مبارک کا ایک حصہ ہے)

تخریج الحدیث: (جامع الترمذی: کتاب الزھد، رقم:۲۳۲۵۔طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت)

نوٹ: اس حدیث کی شرح کے لئے گذشتہ احادیث کے تحت بیان کردہ فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

لوگوں سے لپٹ لپٹ کر سوال کرنے والے کی مذمت

الْحَدِيثُ الْاَرْبَعُوْنَ : عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ . "

أَخْرَجَهُ :مُسْلِم

حدیث نمبر 40: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (مجھ سے) لپٹ لپٹ کر سوال نہ کیا کرو اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص مجھ سے کسی شئی کا سوال کرے اور میں نہ ناخوشی سے اس کو عطاء کروں تو ناخوشی سے اس کو میری دی ہوئی چیز میں اس کے لئے برکت کیسے ہوگی۔

تخریج الحدیث: (صحیح مسلم۔کتاب الزکاۃ: رقم ۱۰۳۸۔ مسند امام احمد۔ج ۲۸ص ۱۰۳: رقم ۱۶۸۹۳) مسند الحمیدی: رقم ۶۰۴ ۔السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۴ص ۱۹۶، طبع دار النوادر بیروت۔ المستدرک للحاکم: ج ۲ص ۶۲۔تاریخ بغداد: ج ۱۴ص ۲۷۶)

شرح الحدیث: درج بالا حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ بلا ضرورت کسی سے کچھ مانگنا درست نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص کسی حاکم سے یا کوئی ملازم اپنے مالک سے عطیہ بلا ضرورت مانگتا ہے تو یہ درست نہیں ہے، بلکہ اگر کوئی شخص اپنے مال میں اضافہ کرنے کے لیے کسی سے سوال کرتا ہے تو یہ بھی درست نہیں ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ (صحیح مسلم مع شرح فتح المنعم: رقم ۲۰۸۶۔ طبع دار الشروق قاہرہ)

جو شخص لوگوں سے اپنا مال بڑھانے کے لیے سوال کرتا ہے وہ یقیناً آگ کے انگاروں کا سوال کرتا ہے (اب اس کی مرضی) چاہے تو کم سوال کرے یا زیادہ سوال کرے۔

امام شرف الدین نووی رحمہ اللہ کے حوالے سے شیخ موسیٰ شاہین لکھتے ہیں:

قَالَ النَوَوِيُّ وَاتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَى النَّهْيِ عَنِ السُّؤَالِ اِذَا لَمْ تَكُنْ ضَرُوْرَةٌ وَ اخْتَلَفَ اَصْحَابُنَا فِيْ سُؤَالِ الْقَادِرِ عَلَى الْكَسْبِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ اَلْاَصَحُّ اَنَّهَا حَرَامٌ لِظَاهِرِ الْاَحَادِيْثِ وَالثَّانِي حَلَالٌ مَعَ الْكَرَاهَةِ بِثَلَاثَةِ شُرُوْطٍ اَنْ لَّا يُذِلَّ نَفْسَهٗ وَلَا يُلِحَّ فِي السُّؤَالِ وَلَا يُؤْذِيَ الْمَسْؤُلَ فَاِنْ فَقَدَ اَحَدُ هٰذِهِ الشُّرُوْطِ فَهِيَ حَرَامٌ بِالْاِتِّفَاقِ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب سوال کرنے کی ضرورت نہ ہو تو سوال کرنا منع ہے۔ اور ہمارے اصحاب کا اس شخص کے سوال کرنے کے بارے میں دو وجہوں پر اختلاف ہے جو کمانے پر قدرت رکھتا ہے۔ زیادہ صحیح وجہ یہ ہے کہ یہ حرام ہے، احادیث طیبہ کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ کراہت کے ساتھ حلال ہے مگر تین شرائط کے ساتھ۔ وہ اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے، سوال کرنے میں اصرار نہ کرے اور مسئول (جس

سے مانگ رہا ہے) کو تکلیف نہ دے اگر ان تین شروط میں سے کوئی ایک شرط مفقود ہوئی تو سوال کرنا بالاتفاق حرام ہے۔ (فتح المنعم شرح صحیح مسلم: ج ۴ ص ۴۰۰۔ طبع دار الشروق قاھرہ مصر)

شیخ موسیٰ شاھین مزید لکھتے ہیں: وَالَّذِیْ تَسْتَرِیْحُ اِلَیْهِ النَّفْسُ اَنَّ سُؤَالَ الْقَادِرِ عَلَی الْکَسْبِ مَعَ وُجُوْدِ فُرَصِ الْعَمَلِ حَرَامٌ لِاَنَّ الْاِسْلَامَ یُحَارِبُ الْبَطَالَةَ وَالضُّعْفَ وَالْکَسَلَ وَ یَاْمُرُ بِالْعَمَلِ وَالْقُوَّةِ وَالضَّرْبِ فِی الْاَرْضِ

اور نفس اس بات کی طرف مطمئن ہوتا ہے کہ کام کاج کی فرصت اور موقع پانے کے ساتھ کمائی پر قدرت رکھنے والے شخص کے لیے سؤال کرنا حرام ہے، کیونکہ اسلام بے کار رہنے والے سے اور ضعف و سستی سے اعلان جنگ کرتا ہے۔ اور مصروف رہنے، مضبوط وقوی ہونے اور زمین پر چلنے کا حکم دیتا ہے اگر چہ پشت پر لکڑیوں کا گٹھا رکھنا پڑے۔

چنانچہ امام طبرانی رحمہ اللہ نے "المعجم الاوسط" میں روایت کیا ہے کہ دو شخص حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ تقسیم فرما رہے تھے تو ان دونوں نے بھی صدقہ کا سؤال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نگاہ مبارک کو اٹھایا اور جھکایا تو ملاحظہ فرمایا کہ وہ دونوں طاقتور اور صحیح وسلامت ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دونوں اگر چاہو تو میں تم کو عطا کردوں لیکن مالدار، طاقتور اور روزی کمانے کے لائق شخص کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے۔ تو جیسے مالدار شخص کا سؤال کرنا حرام ہے ایسے ہی طاقتور روزی کمانے کے لائق شخص کے لیے بھی سؤال کرنا حرام ہے۔

(فتح المنعم شرح صحیح مسلم: ج ۴ ص ۴۰۰۔ طبع دار الشروق قاھرہ مصر)

اختتامی کلمات از حضرت مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ:

ان احادیث کے مُخرج کہتے ہیں: شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے بروز جمعرات دس (۱۰) ماہ رجب ۸۵۱ھ میں ان احادیث کو تحریر فرمایا۔

حَامِداً لِلّٰہِ وَمُصَلِّیاً عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ مُسَلِّماً

اور مؤلفِ نسخہ ہذا کے نواسے یوسف بن شاہین نے ذیقعدہ ۸۷۰ھ میں اس نسخہ کو نقل کیا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالِمِیْنَ۔

اختتامی کلمات از مُترجم وشارح غفرلہ:

اللہ عزوجل کے فضل وکرم اور اس کے پیارے رسول خاتم النبیین سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت کے طفیل کتاب ہذا کا ترجمہ اور شرح پایہ تکمیل کو پہنچ چکے۔

الٰہ العالمین عزوجل! آپ کی بارگاہ عالیہ میں عاجزانہ دعا ہے کہ محض اپنے فضل وکرم سے حضرت مؤلف حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اور بندہ محتاج راقم الحروف کی اس عاجزانہ کوشش کو مقبول ومنظور فرمائیں اور اس کتاب کو مقبولیت تامہ نصیب فرمائیں، اور اس کے مؤلف، مترجم، معاونین، قارئین اور جملہ اہلِ اسلام کی بخشش اور مغفرت فرمادیں۔

ابواحمد محمد اللہ بخش قادری تونسوی

خطیب: جامع مسجد سید الکونین (117) k بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

بروز بدھ: بوقت: ۹:۳۰۔ صفر المظفر ۱۴۳۹ھ ۔ ۲۵۔۱۰۔۲۰۱۷

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

علامہ مفتی محمد اللہ بخش قادری تونسوی

کی دیگر اہم مطبوعہ تصانیف
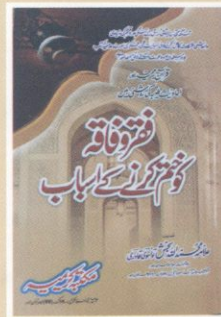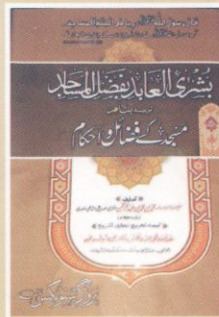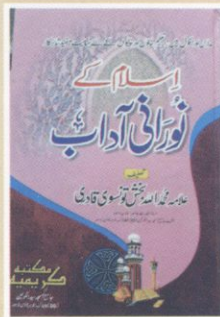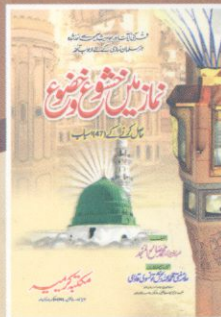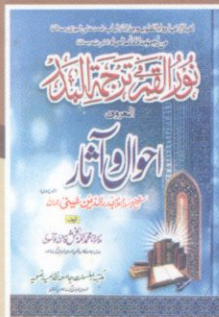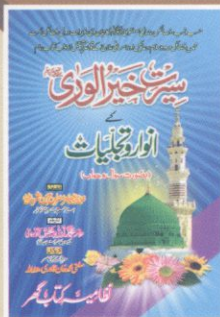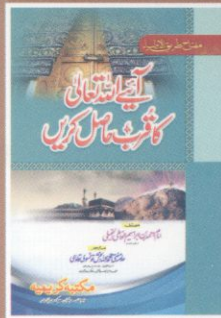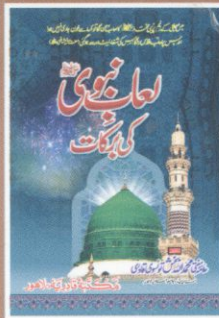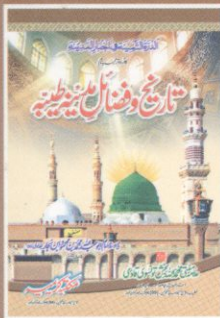
رابطہ برائے حصول کتب

جامع مسجد سید الکونین۔ (117)K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور
0333-4504953